www.misbahibooks.blogspot.com

حجۃ العلم کا علمی مقام

ضیاء المصطفیٰ نظامی

شائع کردہ

دارالقلم

نظامی مارکیٹ، لہرولی بازار، پوسٹ مہٹوا، ضلع سنت کبیر نگر (یوپی)

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

سلسلۂ اشاعت نمبر۲۸

حجۃ العلم کا علمی مقام

ضیاء المصطفیٰ نظامی

ناشر

دارالقلم

نظامی مارکیٹ لہرولی بازار پوسٹ ہٹوا ضلع سنت کبیر نگر (یو پی)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	حجۃ العلم کا علمی مقام
مصنف	:	ضیاء المصطفیٰ نظامی
باہتمام	:	آل انڈیا بزم نظامی ہیڈ آفس نظامی مارکیٹ لہرولی بازار پوسٹ ہٹوا ضلع سنت کبیر نگر (یو پی) پن نمبر ۲۷۲۱۲۵
پروف ریڈنگ	:	مولانا محمد طاہر القادری مصباحی
کمپوزنگ	:	امتیاز احمد نظامی
ناشر	:	دارالقلم نظامی مارکیٹ لہرولی بازار پوسٹ ہٹوا ضلع سنت کبیر نگر (یو پی) 9450570152
سال اشاعت	:	۲۰۱۳ء/۱۴۳۵ھ
صفحات	:	88
قیمت	:	

ملنے کے پتے

(۱) مکتبہ نظامیہ حبیبیہ لہرولی بازار، سنت کبیر نگر (یو پی) 9919949368

(۲) مکتبہ برکاتیہ نظامیہ اگیا پوسٹ چھاتا ضلع سنت کبیر نگر (یو پی)

(۳) حجۃ العلم اکیڈمی سیسئ خرد پوسٹ بنگواں ضلع سدھارتھ نگر (یو پی)

(۴) ڈاکٹر محمد شفیق نظامی نور کلینک شاپ نمبر ۱۹۷۰/۱ عائشہ کمپاؤنڈ نئے گاؤں بھیونڈی

Mob.No.09823999190

D:/kamil/RazviBook / 73 Men ek fainl----1

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

مشمولات

نمبر شمار	عناوین	صفحات
1	دارالقلم تعارف سرگرمیاں	6
2	شرف انتساب	8
3	تہدیہ	9
4	دعائیہ کلمات	10
5	تقریظ	13
6	تاثرات	16
7	مقدمہ	21
8	ولادت ونسب	27
9	خاندانی حالات	27
10	حلیہ مبارک	27
11	ابتدائی تعلیم	28
12	اعلیٰ تعلیم	28
13	دستار فضیلت	29
14	مشاہیر اساتذہ	30
15	درس وتدریس	32

16	تبحر علمی	34
17	طریقۂ تدریس	35
18	تلامذہ	36
19	فقہی بصیرت	38
20	تحریر وتصنیف	52
21	ترجمہ نگاری	57
22	شعروشاعری	59
23	وعظ وخطابت	62
24	حق گوئی	63
25	شجاعت ودلیری	63
26	حاضر جوابی	64
27	ردومناظرہ	66
28	مناظرہ بھن گاواں	66
29	ایک اور فریب کاری	80
30	خوردنوازی	82
31	معاملات	84
32	زیارت حرمین شریفین	85
33	بیعت وخلافت	85
34	ازدواج واولاد	86
35	سفر آخرت	86

D:/kamil/RazviBook / 73 Men ek fainl----2
www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْم

دار القلم تعارف سرگرمیاں

مسلم معاشرے کے اصلاح فکر واعتقاد کی خاطر اور نوجوان قلم کاروں کی حوصلہ افزائی کے لیے علما ومشائخ کے مشورے پر شہزادہ خطیب البراہین حضرت علامہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ نے ۲۰۰۰ء میں دار القلم قائم کیا۔ اور ایک مکتبہ بنام ”مکتبہ نظامیہ حبیبیہ“ قائم فرمایا جس سے مختلف موضوعات پر درسی وغیر درسی کتابیں حاصل کرکے طالبان علوم اسلامیہ مستفیض ومستنیر ہو رہے ہیں، جس سے دیگر علماء اہل سنت کی تصنیفات کے ساتھ ساتھ حضور خطیب البراہین صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک اس کے ذریعہ اب تک تقریباً دو درجن کتابیں شائع ہو کر مقبول انام ہو چکی ہیں۔

سہ ماہی پیام نظامی

جنوری ۲۰۰۵ء سے ایک مستقل رسالہ سہ ماہی پیام نظامی اپنی ظاہری ومعنوی خوبیوں سے آراستہ وپیراستہ ہو کر مسلسل نکل رہا ہے جس کے معیاری مضامین کو پسند کرتے ہوئے ارباب علم ودانش اپنی مخلصانہ دعاؤں سے نوازتے رہتے ہیں۔ امام علم وفن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب علیہ الرحمہ سابق شیخ الحدیث دار العلوم اہل سنت نور الحق چرہ محمد پور فیض آباد اپنے تاثرات میں فرماتے ہیں۔

”اتفاق سے آج سہ ماہی پیام نظامی جولائی تا ستمبر ۲۰۰۹ء کے شمارے کو

پڑھنے کا موقع ملا اور اس کے ٹائیٹل پیج سے لے کر لاسٹ پیج تک میں نے اسے پڑھا ہی نہیں بلکہ چاٹ لیا ہے اور چاٹا ہی نہیں بلکہ اس کے حرف حرف کا ہم مطالعہ کیا اور محسوس کیا کہ شروع سے آخر تک کسی بھی مقام پر کوئی ایسا جملہ نہیں ملا جس کو میرا دل نہ پاس کرے، ہندوستان کا کوئی ایسا رسالہ نہیں ہے جو میرے پاس نہ آتا ہو، آج کل لوگ مضمون سے زیادہ مضمون نگار خود کو پیش کرتے ہیں، مضمون کیا ہے اسے چھوڑیئے دیکھیے کہ ہم کیسے ہیں، اس کے برخلاف ہندوستان کے دوسرے رسالوں میں یہ خوبی نہیں ہے، یہ خوبی یقیناً مضمون نگار ہی کی نہیں ہے بلکہ جس کی ادارت میں یہ رسالہ نکل رہا ہے یعنی عالی جناب مولانا ضیاء المصطفیٰ نظامی صاحب ان کے قلم کی اصلاح کا بھی اثر رہا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے قلم میں اور آپ کی خدمات میں برکتیں عطا فرمائے۔

تحریری انعامی مقابلہ

دار القلم کے زیر اہتمام ہر سال ”تحریری انعامی مقابلہ برائے طلبہ مدارس“ منعقد کیا جاتا ہے۔ جس کے اغراض ومقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) طلبہ مدارس میں تحریری بیداری پیدا کرنا (۲) انعامات دے کر ان کی حوصلہ افزائی کرنا تاکہ تحریر کی طرف وہ راغب ہو سکیں (۳) مدارس کے اندر کہنہ مشق قلم کار، ادیب اور صحافی بننے کی ترغیب دینا (۴) طلبہ میں تحریر کی اہمیت وافادیت کو اجاگر کرنا (۵) مستقبل میں ان کے ذریعہ عصری اسلوب میں جدید موضوعات پر مذہبی لٹریچر فراہم کرنے کی تلقین کرنا۔ الحمد للہ ہر سال مدارس عربیہ کے طلبہ کثیر تعداد میں شریک ہوتے ہیں اور پروگرام کے اختتام پر مقابلہ میں شریک سبھی طلبہ کو گراں قدر انعامات سے نوازا جاتا ہے۔

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

حضور خطیب البراہین کی وہ تصانیف جو شائع ہو چکی ہیں وہ حسب ذیل ہیں

(۱) داڑھی کی اہمیت (۲) کھانے پینے کا اسلامی طریقہ (۳) برکات مسواک (۴) اختیارات امام النبیین (۵) فلسفہ قربانی (۶) برکات روزہ (۷) حقوق والدین (۸) فضائل مدینہ (۹) فضائل تلاوت قرآن مبین (۱۰) فضائل درود (۱۱) خطبات خطیب البراہین

حضور خطیب البراہین کی شخصیت پر شائع ہونے والی کتابیں مندرجہ ذیل ہیں

(۱) دو عظیم شخصیتیں (۲) خطیب البراہین ایک منفرد المثال شخصیت (۳) آئینہ محدث بستوی (۴) خطیب البراہین اپنے خطبات کے آئینے میں (۵) خطیب البراہین آئینہ اشعار میں (۶) محدث بستوی سنت رسول کے آئینے میں (۷) خطیب البراہین کی محدثانہ بصیرت (۸) محدث بستوی نمبر (نوری نکات بستی) (۹) خطیب البراہین نمبر (روزنامہ راشٹریہ سہارا گورکھپور)

تصانیف حبیب العلما: (۱) فاتح امرڈوبھا (۲) تذکرۂ خلیل وذبیح (۳) اوصاف المحبین (۴) قبر نبی سے نورانی ہاتھ کا ظہور (۵) پیغام بیداری (۶) تذکرۂ امام النبیین ضیائے حبیب سال نامہ میگزین۔ مزید درجنوں کتابیں بہت جلد منظر عام پر آنے والی ہیں۔

☆☆☆

انتساب

(۱) مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خان نوری

(۲) احسن العلما حضرت علامہ سید شاہ حیدر حسن میاں مارہروی

(۳) رئیس الاتقیا حضرت علامہ مبین الدین محدث امروہوی

خطیب البراہین حضرت علامہ شاہ صوفی محمد نظام الدین محدث بستوی

علیہم الرحمة والرضوان کے نام

بول بالے میری سرکاروں کے

عقیدت کیش

ضیاء المصطفیٰ نظامی

D:/kamil/RazviBook / 73 Men ek fainl----4
www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

تھدیہ

میں اپنی اس حقیر کاوش کو

حجۃ العلم سلطان الاساتذہ ممتاز الفقہا محقق عصر حضرت علامہ الحاج

الشاہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی نوراللہ مرقدہٗ

سابق شیخ الحدیث دارالعلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈ بھا

ناظم تعلیمات جامعہ برکاتیہ حضرت صوفی نظام الدین

لہرولی بازار ضلع سنت کبیر نگر (یوپی) انڈیا

کی بابرکت خدمت عالیہ میں پہلے سالانہ عرس کے موقع پر

نذرانۂ عقیدت لے کر حاضر ہوں۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

نیازمند

ضیاء المصطفیٰ النظامی

دعائیہ کلمات

شہزادۂ خطیب البراہین حبیب العلما حضرت علامہ

الحاج الشاہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نظامیہ اگیا شریف

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم

رب کریم جل شانہٗ کا ارشاد ہے:

"لَقَدْ کَانَ فِیْ قَصَصِہِمْ عِبْرَۃٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ" (پارہ:۱۳سورۂ یوسف،:۱۲)

ترجمہ:۔اُن کی خبروں سے عقل مندوں کی آنکھیں کھلتی ہیں۔اِس ارشاد پاک سے واضح ہوگیا کہ عظیم القدر شخصیتوں کی دینی، علمی، عملی زندگی اور اُن کی خدمات جلیلہ کو خراج عقیدت پیش کرنا، اُنہیں یاد رکھنا اور اُن کے شعبہائے حیات کے پاکیزہ گوشوں اور اچھے کارناموں کو مشعلِ راہ رکھنا زندہ و بیدار مغز قوموں کی نشانی ہے۔

اُسی نقطۂ نگاہ کے تحت حضرت شیخ سعدی علیہ رحمۃ الباری نے ارشاد فرمایا ؎

چو خواہی کہ نامت بود در جہاں
مکن نام نیک بزرگاں نہاں

اُس کے برخلاف جو قومیں اپنے اسلاف کے تابناک و پاکیزہ کارناموں، ان کے ستھرے حالات اور اُن کے ادب واحترام سے غافل و دُور ہوجاتی ہیں وہ قومیں بڑی تیزی سے زوال پذیر ہوجایا کرتی ہیں۔اسی حقیقت کو شاعر مشرق نے بیان کیا ہے ؎

اپنے اسلاف کو جو قوم بھلا دیتی ہے
صفحۂ دہر سے وہ خود کو مٹا دیتی ہے

مذکورہ بالا حقائق کے پیش نظر ایک عبقری شخصیت حجۃ العلم حضرت علامہ الحاج

D:/kamil/RazviBook / 73 Men ek fainl----5
www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

مفتی محمد قدرت اللہ رضوی علیہ الرحمہ جو علوم وفنون ،تقویٰ وطہارت اور خدمت خلق وحسنِ اخلاق کی بنیاد پر ہر دل عزیز تھے۔

راقم الحروف نے علوم اسلامیہ کی نشر واشاعت ،تصنیف وتالیف کے لیے نظامی مارکیٹ لہرولی بازار میں ''دارالقلم'' قائم کیا جس میں حضرت حجۃ العلم علیہ الرحمہ خصوصی مشیر ہونے کی حیثیت سے اپنے مفید مشوروں سے ہمیشہ نوازتے رہتے تھے۔

جنوری ۲۰۰۵ء میں جب دارالقلم سے ''سہ ماہی پیام نظامی'' کا اجرا ہوا تو اُس میں مستقل دو کالم ''ضیائے قرآن'' اور ''مطالعۂ تاریخ'' کے ذریعہ رسالہ کی زینت بن کر اس کے معیار کو دوبالا کرتے رہے۔

ہم ارکان دارالقلم اپنے عظیم محسن حجۃ العلم فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی علیہ الرحمہ کے علمی مقام اور مختلف موضوعات پر آپ کی تحریر کردہ معیاری تصنیفات وتالیفات اور پُر مغز مضامین جو مُلک کے معیاری رسالوں میں شایع ہوتے رہے ہیں۔ جسے میرے بڑے صاحبزادے عزیزم مولانا ضیاء المصطفیٰ نظامی سلّمہٗ اور صاحبزادگانِ حجۃ العلم بڑی تیزی سے یکجا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب ''**حجۃ العلم کا علمی مقام**'' میں حجۃ العلم کی زِندگی کے مختلف گوشوں کو اجمالی طور پر سمیٹنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔عنوانات کی فہرست پر سرسری نظر ڈالنے سے بھی اس کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

پڑھنے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ عزیزم مولانا ضیاء المصطفیٰ نظامی سلمہ نے عقیدت سے سرشار ہوکر بڑی اُمنگ کے ساتھ لکھا ہے۔ فقہی بصیرت،ترجمہ نگاری ،تصانیف پر تبصرہ بھی بہت خوب ہے اور مناظرہ بھن گاواں کافی دل چسپ اور معلوماتی ہے۔اس نقد کا فایدہ یہ ہے کہ قاری اِن تحریروں کے ذریعہ حجۃ العلم کی شخصیت سے براہ راست متعارف ہوسکتا ہے اور اُن کے علمی وفکری مقام، دینی جذبات اور قلمی اُسلوب سے آشنا ہوکر خود بھی اُن کے بارے میں کوئی رائے قائم

کرسکتا ہے۔جن سے حجۃ العلم کے تبحر علمی، زہد وتقوی، اخلاق حمیدہ اور خورد نوازی نیز دینی مصروفیات کی بہت کچھ عکاسی ہوتی ہے۔

ربِّ کریم اِس کاوش کو قبول فرمائے اور حضرت حجۃ العلم کی قبر پاک کو رحمت وانوار سے بھر دے اور ہم جملہ متعلقین کو اُن کے روحانی فیوض وبرکات سے شرفیاب فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمین

دعا گو

محمد حبیب الرحمٰن رضوی

خادم التدریس دارالعلوم اہل سنت تدریس الاسلام بسڈیلہ ضلع سنت کبیر نگر

سربراہ اعلیٰ جامعہ برکاتیہ حضرت صوفی نظام الدین لہرولی بازار ضلع سنت کبیر نگر

D:/kamil/RazviBook / 73 Men ek fainl----6
www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

تقریظ

نمونۂ سلف استاذ العلما

حضرت علامہ مفتی محمد اسلم عزیزی مصباحی صاحب قبلہ مدظلہٗ العالی

شیخ الحدیث دارالعلوم اہل سنت غوثیہ رضویہ اگیا شریف پوسٹ چھاتا ضلع کبیر نگر

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوات والسلام علی حبیبه الکریم

حجۃ العلم حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی علیہ الرحمہ سے راقم الحروف کے مراسم وتعلقات بس اتنا تھا کہ راقم حضرت حجۃ العلم کا ہم دور طالب رہا ہے، فاصلہ صرف اتنا رہا کہ موصوف براؤں شریف کے طالب علم تھے اور فقیر جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں زیر تعلیم تھا پھر بھی حضرت حجۃ العلم کے علمی صلاحیت کی بھنک اشرفیہ تک پہونچ گئی تھی ،موصوف کے علمی صلاحیت اور قابلیت کی خبر اشرفیہ تک پہونچنے کی صورت اس طرح بنی کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ براؤں شریف کے سالانہ امتحان کے موقع پر بحیثیت ممتحن مدعو ہوتے رہے اور طلبہ کا امتحان بھی لیتے رہے اسی امتحان کے دوران حضرت مولانا مفتی محمد قدرت اللہ صاحب علیہ الرحمہ بھی حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں امتحان دینے کے لیے حاضر ہوتے اور اپنی صلاحیت کے اعتبار سے امتحانی سوالات کے جوابات حافظ ملت کی بارگاہ میں عرض کرتے۔

امتحان لینے کی صورت میں ممتحن کو یہ اندازہ بخوبی ہوجاتا ہے کہ اس طالب علم کا

علمی معیار کیا ہے؟ اسی اندازہ کی بنیاد پر حافظ ملت علیہ الرحمہ کے واسطہ سے یہ پتہ چلا کہ ’’براؤں شریف میں ایک طالب علم اچھی صلاحیت کا مالک ہے جس کا نام قدرت اللہ ہے‘‘،اس طرح حضرت مولانا قدرت اللہ صاحب علیہ الرحمہ کا علمی تعارف فقیر کے سامنے ہوا۔

دارالعلوم اہل سنت غوثیہ رضویہ اگیا میں ایک مرتبہ حجۃ العلم حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ صاحب کو ممتحن کی حیثیت سے مدعو کیا گیا بعد میں معلوم ہوا کہ یہ دعوت اُن کی عمر کے آخری حصہ میں دی گئی، منظوری کے بعد تشریف لائے اور مصروف امتحان ہوگیے، امتحان کے بعد واپسی سے پہلے چند منٹ دید و گفتگو کا موقع میسر آیا اور بس چہرہ سے علمی وجاہت ٹپک رہی تھی، رواروی کی ملاقات میں حجۃ العلم حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ صاحب علیہ الرحمہ کی علمی قابلیت کا اندازہ فقیر کو ہوا جس کے شواہد ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ صاحب علیہ الرحمہ کا علمی مقام ومرتبہ اس امر سے ظاہر ہے کہ حضرت مرحوم نے عظیم اور مشہور زمانہ اداروں براؤں شریف، جمدا شاہی، امرڈوبھا کے معیاری درس گاہوں میں تدریسی خدمات اس طرح انجام دی ہے کہ ذمہ داران ادارہ، اساتذہ اور طلبہ ان کے تدریسی طور وطریقے سے یکسر مطمئن رہے کسی ادارہ میں ان کے تعلیمی کارکردگی پر کسی کو قدغن لگانے کی گنجائش نہ مل سکی جب کہ چشمک اور ہم چنیں دیگرے نیست کے افراد سے شاید ہی کوئی ادارہ خالی ہو۔

مذکورہ حالات کے ساتھ اپنی تدریسی خدمات سے عہدہ برآ ہونا موصوف کی علمی قابلیت کی واضح اور بین دلیل ہے۔

صاحب تذکرہ حجۃ العلم حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی علیہ الرحمہ کی

D:/kamil/RazviBook / 73 Men ek fainl----7
www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

قابلیت اس امر سے بھی واضح اور ظاہر ہے کہ زمانہ طالب علمی میں آپ کے اساتذہ نے معین المدرسین کا مرتبہ دے کر ''ملاحسن'' جیسی معیاری کتاب کو پڑھانے کا حکم دیا۔

خطیب مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ کا اپنے مدرسہ کی تدریسی خدمات کی پیش کش کرنا بھی حضرت حجۃ العلم کی قابلیت کا پتہ دیتا ہے۔

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ کا اپنی موجودگی میں ٹانڈہ کے ادارہ کی تدریسی خدمات کے لیے حکم نامہ بھیجنا بھی حجۃ العلم کی علمی صلاحیت کی طرف غماز ہے۔

حضرت شیخ العلما علامہ غلام جیلانی علیہ الرحمہ کا براؤں شریف کی تدریسی خدمات کی دعوت دینا حضرت حجۃ العلم علیہ الرحمہ کی پختہ قابلیت کا پتہ دیتا ہے۔

حضرت حجۃ العلم سے متعلق علامہ بدرالدین علیہ الرحمہ اور حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ کے تأثرات جو کتاب میں دیکھنے کو ملے ان تأثرات سے بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ کا علمی معیار بہت بلند تھا، ان تمام شواہدات کے پیش نظر حضرت حجۃ العلم علیہ الرحمہ کی علمی قابلیت کا انکار آفتاب نصف النہار کے انکار کے مترادف ہے۔

حضرت حجۃ العلم علیہ الرحمہ کے تدریسی اوصاف اور ان کے احوالِ زندگی، پابندی شریعت پہ کچھ لکھنا آپ کے تلامذہ کا حق ہے یا اُن مدرسین کا حصہ جن لوگوں نے حضرت حجۃ العلم کے ساتھ تدریسی فرائض انجام دیا ہو۔

مولیٰ تعالیٰ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حضرت حجۃ العلم مفتی محمد قدرت اللہ رضوی کو اُن کی دینی خدمات کا بہتر صلہ عطا فرما کر انھیں غریق رحمت فرمائے۔

آمین بجاہ سیدالمرسلین آمین یارب العالمین

تاثرات

ادیب شہیر حضرت علامہ محمد محسن نظامی صاحب قبلہ مدظلہٗ العالی
شیخ الحدیث دارالعلوم اہل سنت تنویرالاسلام امرڈوبھا ضلع سنت کبیرنگر

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم

جماعت اہل سنت کے اکابر علما جن کی علمی وتحقیقی، تصنیفی وتدریسی خدمات صفحۂ ہستی پر روز روشن کی طرح درخشندہ ہیں جو آنے والی نسلوں کے لیے عظیم سرمایہ ہیں، تاکہ ان کے کشیدہ خطوط پر مستقبل کی تعمیر کی جاسکے اور ان کے لائحۂ عمل کی روشنی میں دین وایمان کا تحفظ کیا جاسکے، یہ کتاب ''**حجۃ العلم کا علمی مقام**'' اسی زریں سلسلے کی ایک کڑی ہے جو نبیرۂ حضور خطیب البراہین، شہزادۂ حبیب العلما حضرت مولانا الحاج ضیاء المصطفیٰ نظامی زید مجدہٗ ایڈیٹر سہ ماہی پیام نظامی لہرولی بازار ضلع سنت کبیرنگر کی تالیف ہے، بلاشبہ حجۃ العلم، محقق عصر حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی علیہ الرحمہ سابق شیخ الحدیث دارالعلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا کی ذات گوناگوں خصوصیات کی حامل تھی، درسیات میں مہارت اس درجہ تھی کہ مروجہ نصاب کے جملہ علوم وفنون پر مکمل عبور حاصل تھا، فقہ وافتا میں آپ کو کامل درک تھا، تصنیف وتالیف میں بھی آپ کے کمال کا جوہر ''جواہر القرآن'' کی شکل میں اجاگر ہے۔

میدان مناظرہ میں آپ کی حاضر جوابی اور برجستگی سے مخالفین کے خیموں میں کھلبلی مچ جاتی تھی، تصلب فی الدین وتحفظ مسلک اعلیٰ حضرت آپ کا شیوہ رہا ہے

D:/kamil/RazviBook / 73 Men ek fainl----8
www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

،ہزاروں کی تعداد میں آپ کے تلامذہ ملک وبیرون ملک درس گاہوں کی زینت بنے ہوئے ہیں،آپ کے تلامذہ میں مشائخ طریقت بھی ہیں،آبروئے صحافت بھی اورمیدان خطابت کے شہسوار بھی،ان کی کن کن خوبیوں کا تذکرہ کیا جائے ، بہت سی خوبیاں تھی اس عبقری شخصیت میں۔

شکار ماہ کروں یا تسخیر آفتاب کروں
کس کو چھوڑوں میں کس کا انتخاب کروں

مولائے غافر وقدیر ان کے مرقد انور پر رحمت ونور کے بھرن برسائے۔آمین

ضرورت ہے کہ ان کی جامع اور مبسوط سوانح حیات منظر عام پر لائی جائے تاکہ عوام اہل سنت بھر پور استفادہ کرسکیں اور مولائے قدیر مؤلف کو مزید تصنیف وتالیف کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وہ ہوئے مسند نشیں در باغ جنت زندہ باد

زینت بزم فقیہان شریعت زندہ باد
حجت علم شرع حامیٔ سنت زندہ باد
شیخ جیلانی میاں کے راحت وقلب وجگر
ازہری میاں کی تم رضوی امانت زندہ باد
آہ تم کیا چل بسے ہے سارا عالم سوگوار
زیب افتا زینت تدریس وحکمت زندہ باد
آپ کا فتویٰ ہو یا تقویٰ اے میرے مقتدا
واسطے خلق خدا شمع ہدایت زندہ باد
دین کش بدمذہبوں پر آپ تھے برق خدا
پرتوِ اسدالٰہی تیری ہیبت زندہ باد
پڑھ کے قرآں کے جواہر کہہ اٹھے سب اہل علم
واہ واہ اے واقفِ قرآن وسنت زندہ باد
آپ کی رحلت کو کیسے بھولیں گے اہل سنن
آبروئے سنیت اے کان شفقت زندہ باد
دہر والے ڈھونڈتے رہ جائیں اب شاہدؔ انھیں
وہ ہوئے مسند نشیں درباغ جنت زندہ باد

نتیجۂ فکر: شاہد رضا مدرسہ گلشن رضا کارنر رضا نگر پوسٹ کولبی ضلع
ناندیڑ (مہاراشٹر)

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

مسلک احمد رضا کا پاسباں جاتا رہا

مسلک احمدرضا کا پاسباں جاتا رہا
مفتی ملت شرع کا رازداں جاتا رہا
جن کی علمی عظمتوں کی دھوم ہے اس دہر میں
علم و حکمت کا وہ بحر بیکراں جاتا رہا
تاجور تھا جو جہاں میں مسند تدریس کا
اس جہاں کو چھوڑ کر سوئے جناں جاتا رہا
نجدیت کے سامنے جو تھا سدا سینہ سپر
استقامت کا وہی کوہ گراں جاتا رہا
درس عشق مصطفیٰ کا عمر بھر دیتا ہوا
عاشق محبوب رب دوجہاں جاتا رہا
اپنے فیض بے بہا کا مینہ برساتا ہوا
چشمۂ فیضان کا سیل رواں جاتا رہا
اک جہاں جن کی خطابت سے رہا ہے فیضیاب
وہ خطیب نکتہ داں شیریں بیاں جاتا رہا
عالم کامل فقیہ بے بہا تقویٰ شعار
گلشن علم و عمل کا باغباں جاتا رہا
ہم سے رخصت ہوکے واصف اپنے مولیٰ کے حضور
علم و فن کی رفعتوں کا آسماں جاتا رہا

نتیجۂ فکر:۔ مولانا محمد احسان الحق واصف القادری فیضی

ناشرِ مسلک رضا وہ تھے صرف دعوی نہ تھا محبت کا

یادِ محسن بسی ہے سینوں میں ذکر ہے آج کس کی رحلت کا
حجۃ العلم قائد ملت تھا جو شیدا نبی رحمت کا
سیف بُرّاں تھے دشمنوں کے لیے اور اپنوں پہ مہرباں بہت
ناشر مسلک رضا وہ تھے صرف دعوی نہ تھا محبت کا
خوب ہے کشف نور قندزباں اور اثاثہ جواہر القرآں
تیری خدمات کے تناظر میں معترف اک جہاں ہے شہرت کا
شیخ اعجاز شان علم وادب دانا پوری تھے حضرت طیب
سب ہیں محسن مگر جواب نہیں شیخ العلما کے خوانِ نعمت کا
دیکھ کر کے تبحر علمی حجۃ العلم قوم کہنے لگی
پاسباں دین کا وہ جاتا بھاری نقصان ہے جماعت کا
فضل حق اور حبیبِ وفضل رسول بھائی مسعود اور عزیز سبھی
ہم سے ابو بچھڑ گیے بولے لے کے سینوں میں داغ حسرت کا
تھا نمک خوار مفتی اعظم اور اختر رضا کا فیضان کرم
مفتی دین وہ بلا کا تھا اور عالم کتاب وسنت کا
کانپ اٹھتی ہے نجدیت لیکن اہل حق سربلند ہوتے ہیں
بزم ارباب علم ودانش میں جب بھی آتا ہے نام حضرت کا
کیا ہے سالِ وفات حضرت کا دیکھنا چاہیں گر وفا رضوی
جوڑ دیں سات سو چھیاسی میں آپ تعداد حرف رحمت کا

نتیجۂ فکر: مولانا ابوالوفا رضوی حق الاسلام لال گنج ضلع بستی

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

مقدمہ

نَحۡمَدُهٗ وَنَسۡتَعِيۡنُهٗ وَنَسۡتَغۡفِرُهٗ وَنُصَلِّى وَنُسَلِّمُ عَلٰى حَبِيۡبِهِ الۡكَرِيۡم وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَاَوۡلِيَاءِ مِلَّتِهٖ وَعُلَمَاءِ اُمَّتِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ۔ امابعد

پروردگار عالم نے انسان کو اپنی تمام مخلوقات میں اشرف المخلوقات بنایا۔ اُسے اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نئی نئی اختراعات واکتشافات کرنے کی صلاحیت بھی عطا فرمایا۔ اس کے باوجود انسان اپنے پروردگار کے صحیح عرفان سے کافی حد تک محروم رہا، اسی لیے اُس کی ہدایت ورہنمائی، صراط مستقیم دکھانے اور اُس پر چلانے کے لیے رب تعالیٰ نے انبیائے کرام، رسولان عظام علیہم السلام کا ایک طویل سلسلہ قایم رکھا یہاں تک کہ نبی آخر الزماں، دانائے سبل، مولائے کل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ پیارا سلسلہ تمام ہوا۔

لیکن انسان کے لیے رُشد وہدایت کی ضرورت واہمیت برقرار رہی انھیں ضرورتوں کے پیش نظر آقائے دوجہاں ﷺ کے غلاموں میں سے علما، فقہا، صلحا، صوفیا اور پیرانِ طریقت اس سلسلہ کو باقی رکھے ہوئے ہیں۔ اس لیے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”عُلَمَاءُ اُمَّتِىۡ كَاَنۡبِيَاءِ بَنِىۡ اِسۡرَائِيۡلَ“ میری اُمت کے علما بنی اسرائیل کے انبیا کی طرح ہیں۔ فرمان رسول میں اِس اُمت کے علما کو رشد وہدایت اور تبلیغ دین متین کے باب میں بنی اسرائیل کے انبیا کی طرح قرار دیا گیا ہے۔ یعنی بنی اسرائیل کے رسولوں کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد اُن کی لائی ہوئی شریعت اور دستورِ حیات کو جس طرح بنی اسرائیل کے انبیا لوگوں تک پہنچاتے تھے اور تبلیغ دین کا فریضہ انجام دیتے تھے، چوں کہ میرے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ میں قصر نبوت کی آخری اینٹ ہوں، اس لیے میرے بعد

میری اُمت کے علما اس فریضہ کو انجام دیتے رہیں گے۔

رسول اکرم ﷺ کے اس فرمانِ فیض ترجمان کے مطابق عہد رسالت سے آج تک اور آیندہ صبح قیامت تک علمائے حق اس فریضۂ متبرکہ کو انجام دیتے رہے اور دیتے رہیں گے۔

جب ہم علما کی جماعت میں ایسی ستودہ صفات شخصیات کو دیکھتے ہیں جو خالصاً لوجہ اللہ دین اسلام کی تبلیغ اور سنت رسول کی ترویج میں شب وروز منہمک نظر آتے ہیں تو ہمیں پیغمبر آخر الزماں ﷺ کے ارشاد مبارک کی عملی تصویر مل جاتی ہے، اس لیے کہ رسول اکرم ﷺ کے تمام نقوش روز اول کی طرح آج بھی روشن ومنور ہیں۔

آقائے کریم ﷺ نے ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

”وَاَنَّ الۡعُلَمَاءَ هُمۡ وَرَثَةُ الۡاَنۡبِيَاءِ مَنۡ اَخَذَ الۡعِلۡمَ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ مَّنۡ سَلَكَ طَرِيۡقًا يَّطۡلُبُ بِهٖ عِلۡمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيۡقًا اِلَى الۡجَنَّةِ وَقَالَ اِنَّمَا يَخۡشَى اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا“۔ (بخاری شریف جلد اوّل پارہ ۱ ر صفحہ ۱۶)

ترجمہ:۔ اور علما ہی انبیا کے وارث ٹھہرے ہیں، انھوں نے علم کو بطور ورثہ پایا، جس نے علم حاصل کیا اس نے بڑی دولت پائی جو حصول علم کے لیے کسی راہ پر چلے خدا اس کے لیے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے، رب تعالیٰ کا ارشاد ہے خدا ترس وہ ہیں جو علم والے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اَلۡعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الۡاَنۡبِيَآءِ“ علما انبیا کے وارث ہیں۔ اس حدیث میں وارث سے مراد وہ مفہوم ہرگز نہیں ہوسکتا جو عام طور پر وراثت میں مشتہر ہے کیوں کہ عام وراثت میں مورث کی موت کے بعد اُس کا ترکہ اور تمام مال واسباب حق داروں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے جب کہ انبیا کا ترکہ تقسیم ہی نہیں ہوگا کیوں کہ انبیا حقیقت میں موت کا مزہ چکھ کر حیات ابدی پا جاتے ہیں۔

D:/kamil/RazviBook / 73 Men ek fainl----11
www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

حضور سید عالم ﷺ دوسرے مقام پر یوں ارشاد فرماتے ہیں:

”وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ“

(مشکوٰۃ کتاب العلم ص ۳۴)

ترجمہ:۔اور بیشک علما نبیوں کے وارث ہیں، پیغمبروں نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہ بنایا انھوں نے صرف علم کا وارث بنایا تو جس نے علم اختیار کیا اس نے پورا حصہ پالیا۔

اِس حدیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ یہاں وارث ہونے کا مطلب صرف اتنا ہے کہ علما انبیا کے علوم اور دستور زندگی کے امین ہیں اور یہ دولت اُن کے سینوں میں بطور وراثت محفوظ ہے، یہ فضل بجائے خود علما کو معزز، مکرم اور قابل تقلید بنانے کے لیے کافی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

”فَقِیْہٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ“

ایک فقیہ عالم دین شیطان پر ایک ہزار عابد سے بھی زیادہ بھاری ہے۔

یعنی انسان کو شیطان کے مکروفریب سے اور انسانوں کو گم راہی وضلالت سے جتنا ایک عالم فقیہ بچا سکتا ہے اتنا ایک ہزار عابد نہیں بچا سکتے۔

عابد وزاہد خود کو شیطان کے دجل وفریب سے محفوظ رکھتے ہیں اور عالم دین فقیہ اسلام پوری قوم کو شیطان کے ہاتھوں کا کھلونا بننے سے محفوظ کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لیے فقیہ عالم دین ایک ہزار عباد وزہاد سے زیادہ شیطان کے لیے تکلیف دہ ہوتا ہے۔

حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنَ“

یعنی اللہ تعالیٰ جس بندۂ مومن کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کا فقیہ بناتا ہے، دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

علم فقہ کی دولت وہ نعمت عظمیٰ ہے جس سے ہر ایک کو حصہ نہیں ملتا ہے۔ بلکہ یہ ربِّ کریم کا وہ عطیہ، انعام واکرام ہے کہ رب تعالیٰ جب کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو اپنے حبیب نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل عطا فرماتا ہے۔

جب تک رب تعالیٰ کی خاص عنایت وکرم شامل حال نہ ہو اس وقت تک فقاہت غیر ممکن ہے، اس لیے مفتی کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے اندر تقویٰ وطہارت اور استقامت فی الدین کا ایسا جذبہ پایا جائے، جس کی وجہ سے وہ فسق وفجور اور معاصی کے ارتکاب سے دور ونفور رہے۔ کیوں کہ علم دین رحمت الٰہیہ کا فیض اور ربِّ کریم کا وہ نور ہے جس کا نزول اسی بندہ کے دل پر ہوتا ہے، جو شریعت مطہرہ کا احترام کرے اور اس کا ظاہر اور باطن یکساں ہو، اصول شریعت کا ایسا پابند ہو کہ شریعت کے خلاف کوئی بات سننا گوارہ نہ کرے، اس کے نزدیک شرعی امور میں مصلحت نام کی کوئی چیز نہ ہو، دینی حمیت وغیرت ایسی ہو کہ ”اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ“ کا مظہر ہو ورنہ آدمی اگر گناہوں میں ڈوبا ہو تو وہ جس قدر ذہین وفطین ہو اور کتنی ہی کتابوں کی ورق گردانی کر ڈالے۔ پھر بھی وہ نور علم سے محروم رہتا ہے۔

اس کے متعلق علامہ زین الدین نجیم حنفی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی معرکۃ الآرا تصنیف بحر الرائق میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

”اِنَّ اَوْلٰی مَا یُسْتَنْزَلُ بِہٖ فَیْضُ الرَّحْمَۃِ الْاِلٰھِیَّۃِ فِیْ تَحْقِیْقِ الْوَاقِعَاتِ الشَّرْعِیَّۃِ طَاعَۃُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَالتَّمَسُّکُ بِحَبْلِ التَّقْوٰی، قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاتَّقُوا اللّٰہَ یُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ وَمَنِ اعْتَمَدَ عَلٰی رَایِہٖ

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

وَذِهْنِہٖ فِیْ اِسْتِخْرَاجِ دَقَائِقِ الْفِقْهِ كُنُوْزَهٗ وَهَوَىٰ فِی الْمَعَاصِیْ حَقِیْقٌ بِاِنْزَالِ الْخُذْلَانِ عَلَیْهِ فَقَدْاِعْتَمَدَ عَلیٰ مَالَا یُعْتَمَدُ عَلَیْهِ وَمَنْ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُوْرٍ "(البحرالرائق جلد ششم صفحہ ٦)

واقعات شرعیہ کی تحقیق میں رحمت الٰہیہ کا فیض نازل ہونے کا سب سے بڑا ذریعہ رب کریم کی طاعت وفرماں برداری اور تقویٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا ہے، رب تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ سے ڈرو تمہیں علم سے نواز دے گا، اور جو فقہ اور اس کی باریکیاں نکالنے میں اپنی رائے اور اپنے ذہن پر اعتماد کرے اور حال یہ ہو کہ گناہوں میں ڈوبا ہو تو وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اس پر محرومی نازل ہو اور جسے اللہ نور نہ دے اس کے لیے کہیں نور نہیں۔

اِن احادیث مبارکہ کے علاوہ دیگر کتب احادیث اور قرآن کریم میں علما، فقہا کے فضائل ومناقب کا ذِکر متعدد مقامات پر آیا ہے۔ اگر اُن سب کو یکجا کر دیا جائے تو ایک ضخیم دفتر ہو جائے گا۔ تبرکاً میں نے اِن پانچ احادیث کا ذِکر اِس لیے کر دیا تاکہ جس عظیم المرتبت عالم دین، بلند پایہ فقیہ کا تذکرہ ہونے جارہا ہے اُن کی شخصیت کے تعارف میں آسانی ہو۔

حجۃ العلم سلطان الاساتذہ حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ نور اللہ مرقدہٗ کی ذات بابرکات احادیث کریمہ کے مطابق کامل حیثیت کی حامل تھی، جن کی بارگاہ فیض سے ہزاروں تشنگان علوم اپنی پیاس بجھاتے رہے۔ ربِّ کریم کا اُن پر خصوصی فضل وکرم تھا جبھی تو وہ مشکل سے مشکل مسائل شرعیہ کو بآسانی حل فرمادیتے تھے۔ معاصی سے اجتناب، تصلب فی الدین، تقویٰ وطہارت اور دینی حمیت وغیرت کے تمام اوصاف آپ میں موجود تھے۔

دعا ہے کہ رب کریم ہم جمیع امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام کو دارین میں اپنی بارگاہ کے پیاروں کے قدموں میں رکھے۔ اٰمِین بِحُرْمَةِ اِمَامِ الْمُحِبِّیْنِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن وَعَلیٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ وَابْنِهٖ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِی مُحِیِّ الدِّیْن وَاَوْلِیَاءِ مَلَّتِهٖ وَشُهَدَاءِ مُحَبَّتِهٖ وَعُلَمَاءِ اُمَّتِهٖ وَصُلَحَاءِ مِلَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

طالب دعا

ضیاء المصطفیٰ نظامی

ایڈیٹر سہ ماہی پیام نظامی

دارالقلم نظامی مارکیٹ لہرولی بازار پوسٹ ہٹوا ضلع سنت کبیر نگر (یوپی)

جنرل سکریٹری

آل انڈیا بزم نظامی مقام اگیا پوسٹ چھاتا ضلع سنت کبیر نگر (یوپی)

D:/kamil/RazviBook / 73 Men ek fainl----13
www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

ولادت ونسب

جامع معقولات ومنقولات حجۃ العلم محقق عصر سلطان الاساتذہ حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ولادت باسعادت ۱۵؍جولائی ۱۹۴۷ء میں ضلع بستی (حال سدھارتھ نگر) کی ایک تحصیل بانسی سے 5؍ کلومیٹر پچھم ایک چھوٹا سا گاؤں ''پرسیا'' میں ایک دین دار گھرانے میں ہوئی۔

آپ کا نسب نامہ کچھ اس طرح ہے: مفتی محمد قدرت اللہ رضوی بن حاجی عطاء اللہ رضوی بن جان محمد بن منیار بن اللہ بخش۔

خاندانی حالات

آپ کے والد گرامی حضرت حاجی عطاء اللہ رضوی عابد وزاہد، صوم وصلوۃ اور اوراد وظائف کے پابند تھے، علما نواز اور بزرگوں کے شیدائی تھے، شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ سے بیعت تھے اور سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے۔

حلیہ مبارک

حضرت حجۃ العلم علیہ الرحمہ کا قد میانہ، رنگ گورا، متوسط بدن، روشن وکشادہ پیشانی، چوڑا سینہ سبک رفتار، لباس میں سادگی، کرتا پائجامہ کبھی کرتا تہبند، دوپلیا ٹوپی، کبھی عمامہ اوپر سے صدری بڑے خوش اخلاق، متواضع، دینی غیرت وحمیت سے لبریز، جفاکش اور صبر وقناعت کے دھنی تھے، آپ اپنے وقت کے بیحد پابند تھے، کبھی اپنے مفاد کے لیے ناراض نہ ہوتے، جو بھی ملتا پہلی ملاقات ہی میں متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا، انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ نمازیں ادا کرتے اور دوسرے اذکار و وظائف پڑھتے، عشق الٰہی ومحبت رسول ﷺ ان کے رگ وپے

میں رچی بسی تھی، سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت وحضور مفتی اعظم ہند علیہما الرحمہ اور دیگر بزرگان دین سے بے حد عقیدت ومحبت رکھتے تھے۔

ابتدائی تعلیم

چوں کہ آپ کے والد ماجد حاجی عطاء اللہ رضوی کا ممبئی میں کاروبار تھا اس لیے بچپن ہی میں آپ کو وہ ممبئی لے گیے اور وہیں آپ نے ابتدائی تعلیم کا آغاز کیا درجہ پنجم کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد فارسی کی ابتدائی کتابیں حضرت مولانا محمد طیب دانا پوری (مفتی جاورہ) سے پڑھیں۔

ممبئی میں تعلیمی نقصان بہت ہوتا تھا، اس لیے آپ کے والد گرامی نے آپ کو استاذ الاساتذہ حضرت علامہ اعجاز احمد خان صاحب قبلہ کی خدمت میں ضلع بستی کے قدیم ادارہ دارالعلوم تدریس الاسلام بسڈیلہ کے لیے روانہ کردیا۔ جہاں ایک سال رہ کر گلستاں، بوستاں اور میزان الصرف کی تعلیم حاصل کیا۔

اعلیٰ تعلیم

جب آپ کے والد ماجد کو وطن سے زیادہ قریب دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کا علم ہوا تو انھوں نے ۱۳۷۶ھ میں آپ کا داخلہ دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول میں کرادیا، آپ انتہائی محنت ولگن اور ذوق وشوق کے ساتھ تحصیل علم میں لگے رہے۔

آپ کے زمانہ طالب علمی کا ایک واقعہ حضرت علامہ نعیم اللہ خان صاحب قبلہ سابق پرنسپل دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف یوں تحریر فرماتے ہیں:

''حضرت مفتی بدرالدین علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا کہ:

''مولوی قدرت اللہ سلمہ جو بھی کتاب پڑھتے تھے اس کو اس طرح محنت ولگن سے پڑھتے تھے کہ اس کو پڑھانے کی صلاحیت ہوجاتی تھی'' (پیام نظامی حجۃ العلم نمبر)

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

دستار فضیلت

یہاں تک کہ وہ وقت سعید آگیا جس کا انتظار تھا یعنی شعبان المعظم ۱۳۸۴ھ کو فیض الرسول کے سالانہ جلسہ میں علما و مشائخ نے آپ کو دستار فضیلت سے نوازا۔

آپ فیض الرسول کے وہ فرد فرید ہیں جس پر فیض الرسول جتنا ناز کرے کم ہی ہے۔

ادیب باکمال حضرت علامہ وارث جمال قادری صاحب قبلہ صدر آل انڈیا تبلیغ سیرت ممبئی کی شخصیت علمی و ادبی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں ہے۔ موصوف دینی، ملی، سماجی سرگرمیوں کے علاوہ اپنی تصنیفات ''بھیگی پلکوں کا بوجھ''، ''کیا اسلام میں بریلوی کوئی فرقہ ہے''، ''امام شعروادب''، ''اسلام اور شادی''، ''جہان حیرت''، ''انوار کنز الایمان''۔ وغیرہ سے بھی جانے جاتے ہیں۔ حجۃ العلم کی جلالت علمی کا اعتراف کرتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں:

> آپ دار العلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف کے سب سے اعلیٰ ترین پروڈکٹ تھے، سیکڑوں افاضل فیض الرسول میں سب سے زیادہ قابل، نامور اور ممتاز ترین فاضل تھے بلکہ وہ سرمایہ فیض الرسول تھے جن کے مثل فیض الرسول سے پھر کوئی فاضل نہیں نکل سکا، وہ عہد طالب علمی میں بھی روح فیض الرسول تھے اور جب وہاں کے مدرس ہوئے تو حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد اساتذہ میں بھی وہی روح فیض الرسول تھے۔
> (حجۃ العلم نمبر)

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

مشاہیر اساتذہ

حضرت حجۃ العلم کے اساتذہ کی فہرست حسب ذیل ہے۔ (۱) شیخ العلما حضرت علامہ غلام جیلانی اعظمی (۲) سلطان الواعظین حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی (۳) حضرت علامہ مفتی سید افضل حسین (۴) بدر ملت حضرت علامہ مفتی بدر الدین رضوی (۵) فقیہ ملت حضرت مفتی جلال الدین امجدی (۶) نسیم العلما حضرت علامہ محمد صابر القادری نسیم بستوی (۷) مفتی جاورہ حضرت مفتی محمد طیب دانا پوری علیہم الرحمۃ والرضوان (٦) استاذ الاساتذہ حضرت علامہ اعجاز احمد خان اعظمی دامت برکاتہم العالیہ سابق شیخ الحدیث دار العلوم اہل سنت تدریس الاسلام بسڈیلہ

مذکورہ علمائے کرام و مشائخ عظام سے مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں آپ نے درس لیا اور استفادہ کیا، ان کے دامن فضل و کمال سے خوشہ چینی کی اور اپنے آپ کو زیور علم و ادب سے آراستہ و پیراستہ کیا۔

تَغَمَّدَ هُمُ اللّٰهُ بِغُفْرَانِهٖ وَأَسْكَنَهُمْ بُحْبُوحَةَ جِنَانِهٖ۔

پروفیسر ڈاکٹر غلام یحیٰ انجم مصباحی صدر شعبۂ تقابل ادیان ہمدرد یونیورسٹی دہلی تحریر فرماتے ہیں:

> حضرت شیخ العلما علامہ غلام جیلانی اعظمی شیخ الحدیث دار العلوم فیض الرسول آپ پر بے حد شفقت فرماتے تھے، ان کی نگاہ کرم ہی کا صدقہ تھا کہ آپ نے زمانہ طالب علمی ہی میں معین المدرس کی حیثیت سے تفسیر مدارک، ملاحسن، شرح ہدایۃ الحکمت، جیسی اہم کتابیں پڑھائیں جو آپ کی علمی لیاقت کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ (تذکرہ علمائے بستی)

درس نظامی کی تکمیل کے بعد بریلی شریف حاضر ہوکر حضرت مولانا مفتی سید افضل حسین علیہ الرحمہ سے علم توقیت حاصل کیا مزید تشنگی علم کی سیرابی کے لیے

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

دارالعلوم منظرحق ٹانڈہ کا ارادہ کیا جہاں جامع معقولات ومنقولات شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوکر قاضی مبارک اور معقولات کی چند کتابوں کا درس لیا۔

آپ کی علمی استعداد کو دیکھتے ہوئے حضرت اعظمی صاحب نے آپ کو منظرحق میں بحیثیت مدرس رکھ لیا تقریباً سات سال تک آپ نے وہاں بڑی محنت وجانفشانی کے ساتھ تعلیمی خدمات انجام دیں۔

۳۱رمئی ۱۹۷۳ءکو آپ منظرحق سے مستعفی ہوکر ممبئی چلے گیے اور وہیں دارالعلوم دیوان شاہ بھیونڈی کی تدریسی خدمات منظور کرلی۔لیکن جب حضرت اعظمی صاحب کو آپ کے مستعفی ہونے کا علم ہوا تو حضرت نے اراکین منظرحق سے گفتگو فرما کر ایک طالب علم کے ذریعہ آپ کی طلبی کا پروانہ ارسال فرمایا۔

دوسری جانب حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی (علیہ الرحمہ) کو جب یہ اطلاع ملی تو دارالعلوم غریب نواز الہ آباد آنے کے لیے اپنا حکم نامہ ارسال فرمایا، اسی درمیان حضرت شیخ العلما نے بھی فیض الرسول کے لیے پیش کش کی تو حضرت شیخ العلما علیہ الرحمہ کی کشش اور مادر علمی کا جذبۂ خدمت غالب آیا اور تدریسی خدمت کے لیے آپ نے دارالعلوم فیض الرسول کو ترجیح دی اور باقی دوجگہوں سے معذرت کرلی اس طرح تقریباً نو سال مادر علمی سے جدا رہنے کے بعد نومبر ۱۹۷۴ء میں دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول میں آپ کی تقرری ہوگئی۔

حضرت شیخ العلما آپ کی آمد سے بہت خوش ہوئے جب آپ تدریسی فرائض کی انجام دہی سے فارغ ہوتے تو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے حضرت بہت خوش ہوتے اور اپنے قریب بٹھاتے اور آپ پر بہت کرم فرماتے تھے۔ایک دن آپ حضور شیخ العلما علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت نے فرمایا:

”آپ لوگوں کو دیکھ کر مجھے کچھ اس طرح مسرت ہوتی ہے جیسے کوئی بوڑھا کمزور باپ جب اپنے ہونہار اور خدمت گزار بیٹوں کو دیکھتا ہے تو جوش مسرت سے اس کا سینہ پھول جاتا ہے اور اظہار خوشی کے لیے اس کے پاس الفاظ بھی کم پڑ جاتے ہیں“(تذکرہ علمائے بستی)

درس وتدریس

اسلامی تعلیم وتدریس کے اپنے مخصوص آداب واخلاق ہیں جن کی پابندی اسلامیات کے ایک استاذ کے لیے نہایت ہی لازم وضروری ہے۔حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی گراں مایہ تصنیف احیاء العلوم جلد اول میں ان آداب کو بڑی جامعیت اور تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے جوحسب ذیل ہے۔

(۱) معلم، متعلم پر شفیق ومہربان ہو اور اس سے اپنے بیٹوں جیسا سلوک کرے۔جیسا کہ معلم انسانیت ﷺ کا فرمان ہے:

اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ۔

(۲) صاحب شریعت ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صرف رضائے خداوندی اور قرب الٰہی کی طلب میں دولت علم تقسیم کرے، علمی فائدہ رسانی پر اجرت، صلہ اور شکریہ مقصود نہ ہو۔

(۳) طالب علم کی نصیحت وخیرخواہی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے۔

(۴) طالب علم کو برے اخلاق وعادات سے باز رکھنے میں کوشاں رہے۔

(۵) معلم اگر کسی علم سے لزومی طور پر وابستہ ہو تو وہ طالب علم سے دوسرے علوم کی برائی بیان نہ کرے۔

(۶) طالب علم کے سامنے وہی باتیں پیش کرے جن تک اس کے فہم کی رسائی

www.ataunnabi.blogspot.com

ہوا یسی باتیں بیان کرنے سے گریز کرے جن تک پہنچنے سے اس کی عقل قاصر ہو۔

(۷) معلم متعلم کے سامنے اس کے لائق روشن اور واضح بات پیش کرے اور اس سے یہ نہ کہے کہ یہاں اس کے علاوہ ایک دقیق نکتہ بھی ہے جسے وہ بیان نہیں کررہا ہے، کیونکہ ایسا کرنے کی صورت میں اس امر سے اس کی دل چسپی ختم ہوجائے گی، وہ پراگندگی قلب کا شکار ہوجائے گا اور معلم کے تئیں اس کے دل میں علمی بخل کا وہم پیدا ہوگا۔

(۸) معلم اپنے علم پر کاربند ہوا یسا نہ ہو کہ اس کا فعل اس کے قول کی تکذیب کرے اس لیے کہ ایک معلم مرشد اور رشد وہدایت کے طالب علم کی مثال بالکل نقش اور مٹی یا سایہ اور لکڑی کی طرح ہوتی ہے۔ اگر گیلی مٹی پر کوئی ایسی چیز دبائی جائے جس میں نقش نہ ہوتو اس مٹی پر کوئی نقش نہ اُبھرے گا اور اگر لکڑی کج ہو تو اس کا سایہ بھی کج ہی ہوگا سیدھا نہ ہوگا۔

لاتہ عن خلق وتاتی مثلہ
عاد علیک اذا فعلت عظیم

اب اگر ہم ان اقوال کی روشنی میں حضرت حجۃ العلم کی پوری تدریسی زندگی کا جائزہ لیں تو آپ کی شخصیت ان آداب واخلاق کی حسین وجمیل عملی تفسیر نظر آئے گی۔

آپ تاحیات اپنے علمی خوشہ چینوں پر انتہائی شفیق ومہربان رہے ان کی دنیوی واخروی سربلندی وسرخروئی کے لیے کوشاں اور کسی صلہ وشکریہ سے بے نیاز اپنے خوانِ علم سے طلبہ کی خالی کشکول بھرتے رہے، ان کے بے حد خیر خواہ، ان کی دینی کردار سازی اور اسلامی ذہن سازی کے لیے کوشاں رہے، انھیں برے اخلاق و عادات کے ثمرات بد سے آگاہ کرتے، شریعت کی خلاف ورزی پر حسب موقع سخت رویہ اختیار کرتے ان کے مدارک ذہنی وعلمی کا پاس ولحاظ رکھتے، علم وادب کی

ہر نیک اور مفید شاخ کی قدر وقیمت ان کے دلوں میں جاگزیں کرتے، طلبہ کے اوپر اپنی علمی دھاک قائم کرنے سے گریزاں اور اپنے علم پر پوری طرح عامل وکار بند تھے اس طرح انھوں نے پوری جگر کاوی وعرق ریزی کے ساتھ تقریباً پچاس سال تک ہزاروں تشنہ کامانِ علم کو اپنے علم کے سرچشمہ صافی سے سیراب وشادکام کیا، ہر علم وفن کی دقیق ترین کتابوں کے پیچیدہ مسائل کو اپنے ناخن فہم وذکا سے حل کرکے اپنے شاگردوں کے ذہنوں میں نقش فرمایا اور علم وعمل کے ہتھیار سے مسلح علما کی ایسی کھیپ تیار کی جو آج رزم گاہ حق وباطل میں پرچم حق کو سربلند کیے ہوئے ہیں

تبحر علمی

حضرت حجۃ العلم نوراللہ مرقدہٗ نے جلیل القدر اساتذہ کرام سے اکتساب علم کیا اور جملہ علوم وفنون متداولہ میں مہارت تامہ حاصل کیا، درسی کتابوں کے علاوہ بے شمار علمی فنی، اور مذہبی کتابوں کا گہرا مطالعہ کیا، یہاں تک کہ آپ کی ذات علوم اسلامیہ اور فنون دینیہ کی بحر بیکراں بن گئی، آپ نے علم وفن کی ہر وادی میں قدم رکھا اور فکر وآگہی کے ہر میدان کو سر کیا، شعور ومعرفت کے ہر چشمے سے سیرابی حاصل کیا یہاں تک کہ اپنے ہم عصر علما میں آپ کو نمایاں مقام حاصل ہوگیا اور عوام تو عوام خواص بھی اپنے پیچیدہ اور لاینحل مسائل کے حل کے لیے آپ کی طرف رجوع کرنے لگے۔

آپ کی علمی لیاقت کو دیکھ کر سلطان الواعظین حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ الرضوان نے یوں ارشاد فرمایا:

”میرے علمی خزانے کی محفوظ تجوری میں جو سب سے قیمتی ہیرا ہے اس کا نام محمد قدرت اللہ رضوی ہے“

(حجۃ العلم نمبر)

اکتساب علم کرنے کے بعد حضرت حجۃ العلم نوراللہ مرقدہٗ نے تقریباً پچاس

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

(۵۰) سال تک نہایت ذمہ داری، بڑی عرق ریزی اور کمال مہارت کے ساتھ ہندوستان کے مختلف مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں، ہرفن کی مشکل سے مشکل ترین کتابیں پڑھائیں، عرصۂ دراز تک دورۂ حدیث بھی پڑھاتے رہے اور فقہ وافتا کی مسند پر متمکن ہوکر تقریباً بائیس ۲۲ رسال تک رشد وہدایت کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔

طریقۂ تدریس

حضرت حجۃ العلم علیہ الرحمہ کا طریقۂ تدریس وتفہیم کیسا تھا۔ اس کے متعلق آپ کے چہیتے شاگرد حضرت مفتی محمد اسلم قادری نائب شیخ الحدیث جامعہ غازیہ فیض العلوم محلّہ بخشی پورہ درگاہ روڈ بہرائچ شریف یوں تحریر فرماتے:

> حضرت حجۃ العلم علیہ الرحمہ کا طریقۂ تدریس نہایت ہی عمدہ تھا، کند ذہن طلبہ بھی آپ کی درس گاہ سے اچھی طرح سمجھ کر اور مطمئن ہوکر باہر نکلتے تھے، موصوف درس دینے میں سبھی طلبہ کا لحاظ رکھتے اور تمام طلبہ کے ذہنوں کو ملحوظ رکھ کر تقریر فرماتے اور سمجھاتے تھے نہ اتنی کم تقریر فرماتے کہ طلبہ کی تشنگی باقی رہ جائے اور نہ اتنی زیادہ کہ سمجھ سے باہر ہوجائے۔ پہلے سبق کے کچھ حصہ کا خلاصہ بیان فرمادیتے پھر ہر ہر لفظ کی تحقیق اور اس کو تھوڑا تھوڑا پڑھ کر سمجھاتے جاتے تھے، اس طرح کہ تشنگی دور ہوجاتی اور طلبہ مطمئن ہوجاتے، اسی طرح مکمل اسباق کا درس دیتے، خود ہی اعتراض فرماتے اور پھر اس کا جواب بھی بتاتے جب عبارت پڑھ کر اعتراض بتاتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ اس اعتراض کا کوئی حل نہیں ہے مگر جب اس کا جواب سمجھاتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ اس اعتراض کی کوئی حیثیت نہیں ہے پہاڑ جیسا

> اعتراض ایک دم چکنا چور ہوجاتا، آپ مسکرا مسکرا کر اچھی طرح طلبہ کو سمجھاتے تھے، اوقات درس کے علاوہ بھی اگر کوئی طالب علم یا پوری جماعت کچھ پوچھنے کے لیے جاتی تو آپ خندہ پیشانی سے اپنے آرام کو بالائے طاق رکھ سمجھا دیتے تھے۔ (حجۃ العلم نمبر)

جن درس گاہوں کی مسند تدریس پر جلوہ افروز ہوکر آپ نے علم وحکمت کے گوہر آبدار لٹائے وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) دارالعلوم اہل سنت منظر حق ٹانڈہ امبیڈکر نگر (۲) دارالعلوم دیوان شاہ بھیونڈی مہاراشٹر (۳) دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف سدھارتھ نگر (۴) دارالعلوم اہل سنت علیمیہ جمدا شاہی بستی (۵) دارالعلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا سنت کبیر نگر (یوپی)

تلامذہ

آپ کی درس گاہ فیض سے شعور وآگہی کی دولت حاصل کرنے والے طلبہ اتنے کثیر ہیں کہ ان سب کا شمار تقریباً ناممکن ہے۔ ان میں سے چند مشہور حضرات کے نام پیش خدمت ہیں جو اس وقت جماعت اہل سنت کے نامور علما میں شمار کیے جاتے ہیں۔

(۱) اجمل العلما حضرت مولانا سید اجمل حسین صاحب کچھوچھہ شریف (۲) حضرت مفتی محمد شفیق شریفی صاحب پرنسپل دارالعلوم غریب نواز الہ آباد (۳) حضرت مولانا شمس الحق فیضی مرحوم سابق شیخ الحدیث نور العلوم ٹنڈوا (۴) حضرت مفتی شہاب الدین صاحب قبلہ صدر شعبۂ افتا فیض الرسول براؤں شریف، (۵) حضرت مفتی محمد نظام الدین نوری صاحب براؤں شریف (۶) نبیرۂ شعیب الاولیا حضرت مولانا پیر مختار احمد رضا صاحب سجادہ نشین خانقاہ یار علویہ براؤں شریف (۷) پیر طریقت حضرت مولانا سید اشفاق حسین صاحب قبلہ مقام درگاہ فیض آباد

D:/kamil/RazviBook / 73 Men ek fainl----18
www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

(۸) حضرت مولانا سید افروز احمد صاحب کٹھیلا (۹) حضرت مولانا محمد عیسی رضوی صاحب پرنسپل تنویر الاسلام امرڈوبھا (۱۰) حضرت مولانا غلام غوث علوی صاحب صدر جامعہ مسکینیہ دھوراجی گجرات (۱۱) حضرت مفتی محمد اسلم صاحب نائب شیخ الحدیث جامعہ غازیہ فیض العلوم بہرائچ شریف (۱۲) حضرت مولانا ڈاکٹر سید علیم اشرف جائسی (۱۳) حضرت مولانا فیض الحق صاحب پرنسپل فیض العلوم محمد آباد گوہنہ (۱۴) حضرت مفتی ابوطالب صاحب دارالعلوم اہل سنت نورالعلوم کنہٹی سلطان پور (۱۵) حضرت مفتی ممتاز عالم صاحب بحرالعلوم مئو (۱۶) جانشین حجۃ العلم حضرت مولانا الحاج قاری محمد فضل حق نوری صاحب (۱۷) حضرت قاری خلق اللہ خلیق فیضی استاذ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف (۱۸) حضرت مفتی محمد مستقیم صاحب استاذ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف (۱۹) پیر طریقت حضرت مولانا سید انور چشتی صاحب خانقاہ صمدیہ پھپھوند شریف (۲۰) پیر طریقت حضرت مولانا سید قسیم اشرف خانقاہ جائس شریف (۲۱) پیر طریقت حضرت مولانا سید خلیق اشرف خانقاہ کچھوچھہ شریف (۲۲) پیر طریقت حضرت مولانا محمد انوار صاحب بانی دارالعلوم غریب نواز اندور (۲۳) شہزادہ فقیہ ملت حضرت مولانا محمد انوار احمد صاحب دہلی (۲۴) حضرت مفتی کمال الدین صاحب دارالعلوم اسلامیہ سعدی مدنپور باندہ (۲۵) حضرت مفتی عبدالقیوم صاحب الجامعۃ الغوثیہ عربی کالج اترولہ (۲۶) حضرت مولانا محمد شمیم القادری صاحب پرنسپل مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا (۲۷) حضرت مولانا غلام معین الدین صاحب پرنسپل دارالعلوم اہل سنت انوار ملت چھترپارہ بلرام پور (۲۸) حضرت مولانا محمد احسان الحق صاحب فیضی استاذ دارالعلوم اہل سنت انوار ملت چھترپارہ بلرام پور (۲۹) حضرت مولانا طفیل احمد صاحب مصطفوی استاد دارالعلوم اہل سنت انوار ملت چھترپارہ بلرام پور (۳۰)

حضرت مولانا علی حسن صاحب فیضی استاذ دارالعلوم اہل سنت انوار ملت چھترپارہ بلرام پور (۳۱) شہزادۂ فقیہ ملت حضرت مولانا حافظ اعجاز احمد صاحب استاذ دارالعلوم احسن المدارس نئی سڑک کانپور (۳۲) مولانا سراج الدین نظامی پرنسپل دارالعلوم انوار الرضا گوراچوکی ضلع بلرام پور (۳۳) حضرت مولانا صوفی عبدالاحد صاحب سالک فیضی شکرولی سنت کبیر نگر۔

فقہی بصیرت

حضرت حجۃ العلم علیہ الرحمہ نے دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف سے فتوی نویسی کا آغاز فرمایا اور اخیر عمر تک فتاویٰ صادر فرماتے رہے۔ مختلف مدارس اسلامیہ میں درس وتدریس کے ساتھ ساتھ افتا کی خدمت بھی انجام دیتے رہے ،اس طرح مجموعی طور پر آپ کے فتووں کی تعداد بیس ہزار سے زائد ہے، آپ کے فتاوی اور فقہی افادات بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ میری نظر میں حضرت حجۃ العلم کی فقہی خصوصیات کا اجمالی خاکہ کچھ اس طرح ہے (۱) جملہ ابواب فقہیہ پر گہری نظر (۲) جزئیات کا استحضار (۳) پیش آمدہ مسئلہ پر متعلقہ جزئیات ونصوص کو منطبق کرنے کا ملکہ (۴) نو پید مسائل میں علت منصوصہ کے اجزا نصوص کی دلالت اور کتب فقہ کے نظائر سے حکم شرعی کا اثبات (۵) قرآن وسنت کے نصوص اور اجماع امت اور قیاس مجتہد سے استدلال (۶) حالاتِ حاضرہ کی رعایت (۷) استفتوں کے جوابات لکھنے لکھوانے میں برجستگی ان خصوصیات میں بعض تو وہ ہیں جن پر ان کا مجموعہ فتاوی اور فقہی افادات شاہد عدل ہیں اور کچھ وہ ہیں جن کی گواہی حجۃ العلم نور اللہ مرقدہٗ کے دبستان فقہ سے خوشہ چینی کرنے والے دیں گے، جب بھی آپ سے کوئی بات پوچھی جاتی تو اس کا برجستہ جواب دیتے ایسا محسوس ہوتا کہ انھوں نے پہلے سے سوال سن رکھا ہے اور اس کا جواب تیار کر رکھا ہے آپ پر ہمیشہ علمی استحضار کی

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

کیفیت رہتی، یہ وہ خصوصیات ہیں جن میں حضرت حجۃ العلم اپنی مثال آپ تھے۔

آپ جس وقت دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف میں دارالافتا کی خدمات پر مامور تھے اس دوران آپ نے بے شمار فتوے تحریر کیے جس میں عراق سے آیا ہوا ایک طویل وتاریخی استفتا کا عربی زبان میں ایسا جواب تحریر فرمایا: جس کو پڑھنے کے بعد صدام یونیورسٹی کے شیخ الجامعہ (وائس چانسلر) تحیر خیز مسرت میں بے ساختہ پکار اُٹھے "من ھو مفتی قدرت اللّٰہ" جس کی دھمک پوری دنیا میں عموماً عرب دنیا میں خصوصاً محسوس کی گئی آپ کا وہ گراں قدر فتویٰ افادۂ عام کے لیے پیش کیا جارہا جو حسب ذیل ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

مَاھُوَحُکۡمُ الشَّرِیۡعَةِفِیۡ الۡمَسۡئَلَةِالۡاٰتِیَةِاَیُّھَاالۡعُلَمَاءُ الۡکِرَامُ وَالۡمُفۡتِیَانُ الۡعِظَامُ!

اِنَّ الۡوَھَابِیَّةَ یُکَفِّرُوۡنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَلاَیَزَالُوۡنَ قَائِمِیۡنَ بِاِھۡلاَکِ الۡمُسۡلِمِیۡنَ اَوۡبِالرِّضَاءِ عَنۡ اِسۡتِھۡلاَکِھِمۡ .قَالَ الۡعَلاَّمَةُ ابۡنُ عَابِدِیۡنَ الشَّامِی رَحۡمَةُ اللّٰہِ تَعَالیٰ فِیۡ رَدِّالۡمُحۡتَارِ:

" کَمَاوَقَعَ فِیۡ زَمَانِنَا فِیۡ اَتۡبَاعِ عَبۡدِالۡوَھَابِ الَّذِیۡنَ خَرَجُوۡامِنۡ نَجۡدٍ وَتَغَلَّبُوۡاعَلیٰ الۡحَرَمَیۡنِ الشَّرِیۡفَیۡنِ وَکَانُوۡا یَنۡتَحِلُوۡنَ مَذۡھَبَ الۡحَنَابِلَةِلٰکِنَّھُمۡ اِعۡتَقَدُوۡااَنَّھُمۡ ھُمُ الۡمُسۡلِمُوۡنَ وَاَنَّ مَنۡ خَالَفَ اِعۡتِقَادَھُمۡ مُشۡرِکُوۡنَ وَاسۡتَبَاحُوۡابِذٰلِکَ قَتۡلَ اَھۡلِ السُّنَّةِ وَقَتۡلَ عُلَمَائِھِمۡ"

وَقَالَ الۡعَلاَّمَةُ اَحۡمَدُ الصَّاوِیۡ رَحۡمَةُ اللّٰہِ تَعَالیٰ فِیۡ حَاشِیَةِ تَفۡسِیۡرِ الۡجَلاَلَیۡنِ :

D:/kamil/RazviBook / 73 Men ek fainl----20

"اَلۡخَوَارِجُ الَّذِیۡنَ یُحَرِّفُوۡنَ تَاوِیۡلَ الۡکِتٰبِ وَالسُّنَّةِ وَیَسۡتَحِلُّوۡنَ بِذٰلِکَ دِمَاءَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَاَمۡوَالَھُمۡ کَمَاھُوَمُشَاھَدٌ اَلۡاٰنَ فِیۡ نَظَائِرِ ھِمۡ وَھُمۡ فِرۡقَةِ بِاَرۡضِ الۡحِجَازِیُقَالُ لُھُمُ الۡوَھَابِیَّةُ"

وَمَایَدُلَّ عَلیٰ اَنَّ الۡوَھَابِیَّةَ کَفَّرُوۡااَھۡلَ الۡعِرَاقِ قَوۡلُ عَبۡدِالرَّحۡمٰنِ بۡنُ حَسَنٍ وَھُوَ حَفِیۡدُ الشَّیۡخِ النَّجۡدِیۡ مُحَمَّدُ بۡنُ عَبۡدِالۡوَھَابِ فِیۡ "قُرَّةِ عُیُوۡنِ الۡمُوَحِّدِیۡنَ اَنَّ الشَّیۡخَ عَبۡدَالۡقَادِرُ اِلٰہُ اَھۡلِ الۡعِرَاقِ .... وَاَنَّ الۡعَائِلَةَ السُّعُوۡدِیَّةَ النَّجۡدِیَّةَ الۡحَاکِمَةَ اَلۡاٰنَ عَلیٰ الۡحِجَازِ مِنَ الۡوَھَابِیَّةِ وَتَغَلَّبَ ھٰؤُلاَءِ عَلیٰ الۡحِجَازِ وَکَفَّرُوۡااَھۡلَ الۡحَرَمَیۡنِ مِنۡ اَھۡلِ السُّنَّةِ وَاسۡتَبَاحُوۡاقَتۡلَھُمۡ وَھُمۡ لاَیَزَالُوۡنَ یَنۡتَظِرُوۡنَ الۡفُرۡصَةَ لِاِھۡلاَکِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَاسۡتِھۡلاَکِھِمۡ وَاَنَّ الۡمَلِکَ فَھَدَ مَلِکُ الۡعَرۡبِیَّةِ السُّعُوۡدِیَّةِ اِسۡتَغَاثَ بِعَسَاکِرِ الۡوِلاَیَاتِ الۡمُتَّحِدَةِ الۡاَمۡرِیۡکِیَّةِ وَحُلَفَائِھَا مِنَ النَّصَاریٰ وَالۡیَھُوۡدِذَلَتَخۡرِیۡبِ الۡعِرَاقِ وَاِھۡلاَکِ الۡعِرَاقِیِّیۡنَ فِیۡ زَیِّ الۡمُسۡتَغِیۡثِ بِھَالتَحۡرِیۡرِ الۡکُوَیۡتِ وَاِعَادَةِ الۡاِمَارَةِ الۡکُوَیۡتِیَةِ اِلیٰ اَخِیۡہِ فَخَرَّبَ عَسَاکِرُ الۡوِلاَیَاتِ الۡمُتَّحِدَةِ وَحُلَفَائِھَا الۡعِرَاقَ وَقَتَلُوۡاالۡعِرَاقِیِّیۡنَ وَضَرَبَ مَجۡلِسٌ مِنَ الۡاُمَمِ الۡمُتَّحِدَةِ وَھٰذَا الۡمَجۡلِسُ فِیۡ الۡحَقِیۡقَةِ لُعۡبَةٌمِّنۡ لُعۡبِ اِتِّحَادِ الۡوِلاَیَاتِ الۡاَمۡرِیۡکِیَّةِ حِصَارًاجَائِرًالاَیَزَالُ یُؤَدِّیۡ اِلیٰ اِھۡلاَکِ الۡعِرَاقِیِّیۡنَ اَلۡاٰنَ مَعَ اَنَّ الۡعِرَاقَ قَدِاسۡتَرۡجَعَ مِنَ الۡکُوَیۡتِ .... وَلاَیَعۡتَرِضُ السُّعُوۡدِیَةُوَالۡمَلِکُ فَھَدُ عَلیٰ اِسۡتِمۡرَارِھٰذَا الۡحِصَارُالظَّالِمُ فَاِنَّھُمۡ رَاضُوۡنَ عَنۡ اِسۡتِھۡلاَکِ الۡعِرَاقِیِّیۡنَ کَیۡفَ لاَیَرۡضُوۡنَ عَنۡ ھٰذَا؟وَکَفَّرَالۡوَھَابِیَّةُ اَھۡلَ الۡعِرَاقِ وَقَالَ فِیۡھِمۡ اِمَامُھُمۡ عَبۡدُالرَّحۡمٰنِ بۡنُ حَسَنٍ:

www.ataunnabi.blogspot.com

"اَنَّ الشَّيخ عَبدَالقَادِرِ اِلٰهُ اَهلِ العِرَاق"

مَاهُوَالحُكمُ لِهٰؤُلاَءِ السُّعُودِيَّةِ النَّجدِيَّةِ ؟أَهُم يُكَفَّرُونَ اَم لاَ؟

اَلجَوَابُ:بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العٰلَمِينَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰى حَبِيبِهٖ سَيِّدِالاَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحبِهٖ اَجمَعِينَ اِلٰى يَومِ الدِّينِ لاشَكَّ اَنَّ الوَهَابِيَّةَ النَّجدِيَّةَ بِسَبَبِ تَكفِيرِهِم جَمِيعَ مَن سِوَاهُم وَبِسَبَبِ اِعتِقَادَاتِهِم البَاطِلَةِ يَرجِعُ عَلَيهِمُ الكُفرُمِن وُجُوهٍ كَثِيرَةٍ وَقَدصَرَّحَ بِهٖ العُلَمَاءُ الاَعلاَمُ وَالفُقَهَاءُ العِظَامُ۔

اَمَّاالاَوَّلُ فَاِنَّ الوَهَابِيَّةَ النَّجدِيَّةَ يُثبِتُونَ لِلّٰهِ تَعَالٰى المَكَانَ وَالجِهَاتَ كَمَافِي الرِّسَالَةِ المُسَمَّاةِ بِالاِحتِوَاءِ عَلٰى مَسئَلَةِ الاِستِوَاءِ لِاِمَامِ الوَهَابِيَّةِ النَّوَابِ صِدِّيقَ حَسَن خَان البُوفَالِي وَغَيرِهَا مِن رَسَائِلِ عَمَائِدِالوَهَابِيَةِ .... وَقَدصَرَّحَ العُلَمَاءُ الاَعلاَمُ اَنَّ اِثبَاتَ المَكَانِ لِلّٰهِ تَعَالٰى كُفرٌ بِلااِرتِيَابٍ۔

كَمَافِي المُجَلَّدِ الخَامِسِ مِنَ البَحرِ الرَّائِقِ عَلٰى صَفحَةِ ١٢٩

"يُكَفَّرُبِقَولِهٖ يَجُوزُاَن يَّفعَلَ اللّٰهُ فِعلاًلاَحِكمَةَ فِيهِ وَبِاِثبَاتِ المَكَانِ لِلّٰهِ تَعَالٰى"

وَقَالَ القَاضِي خَان فِي فَتَاوَاهُ:

"يَكُونُ كُفرًالاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُنَزَّهٌ عَنِ المَكَانِ"

[فَتَاوىٰ قَاضِي خَان جلدرابع صحفه۴۳]

وَصَرَّحَ فِي المُجَلَّدِالثَّانِي مِنَ الفَتَاوىٰ الهِندِيَّةِ عَلٰى صَفحَةِ ١٢٩

"يُكَفَّرُ بِاِثبَاتِ المَكَانِ لِلّٰهِ تَعَالٰى"

وَفِي المُجَلَّدِ الثَّانِي مِن جَامِعِ الفُصُولَينِ نَاقِلاً عَنِ الذَّخِيرَةِ "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي السَّمَاءِ عَالِمٌ لَوْاَرَادَ بِهِ المَكَانَ كُفرٌ"وَهٰكَذَاصَرَّحَ كَثِيرٌمِنَ الاَئِمَّةِ بِتَكفِيرِمَن اَثبَتَ الجِهَةَ لِلّٰهِ تَعَالٰى ۔

كَمَاقَالَ الاِمَامُ ابنُ حَجَرِ المَكِّيُّ فِي رِسَالَتِهِ اَلاَعلاَمُ بِقَوَاطِعِ الاِسلاَمِ بَعدَ نَقلِ كَلاَمِ الاِمَامِ حُجَّةِ الاِسلاَمِ الغَزَالِي رَحمَةُ المَولٰى المِنعَامِ

"هٰذَا كَمَاتَرىٰ ظَاهِرٌ فِي تَكفِيرِ القَائِلِينَ بِالجِهَةِ "وَاَيضًافِيهِ فِي فَصلِ الكُفرِ المُتَّفَقِ عَلَيهِ ۔اَوشِبهُهُ تَعَالٰى بِشَيءٍ اَووَصَفَهُ بِالمَكَانِ اَوالجِهَاتِ"

وَاَمَّا الثَّانِي:.فَاِنَّهُم يُنكِرُونَ الاِجمَاعَ كَمَا فِي "العُرفِ الجَارِي"وَغَيرِهَا مِن رَسَائِلِ النَّوَّابِ البُوفَالِي .... وَقَدصَرَّحَ الاَئِمَّةُ الكِرَامُ وَالفُقَهَاءُ العِظَامُ اَنَّ حُجِّيَةَ الاِجمَاعِ مِن ضَرُورِيَاتِ الدِّينِ وَاَنَّ مَن اَنكَرَ الاِجمَاعَ مُطلَقًا فَهُوَكَافِرٌ كَمَافِي المَوَاقِفِ لِلعَلاَّمَهِ القَاضِي عَضُدُالدِّينِ وَفِي شَرحِهٖ لِلعَلاَّمَةِ السَّيِّدِ الشَّرِيفِ عَلِي الجُرجَانِي :

"كَونُ الاِجمَاعِ حُجَّةٌ قَطعِيَّةٌ مَعلُومٌ بِالضَّرُورَةِ مِنَ الدِّينِ"

وَفِي مُسَلَّمِ الثُّبُوتِ وَشَرحِهٖ فَوَاتِحُ الرَّحمُوتِ:

"اَلاِجمَاعُ حُجَّةٌ قَطعًاوَيُفِيدُ العِلمَ الجَازِمَ عِندَ جَمِيعِ اَهلِ القِبلَةِ وَلاَ يُعتَدُّبِشَرذِمَةٍ مِنَ الحُمقَاءِ الخَوَارِجِ وَالرَّوَافِضِ لِاَنَّهُم حَادِثُونَ بَعدَ الاِتِّفَاقِ يَتَشَكَّكُونَ فِي ضَرُورِيَاتِ الدِّينِ"

وَفِي اُصُولِ الاِمَامِ فَخرِالاِسلاَمِ البَزدَوِي:

www.misbahibooks.blogspot.com

”فَصَارَالْاِجْمَاعُ كَاٰيَةٍ مِّنَ الْكِتَابِ اَوْحَدِيْثٍ مُتَوَاتِرٍفِیْ وُجُوْبِ الْعَمَلِ وَالْعِلْمِ بِهٖ فَيُكَفَّرُجَاحِدُهٗ فِی الْاِنْكَارِ“

وَفِی كَشْفِ الْاَسْرَارِ لِلْاِمَامِ عَبْدِالْعَزِيْزِ الْبُخَارِی:

”يُحْكَمُ بِكُفْرٍ مَنْ اَنْكَرَ اَصْلَ الْاِجْمَاعِ بِاَنْ قَالَ لَيْسَ الْاِجْمَاعُ بِحُجَّةٍ“

وَفِی الْفُصُوْلِ الْبَدَائِعِ فِی اُصُوْلِ الشَّرَائِعِ

”يُكَفَّرُجَاحِدُ حُجِّيَةِ الْاِجْمَاعِ مُطْلَقاًوَهُوَالْمَذَاهِبُ عِنْدَ مَشَايِخِنَا“

وَفِیْ مِرْاٰةِالْاُصُوْلِ لِلْعَلَّامَةِالْمَوْلٰی خُسْرُوْ

”يُكَفَّرُمُنْكِرُحُجِّيَةِالْاِجْمَاعِ مُطْلَقاًهُوَالْمُخْتَارُ عِنْدَ مَشَايِخِنَا“۔

وَاَمَّاالثَّالِثُ فَاِنَّهُمْ يَعْتَقِدُوْنَ اَنَّهُمْ هُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَنَّ مَنْ خَالَفَ اِعْتَقَادَهُمْ مُشْرِكُوْنَ وَلَايَقُوْلُوْنَ هٰذَا بِاَفْوَاهِهِمْ فَقَطْ سِبَابًا بَلْ يَعْتَقِدُوْنَهُمْ مُشْرِكِيْنَ اِعْتِقَادًالِاَنَّهُمْ يَسْتَبِيْحُوْنَ بِذَالِكَ قَتْلَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ (كَمَااَخْبَرَبِهٖ الْعَلَّامَةُ السَّيِّدُ ابْنُ عَابِدِيْنَ الشَّامِی رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰی)وَيَسْتَحِلُّوْنَ بِذَالِكَ دِمَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمْوَالَهُمْ (كَمَارَوَاهُ الْعَلَّامَةُ اَحْمَدُ الصَّاوِی رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰی) وَلَوْقَالُوْهُ سِبَابًا فَقَطْ لَمَا اسْتَبَاحُوْا بِذَالِكَ قَتْلَهُمْ وَلَااسْتَحَلُّوْادِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ۔

وَقَدْقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَرْمِی رَجُلٌ رَجُلًابِالْفُسُوْقِ وَلَايَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّاارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذَالِكَ ،كَمَافِی الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ لِلْبُخَارِیْ۔

وَمَاقَالَ اِمَامُ الْوَهَابِيَّةِ النَّجْدِيَّةِ فِیْ رِسَالَتِهٖ قُرَّةِ الْعُيُوْنِ الْمُوَحِّدِيْنَ:

”اَنَّ الشَّيْخَ عَبْدَالْقَادِرِ اِلٰهُ اَهْلِ الْعِرَاقِ“

فَهُوَكِذْبٌ صَرِيْحٌ وَاِفْتِرَاءٌ خَالِصٌ وَبُهْتَانٌ قَبِيْحٌ وَمَاصَدَرَمِنْهُ هٰذَاالْقَوْلَ اِلَّابِسَبَبِ بُغْضِهٖ وَعِنَادِهٖ لِاَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی الْمُخْلِصِيْنَ وَلَاسِيِّمَا لِلشَّيْخِ الْعَظِيْمِ الْمُجْمَعِ بَيْنَ الْاٰفَاقِ عَلٰی وِلَايَتِهٖ وَقُرْبِهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی۔

وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ اَمْثَالِهِمْ

”قَدْبَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَاتُخْفِی صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ“

وَقَدْجَاءَ فِیْ غَيْرِ مَاحَدِيْثٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی لِسَانِ حَبِيْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

”مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِيًّافَقَدْاَٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ“

وَلَاشَكَّ اَنَّ اَهْلَ الْعِرَاقِ بَرِيْئُوْنَ مِنْ هٰذَا الْبُهْتَانِ الصَّرِيْحِ وَالْاِفْتِرَاءِ الْقَبِيْحِ لِاَنَّهُمْ مَاقَالُوْالِلشَّيْخِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذَا الْقَوْلَ الْبَاطِلَ بَلْ مَاقَالُوْاقَوْلاً قَطُّ يَلْزَمُ مِنْهُ اَنَّهٗ اِلٰهُهُمْ وَمَايَفْعَلُوْنَ فِعْلاًيَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الشَّيْخَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰهُ اَهْلِ الْعِرَاقِ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَمَاهُوَاِلَّااِحْتِيَالٌ لِجَوَازِ تَكْفِيْرِاَهْلِ الْعِرَاقِ وَتَخْرِيْبُ بِلَادِهِمْ وَاَمْصَارِهِمْ وَاسْتِبَاحَةُ دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَالْحَقُّ اَنَّ اَهْلَ الْعِرَاقِ يَتَوَسَّلُوْنَ بِهٖ اِلٰی رَبِّهِمْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَاتِهِمْ وَيَسْتَمِدُّوْنَ مِنْهُ وَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِهٖ عِنْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ عَلَيْهِمْ مُعْتَقِدِيْنَ اَنَّ الشَّيْخَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی رَضِیَ عَنْهُ مَظْهَرُعَوْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَهٰذَاالنَّوْعُ مِنَ التَّوَسُّلِ وَالْاِسْتِمْدَادِ وَالْاِسْتِغَاثَةِ جَائِزٌ بِلَارَيْبٍ لَامَانِعَ مِنْهُ شَرْعًا وَلَا عَقْلاً كَمَا يَشْهَدُبِهٖ الْاَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ وَالتَّفَاسِيْرُ الْمُعْتَبَرَةُ اِلَّااَنَّ الْوَهَابِيَّةَ

D:/kamil/RazviBook / 73 Men ek fainl----22
www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

النَّجْدِيَّةَ تَزْعَمُ اَنَّ الْاِسْتِمْدَادَ وَالْاِسْتِعَانَةَ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى شِرْكٌ خَالِصٌ عَلَى الْاِطْلَاقِ وَلَوْ سُلِّمَ هٰذَا عَلٰى سَبِيْلِ الْفَرْضِ فَكَيْفَ اِسْتَغَاثَ مَلِكُ الْعَرَبِيَّةِ السُّعُوْدِيَّةِ بِعَسَاكِرِ الْوِلَايَاتِ الْمُتَّحِدَةِ الْاَمْرِيْكِيَّةِ وَحُلَفَائِهَا مِنَ النَّصَارٰى وَ الْيَهُوْدِ وَ هُمْ اَعْدَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْمَغْضُوْبُ عَلَيْهِمْ وَالضَّآلِّيْنَ لِتَخْرِيْبِ الْعِرَاقِ وَاِهْلَاكِ الْعِرَاقِيِّيْنَ وَاَجَازَهٗ جَمِيْعُ الْوَهَابِيَّةِ النَّجْدِيَّةِ وَرَضُوْا بِهٖ فَلَوْ كَانَتِ الْاِسْتِعَانَةُ وَالْاِسْتِغَاثَةُ بِاَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى شِرْكًا لَكَانَتِ الْوَهَابِيَّةُ النَّجْدِيَّةُ مُشْرِكِيْنَ مُرْتَدِّيْنَ بِسَبَبِ اِسْتِعَانَتِهِمْ وَاِسْتِغَاثَتِهِمْ بِاَعْدَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى عَلٰى حَسْبِ اِعْتِقَادِهِمْ وَهٰذِهِ الْوُجُوْهُ الْمَذْكُوْرَةُ نَبْذٌ مِّنَ الْوُجُوْهِ الْكَثِيْرَةِ الَّتِیْ بِهَا يَرْجِعُ الْكُفْرُ عَلَى الْوَهَابِيَّةِ النَّجْدِيَّةِ صَرَّحَتِ الْفُقْهَاءُ الْكِرَامُ بِتَكْفِيْرِ الْوَهَابِيَّةِ النَّجْدِيَّةِ۔

فَقَطْ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وعلمه اتم واحكم. محمد قدرة الله الرضوى غفرلهٗ

ترجمہ:۔حضرات علمائے کرام ومفتیان عظام! مسئلہ ذیل میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ فرقۂ وہابیہ مسلمانوں کو کافر قرار دیتا ہے اور وہ لوگ (وہابیہ) مسلمانوں کو مسلسل تباہ وبرباد کرنے میں لگے ہوئے ہیں یا کم ازکم ان کی ہلاکت سے خوش ہوتے ہیں۔علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ردالمحتار میں (وہابیوں سے متعلق) فرمایا کہ ’’جیسا ہمارے زمانہ میں ابن عبدالوہاب نجدی کے ان پیروکاروں سے ظہور میں آیا جنھوں نے نجد سے خروج کرکے حرمین شریفین پر غاصبانہ قبضہ جمالیا اور وہ لوگ اپنے آپ کو حنبلی ظاہر کرتے تھے حالاں کہ ان کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف وہی

مسلمان ہیں اور جو بھی ان کے عقیدے کے خلاف ہیں وہ مشرک ہیں اور اسی بنیاد پر ان ظالموں نے اہل سنت اور ان کے علماء کا قتل جائز قرار دیا۔

اور علامہ احمد صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تفسیر جلالین کے حاشیہ میں فرمایا کہ ’’خارجی فرقہ والے جو قرآن وحدیث کے مطالب میں تحریفیں کرتے ہیں اور اس کی بنیاد پر مسلمانوں کا خون اور ان کے اموال اپنے لیے حلال قرار دیتے ہیں جیسا کہ اس وقت ان کے نظائر وامثال میں دیکھا جارہا ہے اور یہ سرزمین حجاز میں (غاصبانہ قبضہ کرکے آباد ہوجانے والا) وہ فرقہ ہے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے اور اس کا ثبوت کہ وہابیوں نے اہل عراق کو کافر قرار دیا ہے۔

’’قرۃ عیون الموحدین‘‘ نامی کتاب میں شیخ نجدی محمد بن عبدالوہاب کے پوتے عبدالرحمٰن بن حسن کا یہ قول ہے کہ ’’ان الشيخ عبدالقادر اله اهل العراق‘‘ یعنی شیخ عبدالقادر (جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) اہل عراق کے معبود ہیں (معاذ اللہ) اور سعودی نجدی قبیلہ جو اس وقت حجاز کا حکمراں ہے وہابی ہے،ان لوگوں نے حجاز پر غاصبانہ قبضہ کرکے حرمین کے سنیوں کو کافر قرار دے دیا اور ان کا قتل عام کیا اور وہ ایمان والوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے اور تباہ وبرباد کرنے کے لیے لگاتار موقع کی تاک میں لگے رہتے ہیں اور سعودی عرب کے حکمراں شاہ فہد نے کویت کو آزاد کرانے اور کویتی حکومت اپنے بھائی کو واپس کیے جانے کے بہانے عراق کو تباہ وبرباد اور باشندگان عراق کا وجود صفحۂ ہستی سے مٹادینے کے لیے امریکہ اور اس کے حلیف دوسرے یہود ونصاریٰ کی فوجوں سے مدد طلب کی،چنانچہ اتحادیوں اور ان کی حلیف فوجوں نے مل جل کر عراق کو تباہ وبرباد اور باشندگان عراق کو قتل وغارت کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور اقوام متحدہ کی امن کمیٹی جو درحقیقت امریکی حکومت کی کٹھ پتلی ہے اس نے عراق کی ظالمانہ ناکہ بندی کردی جو لگاتار اب تک

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

باشندگان عراق کی تباہی کا باعث بنی ہوئی ہے باوجود کہ عراق کویت چھوڑ کر واپس لوٹ چکا ہے پھر بھی سعودی حکومت اور شاہ فہد اس ظالمانہ ناکہ بندی پر معترض نہیں ہیں کہ وہ اہل عراق کی ہلاکت و بربادی سے خوش ہیں اور کیوں خوش نہ ہوں جب کہ وہابیہ نے اہل عراق کو کافر قرار دے دیا ہے اور ان کے بارے میں امام الوہابیہ عبدالرحمٰن بن حسن نے یہاں تک لکھ مارا ہے کہ شیخ عبدالقادر (جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عراق والوں کے معبود اور ان کے خدا ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ) ان سعودی نجدیوں کے بارے میں کیا حکم ہے، کیا ان کی تکفیر کی جائے گے یا نہیں؟

الجواب:۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيۡبِهٖ سَيِّدِ الۡاَوَّلِيۡنَ وَالۡآخِرِيۡنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ.

اس میں کوئی شک نہیں کہ نجدی وہابیوں پر اپنے سوا پوری امت مسلمہ کو کافر قرار دینے اور باطل عقائد رکھنے کے باعث بہت ساری وجہوں سے کفر عائد ہوتا ہے جس کی تصریح علمائے کرام و فقہائے عظام نے فرمائی ہے۔

پہلی وجہ:۔ یہ ہے کہ وہابی نجدی اللہ تعالیٰ کے لیے مکان اور جہات ثابت کرتے ہیں جیسا کہ امام الوہابیہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی کے " الاحتواء علیٰ مسئلة الاستواء" نامی رسالہ اور دیگر اکابر وہابیہ کے رسائل میں ہے۔

حالاں کہ اکابر علماء نے اس امر کی تصریح فرمائی ہے کہ اللہ کے لیے مکان ثابت کرنا بلاشبہ کفر ہے جیسا کہ بحرالرائق کی جلد پنجم صفحہ ۱۲۹ر پر ہے کہ " ایسا کہنے والے کو کافر قرار دیا جائے گا کہ اس قول پر بھی یہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا کوئی کام کرے جس میں کوئی حکمت نہ ہو اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے لیے مکان ثابت کرنے پر بھی تکفیر کی جائے گی" اور فتاویٰ قاضی خاں جلد چہارم صفحہ ۴۳۰ میں فرمایا کہ (اللہ

تعالیٰ کے لیے مکان ثابت کرنا) کفر ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ مکان سے منزہ ہے" اور فتاویٰ ہندیہ جلد دوم صفحہ ۱۲۹ر پر تصریح فرمائی کہ " اللہ تعالیٰ کے لیے مکان ثابت کرنے پر تکفیر کی جائے گی" اور جامع الفصولین جلد ثانی میں ذخیرہ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ " کسی نے یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں جانتا ہے، اگر اس قول سے مکان مراد لیا (یعنی یہ سوچ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں متمکن اور موجود ہے اور اسے خبر ہے) تو ایسے شخص کو کافر قرار دیا جائے گا اور اسی طرح بہت سے ائمہ نے ان لوگوں کی بھی واضح طور پر تکفیر کی ہے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے جہت ثابت کی ہے جیسا کہ امام علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے اپنے رسالۂ مبارکہ " الاعلام بقواطع الاسلام" میں امام حجۃ الاسلام غزالی رحمہ المولیٰ المنعام کا قول نقل فرمانے کے بعد تحریر فرمایا کہ یہ چیز جیسا کہ آپ خود سمجھتے ہیں قائلین جہت کی تکفیر کے معاملہ میں بالکل واضح ہے نیز اسی رسالہ میں کفر متفق علیہ کے بیان میں ہے کہ " اللہ تعالیٰ کو کسی چیز سے تشبیہ دی یا اس کے لیے مکان یا جہات ثابت کیا" یعنی اللہ کے لیے مکان یا جہات ثابت کرنا باتفاق علما و فقہا کفر ہے۔

دوسری وجہ:۔ یہ ہے کہ وہابی اجماع کا انکار کرتے ہیں جیسا کہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کے رسالہ " العرف الجاری" وغیرہا میں ہے۔ حالاں کہ ائمۂ کرام اور فقہائے عظام نے تصریح فرمائی ہے کہ اجماع کا حجت ہونا ضروریات دین میں سے ہے اور جو مطلقاً اجماع کا منکر ہے وہ کافر ہے جیسا کہ علامہ قاضی عضدالدین کی مواقف اور علامہ سید شریف علی کی شرح مواقف میں ہے کہ " اجماع کا حجت قطعیہ ہونا یقینی طور پر ضروریات دین میں سے ہے اور مسلم الثبوت نیز اس کی شرح فواتح الرحموت میں ہے" اجماع یقینی طور پر حجت ہے اور سبھی اہل قبلہ کے نزدیک اس سے علم یقینی حاصل ہوتا ہے اور گنتی کے چند احمق خار

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

جیوں اور رافضیوں (کے اختلاف) کا کوئی اعتبار نہیں اس لیے کہ یہ لوگ اہل قبلہ کے متفق ہوجانے کے بعد کی پیداوار ہیں جو ضروریات دین میں شک کرتے رہتے ہیں اور امام فخر الاسلام بزدوی علیہ الرحمہ کے اصول میں ہے کہ ''اجماع پر عمل واجب ہونے اور اس سے علم یقینی حاصل ہونے میں قرآن کریم کی آیات یا حدیث متواتر کی طرح ہے، لہٰذا اس کے منکر کی تکفیر کی جائے گی'' اور امام عبدالعزیز بخاری کی کشف الاسرار میں ہے کہ جو شخص اصل اجماع کا منکر ہو یعنی یوں کہے کہ اجماع حجت نہیں ہے اس کے کافر ہونے کا حکم دیا جائے گا اور '' **الفصول البدائع فی اصول الشرائع**'' میں ہے کہ ''اجماع کے حجت ہونے کا مطلقاً انکار کرنے والا کافر قرار دیا جائے گا اور ہمارے مشائخ کے نزدیک یہی مذہب ہے'' اور علامہ مولی خسرو کی مرأۃ الاصول میں ہے۔ ''اجماع کے حجت ہونے کا مطلقاً انکار کرنے والے کو کافر قرار دیا جائے گا یہی ہمارے مشائخ کے نزدیک مختار ہے''

تیسری وجہ:۔ یہ ہے کہ ان وہابیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جو بھی ان کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں وہ مشرک ہیں اور وہ لوگ یہ بات صرف زبان سے اور بطور سب وشتم نہیں کہتے ہیں بلکہ وہ دوسرے سبھی مسلمانوں کو دل سے مشرک سمجھتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ لوگ محض اسی بنیاد پر اہل سنت اور ان کے علماء کا قتل مباح قرار دیتے ہیں (جیسا کہ علامہ سید ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ نے اس کی خبر دی ہے)

اور صرف اسی وجہ سے وہ لوگ مسلمانان اہل سنت کا خون اور ان کے اموال کو اپنے لیے حلال سمجھتے ہیں (جیسا کہ علامہ احمد صاوی علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا) اور اگر ان لوگوں نے یہ بات صرف سب وشتم ہی کے طور پر کہی ہوتی تو ہرگز ہرگز صرف اسی بنیاد پر نہ اہل سنت کا قتل عام کرتے اور نہ ان کے خون اور اموال کو حلال قرار دیتے اور

بلاشبہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جب بھی کوئی شخص کسی پر فاسق ہونے یا کسی پر کافر ہونے کا حکم لگائے گا تو اگر شخص مذکور درحقیقت ویسا نہ ہوا تو وہ فسق یا کفر کا حکم اسی پر لوٹ آئے گا جیسا کہ بخاری شریف کی صحیح حدیث میں ہے اور وہابیہ نجدیہ کے امام نے اپنے رسالہ قرۃ عیون الموحدین میں جو یہ لکھ مارا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عراق والوں کے معبود ہیں (معاذ اللہ) تو یہ بات محض جھوٹ، خالص افترا اور بہت بڑا بہتان ہے اور اس کے قلم سے یہ بات صرف اس لیے نکلی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سچے ولیوں سے بغض وعناد رکھتا ہے بالخصوص اس شیخ عظیم سے جن کی ولایت اور قرب خداوندی پر پوری امت کا اتفاق ہے ایسے ہی ظالموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''ان کے منھ اور ان کی زبانوں سے دشمنی ظاہر ہوچکی ہے اور جو کچھ ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے اور متعدد احادیث قدسیہ میں رب کریم کا یہ فرمان وارد ہوا ہے کہ ''جس نے میرے کسی ولی سے عداوت ودشمنی کی تو میری جانب سے اسے اعلان جنگ ہے''۔

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ باشندگان عراق اس صریح بہتان اور گندے افترا سے بری ہیں کیوں کہ انھوں نے حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق یہ باطل قول کہا ہی نہیں (کہ معاذ اللہ! وہ ہمارے معبود ہیں) بلکہ انھوں نے ایسی بھی کوئی بات نہیں کہی جس سے یہ لازم آتا ہو کہ حضرت شیخ ان کے معبود ہیں (معاذ اللہ) اور نہ ہی وہ ایسا کوئی کام ہی کرتے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ اہل عراق انھیں اپنا معبود سمجھتے ہیں (حق تو یہ ہے کہ) **لاالٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ**'' یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں حضور محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

شیخ نجدی کا یہ بہتان صرف اہل عراق کی تکفیر اور ان کے بلاد وامصار کو تباہ وبرباد کرنے کے جواز اور ان کے خون اور اموال کو مباح قرار دینے کا حیلہ تلاش کرنے کے

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

لیے ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ اہل عراق اپنی حاجتوں کے پورا کیے جانے کے لیے حضرت شیخ کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں وسیلہ بناتے ہیں اور اپنے اوپر کوئی مصیبت نازل ہونے کے وقت آپ سے مدد چاہتے اور فریاد کرتے ہیں اس اعتقاد کے ساتھ کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ورضی اللہ عنہ عون الٰہی کے مظہر ہیں اور اس طرح کا توسل نیز مدد چاہنا اور فریاد کرنا بلا شبہ جائز ہے اور شرعاً یا عقلاً اس سے کوئی مانع بھی نہیں جیسا کہ احادیث نبویہ اور تفاسیر معتبرہ سے اس پر شہادت موجود ہے، البتہ نجدی وہابیوں کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے بھی مدد چاہنا اور فریاد کرنا خالص شرک ہے اور اگر بر سبیل فرض اسے تسلیم بھی کر لیا جائے تو (ہمیں یہ بتایا جائے کہ) حکومت سعودیہ عربیہ کے شاہ فہد نے امریکیوں اور ان کے حلیف دوسرے نصرانیوں اور یہودیوں کی افواج سے جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے دشمن ہیں جو قرآن کی شہادت سے مغضوب علیہم اور ضالین ہیں، عراق کو تباہ و برباد اور باشندگان عراق کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے لیے کیوں کر مدد طلب کی اور دشمنان خدا سے ان کی اس مدد طلبی اور فریاد رسی کو سبھی وہابیوں اور نجدیوں نے کیوں کر جائز رکھا؟ اور اس سے خوش رہے؟ اور جب ان کے بقول اللہ تعالیٰ کے ولیوں سے مدد طلب کرنا اور فریاد کرنا شرک ٹھہرا تو پھر وہابیہ نجدیہ دشمنان خدا یہود و نصاریٰ سے مدد طلب کر کے اور ان سے فریاد کر کے اپنے ہی عقیدے کی بنیاد پر مشرک اور مرتد قرار پائے گیے یہ وجہیں جو مذکور ہوئیں، ان بہت ساری وجوہ میں سے چند ہیں جن کے باعث وہابیوں نجدیوں پر کفر عائد ہوتا ہے اور انھیں وجوہ مذکورہ نیز ان کے علاوہ متعدد وجوہ کی بناء پر حضرات فقہائے کرام نے وہابیوں نجدیوں کے کافر ہونے کی صراحت فرمائی ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ محمد قدرت اللہ رضوی غفرلہٗ

تحریر وتصنیف

حضرت حجۃ العلم علیہ الرحمہ ایک لائق وفائق مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ ایک معیاری مصنف بھی تھے چنانچہ آپ کی تصانیف میں۔

(۱) ''جواہر القرآن'' علوم قرآن پر بڑی معرکۃ الآرا کتاب ہے۔ اِس میں قرآن کریم سے متعلق بڑی عمیق معلومات ہیں، چند عنوانات سے ہی ان کی عظمت ووقعت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ☆ فضائل قرآن کریم ☆ فضائل تلاوت ☆ آداب تلاوت ☆ مستحبات تلاوت ☆ طول اور اختصار کے اعتبار سے ☆ سور قرآن کی تقسیم ☆ حروف مقطعات ☆ نہاری اور لیلی آیات قرآن ☆ حضری اور سفری آیات قرآن ☆ ارضی اور سماوی آیات قرآن ☆ فراشی اور نومی آیات قرآن ☆ صیفی اور شتائی آیات قرآن ☆ مکی اور مدنی سورتیں ☆ اسباب نزول قرآن کریم ☆ جمع وترتیب قرآن ☆ حفاظت قرآن ☆ ترتیل وتجوید ☆ نسخ وتبدیلی آیات اور قرآن کریم کی کتابت کے آداب وغیرہ۔

اس کتاب پر ملک کے مختلف رسالوں نے تبصرے شایع کیے۔ اور علمی حلقوں میں کافی پذیرائی ہوئی۔ اپنے تو اپنے غیروں نے بھی اپنے رسالوں میں تبصرہ کرتے ہوئے حجۃ العلم نور اللہ مرقدہٗ کی اس کاوش کو سراہا ہے۔ چنانچہ مسلک دیوبند کے معروف نقاد عالم مولوی صادق علی قاسمی بستوی ایڈیٹر ماہ نامہ نقوش حیات تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''علوم قرآن میں کتنے علوم وفنون اور رموز واسرار پوشیدہ ہیں کہ اُن کی تہہ تک بڑے بڑے اعیان واذہان کی رسائی ناممکن ہوسکی نہ آیندہ اس کا امکان ہے، قرآن پاک کا یہ بھی ایک معجزہ ہے، علمائے کرام کا شبانہ روز اس کے نئے نئے نکات سے لطف اندوز ہونا ہی بہت بڑی سعادت

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

ہے۔آگے لکھتے ہیں:

علوم قرآن کے موضوع پر مختلف زبانوں میں چھوٹی بڑی لاتعداد کتابیں لکھی جاچکی ہیں جن میں علامہ جلال الدین سیوطی کی الاتقان فی علوم القرآن اور علامہ زرکشی کی البرہان فی علوم القرآن کافی مشہور ہیں لیکن ان کے اصل عربی نسخوں یا اردو ترجموں سے بھی طوالت کے باعث اہل علم بھی مستفید نہیں ہو سکتے۔

شاید یہی وجہ ہے کہ گرامی قدر جناب مولانا قدرت اللہ صاحب رضوی نے جواہر القرآن کی تالیف وترتیب کا بیڑا اُٹھایا اور اس موضوع سے متعلق صرف انہیں مضامین کو اُردو زبان میں منتقل کرنے کی سعی بلیغ کی جس سے ہر طبقہ کے عوام وخواص مستفید ہوسکیں، نسخ خلق قرآن جیسے مضامین بھی اِس کتاب میں شامل ہیں جو آج تک مختلف فیہ رہے لیکن اگر یہ مضامین شامل کتاب نہ ہوتے تو کتاب میں کچھ رہ نہیں جاتا، بے روح ہوجاتی، پھر بھی اُنہیں مضامین کو چُن چُن کر اپنے سانچے میں ڈھالنے اور درجہ بدرجہ سلسلہ وار ایک لڑی میں پرونے کی کوشش کی ہے جن کی ضرورت قرآن فہمی کے جادۂ پُر خار میں اکثر پڑا کرتی ہے۔

کتاب میں الگ الگ عنوانات کے تحت چند سطروں یا چند صفحات میں مسائل کو سمیٹنے کی کوشش کی گئی ہے۔ترجمہ کی زبان اتنی سہل اور رواں دواں ہے کہ اگر کوئی اُردو داں نہ سہی بس اُردو خواں ہے تو اِس کتاب کو پڑھ اور سمجھ سکتا ہے۔انداز بیان نہایت پُرکشش اور مسحور کن ہے قاری کو متاثر کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اُردو زبان میں یہ زیر نظر تبصرہ کتاب اس اعتبار سے منفرد اور اپنی

نوعیت کی اچھوتی مثال ہے کہ یہ مستند تفاسیر اور معتبر کتب احادیث کی روشنی میں انتہائی محنت وریاضت کے ساتھ مرتب کی گئی ہے۔

’’اہل مدارس کو چاہیے کی اس کتاب کو نصاب میں داخل کرلیں‘‘۔

کتاب اپنی ظاہری وباطنی خوبیوں سے مزین ہے،مولف موصوف تمام ملت کی طرف سے دادِ تحسین اور شکریہ کے مستحق ہیں۔

(ماہ نامہ نقوش حیات جولائی ۲۰۰۹ء صفحہ:۵۹)

(۲) ترجمہ اُردو ’’کشف النور عن اصحاب القبور‘‘

عارف باللہ حضرت سیدی عبدالغنی نابلسی کی معرکۃ الآرا تصنیف کشف النور عن الاصحاب القبور چونکہ یہ کتاب عربی زبان میں تھی اس لیے عام طور پر لوگ اِس سے مستفید نہیں ہو سکتے تھے۔

اس کتاب کی تالیف کا سبب حضرت علامہ سیدی عبدالغنی بن اسمٰعیل نابلسی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یوں تحریر فرماتے:

میں نے یہ رسالہ اولیائے کرام سے بعد وفات کرامتوں کے ظہور اور اُن کے مزارات پر عمارتیں بنانے اور اُن کی قبروں کی چادر پوشی وغیرہ کے حکم کو واضح کرنے کے لیے لکھا ہے۔اور اِسے ’’کَشْفُ النُّوْرِ عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر‘‘ کے نام سے موسوم کیا۔اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ میرے دل میں وہی چیز ڈالے جو حق و درست ہو۔اور دعا ہے کہ مسلمان بھائیوں کو حق ظاہر ہو جانے پر انصاف کے ساتھ اعتراف حق کی توفیق مرحمت فرمائے (آمین)

(اردو ترجمہ کشف النور عن اصحاب القبور، صفحہ:۱۳)

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

حضرت حجۃ العلم علیہ الرحمہ نے محسوس کیا کہ اِس دور پُرفتن میں جب کہ وہابیہ ،دیابنہ ایک جانب انبیائے کرام علیہم السلام کومردہ بتاتے ہیں تو دوسری طرف نائبین انبیا کی قبروں کی تعظیم وتوقیر کرنے والوں پر کفر وشرک کے الزامات لگاتے ہیں نیز بعد وفات اولیائے کرام سے کرامتوں کے ظہور کا انکار کرتے ہیں اور مزارات پر گنبد کی تعمیر ،چادر پوشی وغیرہ کوشرک وبدعت گردانتے ہیں ۔شاید اِنہیں وجوہات کی بنیاد پر آپ نے اس کتاب کا اُردو زبان میں ترجمہ کیا تا کہ لوگوں پر حق واضح ہو جائے ۔

حضرت مولانا کوثر امام قادری استاذ دارالعلوم قدوسیہ فخرالعلوم پر سونی مہراج گنج حجۃ العلم کی ترجمہ نگاری کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

> حجۃ العلم انھیں جلیل القدر شخصیتوں اور ترجمہ نگاروں میں سے ایک ہیں جوزبان وبیان ،تعبیرات ومحاورات ،لغات ،حقیقت ومجاز ،استعارہ وکنایہ کی ماہیت وحقیقت سے آشنا ہوتے ہیں۔
>
> حجۃ العلم خواہ عربی خواہ فارسی کی زبان کو اردو میں منتقل کریں بہرحال انداز بیان اور مفہوم کی ادائے گی میں ذرہ برابر بھی سقم وکمی کا احساس نہیں ہوتا ،اگر قاری کو پہلے سے علم نہ ہو تو وہ ترجمہ کو مستقل تصنیف گمان کرنے لگے۔
>
> یہاں نمونہ کے طور پر ’’کشف النورعن اصحاب القبور‘‘ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی کے ترجمہ سے دو پیرا پیش کرنا چاہتا ہوں:
>
> امام یافعی علیہ الرحمہ نے اپنی تالیف ’’روض الریاحین فی حکایات الصالحین‘‘ میں بعض اولیائے کرام سے ان کا یہ بیان نقل فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ مجھے اہل قبور کے مقامات دکھادے، چنانچہ میں نے ایک رات دیکھا کہ قبریں شق ہوگئی ہیں اور اصحاب قبور میں سے کچھ کو دیکھا کہ باریک ریشم پر آرام کررہے ہیں اور ریشم وکمخواب پر محوخواب ہیں اور کچھ پھولوں کی سیج پر سو رہے ہیں اور کچھ تختوں پر آرام پذیر ہیں، کچھ

رورہے ہیں، کچھ ہنس رہے ہیں (یہ دیکھ کر) میں نے عرض کیا کہ اے پروردگار! اگر تو چاہتا تو سب کا یکساں اعزاز فرماتا (میری یہ بات سن کر) اصحاب قبر سے کسی منادی نے آواز دی کہ اے فلاں! یہ سب (جو تم دیکھ رہے ہو) اعمال کی جلوہ سامانیاں ہیں۔

(۳) انوار حج وزیارت: اِس کتاب میں زیارت حرمین شریفین کے آداب وطریق ☆ نخلستان عرب، ایک جائزہ ☆ مقام ابراہیم کی تاریخی حیثیت ☆ خانہ کعبہ کی تاریخی حیثیت ☆ مدینۃ الرسول کی تاریخی حیثیت ☆ آب زم زم کی تاریخی حیثیت ☆ حجر اسود کی تاریخی حیثیت ☆ فضائل حج ☆ حج اور مناسک حج کے اسرار ورموز، وغیرہ پر سیر حاصل روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کتاب اُردو زبان میں اپنی نوعیت کی اچھوتی مثال ہے۔

غیرمطبوعہ کئی کتابیں مثلاً عربی کی مشہور کتاب (۴) ’’المجتنیٰ‘‘ پر آپ نے حاشیہ تحریر فرمایا ہے (۵) ترجمہ انوار محمدیہ (۶) تذکرہ حضرات انبیاے کرام (۷) سوانح امام اعظم ابوحنیفہ (۸) فتاوی حجۃ العلم (۹) مقالات حجۃ العلم۔ (۱۰) شرح تفسیر بیضاوی (۱۱) چہل حدیث۔ انشاءاللہ العزیز یہ کتابیں جلد ہی منظر عام پر آرہی ہیں۔

آپ کے درجنوں مضامین ملک کے معیاری رسالوں میں وقتاً فوقتاً شایع ہوکر داد تحسین حاصل کرچکے ہیں۔

جنوری ۲۰۰۵ء کو دارالقلم نظامی مارکیٹ لہرولی بازار سے ’’سہ ماہی پیام نظامی‘‘ کا اجرا ہوا تو ’’ضیائے قرآن‘‘ کے کالم میں آپ کا مضمون پابندی کے ساتھ شایع ہوتا رہا۔مزید آپ کے بکھرے ہوئے مضامین کو یکجا کیا جارہا ہے انشاءاللہ العزیز عن قریب ان کو زیور طبع سے آراستہ کرکے قوم کے سامنے لانے کا پروگرام ہے۔

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

ترجمہ نگاری

ایک زبان کو دوسری زبان میں منتقل کرنا ایک دشوار فن ہے اور خاص طور سے عربی زبان کو غیر عربی میں ترجمہ اور بھی دشوار گزار مرحلہ ہے لیکن رب تعالیٰ جسے اس کا ملکہ عطا مادے، اس کے لیے یہ کوئی اہم مسئلہ نہیں ہوتا بلکہ وہ باحسن وجوہ ان دشوار گزار مراحل کو طے کرتا ہوا اپنے مقصد میں کامیاب وکامراں نظر آتا ہے۔

ترجمہ کے بارے میں مشہور انگریزی ادیب ڈاکٹر جانسن کا مقولہ ہے کہ:

”ترجمہ کسی بھی خیال کا ایک زبان سے دوسری زبان
میں انتقال ہے جس سے مفہوم میں کوئی تبدیلی نہ ہو“

ترجمہ کرتے وقت اس بات کا خصوصی لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ اصل مسودہ کا معنی اور مطلب زایل نہ ہو۔ وہی مترجم کامیاب کہلائے گا جو ایک زبان کا مسودہ دوسری زبان میں منتقل کرتے وقت اصل عندیہ محفوظ رکھے۔ اصل مضمون کے شعور میں کوئی فرق نہ آئے۔ منصف یا شاعر یا نقاد کا احساس ترجمہ میں جوں کا توں رہے، اس میں کوئی بنیادی فرق نہ آئے، ادراک صحیح سلامت ہے۔ اصل متن کی روح حتی الامکان ”ترجمہ“ میں باقی رکھی جائے۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں کسی سطر یا کسی پیراگراف کو بدلتے وقت یہ سعی کی جائے کہ کسی بھی لفظ کا مناسب ترین اور معقول ترین متبادل لفظ ٹھیک طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ اگر لفظ کا استعمال صحیح ہوتا ہے تو ترجمہ واقعی کامیاب ہوتا ہے۔

معروف نقاد عالم دین حضرت مفتی عبد الحکیم نوری صاحب قبلہ کی ذات علمی حلقو ل میں محتاج تعارف نہیں ہے جو اپنی تحریر وتقریر، تحقیق وتدبیر کی بنیاد پر علمی اور ادبی حلقوں میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔

حضرت حجۃ العلم کی ترجمہ نگاری کے متعلق یوں تحریر فرماتے ہیں:

حضرت حجۃ العلم کو میں نے بزرگوں کی بارگاہ کا مؤدب پایا خصوصیت کے ساتھ خاندان اعلیٰ حضرت کے ہر فرد کا غایت درجہ ادب واحترام کرتے تھے۔ غالباً ۱۹۹۸ء میں عرس رضوی کے موقع پر حضور تاج الشریعہ دام ظلہ العالی نے ایک بڑے ہال میں علمائے کرام کی کانفرنس کا اہتمام کیا تھا چوں کہ پروگرام دن میں تھا ٹہلتے ہوئے کانفرنس ہال کی طرف جارہا تھا راستہ میں حجۃ العلم سے ملاقات ہوئی اب میں حضرت والا کا ہم راہ رہا ہم دونوں نے حضور تاج الشریعہ کی دست بوسی کی حضور تاج الشریعہ نے انہیں گلے سے لگالیا یہ دیکھ کر میری مسرتوں کی انتہا نہ رہی۔

کانفرنس کے مہمان خصوصی لبنان کے عالم وفاضل حضرت علامہ عبد القادر فاکہانی تھے علامہ فاکہانی کا خطاب عربی زبان میں ہو رہا تھا ترجمہ کے لیے جنھیں متعین کیا گیا تھا وہ خالص مترجم تھے علمائے کرام ان کے ترجمہ کو پسند نہیں کرتے تھے اچانک حضور تاج الشریعہ نے فرمایا کہ مولانا قدرت اللہ صاحب کہاں ہیں، میں نے کہا میرے پاس تشریف فرما ہیں فوراً ان کے ہاتھ کو پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ اب آپ ترجمہ کریں گے، یہ سننے کے بعد آپ ادباً کھڑے ہو کر علامہ فاکہانی کی تقریر کو بغور سنتے رہے اس وقت میری حالت ناگفتہ بہ تھی اس لیے کہ میں حجۃ العلم کو درسِ نظامیہ کا ماہر وکامل سمجھنے کے باوجود مطمئن نہ تھا مگر تھوڑی دیر بعد جب علامہ فاکہانی کی تقریر کی شگفتہ زبان میں ترجمانی کرنے لگے تو ہر طرف سے مرحبا کی صدائیں بلند ہونے لگیں اور میں والہانہ طور پر نعرہ لگانے لگا، علامہ فاکہانی کی تقریر علمائے کرام سمجھ رہے تھے مگر حجۃ العلم کی ترجمانی نے لطف کو دوبالا کر دیا تھا بلاشبہ یہ بزرگوں سے عقیدت ومحبت کی کرشمہ سازی تھی۔ (پیام نظامی/حجۃ العلم نمبر)

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

شعروشاعری

آپ کی ہمہ جہت شخصیت علمی حلقوں میں ایک مایہ ناز مفسر، فقید المثال فقیہ جلیل القدر محدث ومفسر، بلند پایہ مدرس منفرد المثال مصنف کی حیثیت سے جانی جاتی ہے۔ جب کہ آپ کی شاعرانہ عظمت سے کم ہی لوگ واقف ہیں۔ آپ باضابطہ شاعری نہیں کرتے تھے۔ البتہ سرور کونین حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عقیدت ومحبت میں ڈوب کر اور عشق رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نشہ میں مست وسرشار ہوکر کبھی کبھی تسکین قلب کے لیے اپنے جذباتِ دروں کو اشعار کے قالب میں ڈھالتے تھے۔

اس لیے آپ کی متاعِ فکر کمیت کے اعتبار سے تو کم ہے مگر کیفیت کی جہت سے گراں قدر ہے۔ آپ کی لکھی ہوئی نعتیں یکجا محفوظ نہیں البتہ آپ کی لکھی ہوئی ایک نعت اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چار یاروں کی شان اقدس میں لکھی ہوئی ایک منقبت آپ کے مشفق استاذ سلطان الواعظین سید المحققین فخر المحدثین حضرت علامہ الحاج الشاہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنی معرکۃ الآرا کتاب جنتی زیور کے آخر میں شایع فرمایا ہے۔

اس مختصر کلام کو پڑھنے کے بعد یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کا ذوق نعت گوئی بہت بالیدہ تھا اور زبان وبیان پر قدرت کاملہ کے ساتھ آپ کو فن شاعری پر بھی عبور حاصل تھا علاوہ ازیں نعت گوئی کے لیے کامل احتیاط ذوق کی بالیدگی شوق کی وارفتگی بیان کی قدرت شاعرانہ رموز نکات سے واقفیت عشق رسول، گداز قلب تخیل کی بلند پروازی کے جو بنیادی عناصر وشرائط ہیں آپ کے یہاں وہ سبھی حد درجہ موجود تھے۔

حضرت حجۃ العلم کی نعتیہ شاعری پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت مولانا ڈاکٹر شکیل احمد اعظمی مصباحی پرنسپل دار العلوم اہل سنت مدینۃ العلوم دوست پور ضلع سلطان پور

یوں رقم طراز ہیں:

دبستانِ رضا کے نمائندوں میں ایک بڑا قیمتی اور معتبر نام حجۃ العلم حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ عارف رضوی (علیہ الرحمہ) کا ہے۔

علامہ موصوف زبردست عالم دین، علوم عقلیہ ونقلیہ کے ماہر اور زبان وقلم کے دھنی تھے۔ وہ اعلیٰ درجہ کے مدرس، خوش مقال خطیب، زرنگار ادیب اور عمدہ انشا پرداز کے ساتھ ایک خوش مشق اور پُر گو شاعر بھی تھے اور تخلص عارفؔ رضوی ہے۔

علامہ عارف رضوی کے کلام میں شیفتگی ووارفتگی اس بات کی غماز ہے کہ ان کا سینہ عشق رسول کے پاکیزہ جذبات سے معمور تھا، عشق کی اضطرابی کیفیت میں نغمۂ رسول سامانِ راحت فراہم کرتا ہے، ذکر رسول سے قلب کو سرور اور روح کو سکون حاصل ہوتا ہے وہ فرماتے ہیں۔

چھیڑ ہم دم ذرا نغمۂ نَو کوئی
روح کو پھر ملے اک نئی تازگی
نغمۂ نعت کا ہے سہانا سماں
چھیڑ لے ایسی ہی ہو دور آشفتگی

محبانِ رسول کو حضرت عارف یہ پیغام دیتے ہیں کہ اگر دل کے نہاں خانہ میں یادوں کا اجالا چاہتے ہو اور قلب کے آئینہ کو غبارِ دنیا سے صاف وشفاف کرنا چاہتے ہو اور اپنی کلفت بھری زندگی میں طمانیت کا نور چاہتے ہو تو ذکر رسول سے قلب کی ویران کھیتی کو سرسبز وشاداب کرلو ملاحظہ کریں۔

کر کے نورانی عارض کا ان کے بیاں
بھرلو تاریکیٔ دل میں تابندگی
ان کے زلف معنبر کی خوشبو سے پھر
دور کرلو دلوں کی پراگندگی

عاشق رسول کو دیار حبیب سے بھی عشق ہوتا ہے، روضۂ رسول پہ اپنی روح کو نچھاور کرنے کے لیے بے چین رہتا ہے، یاد مدینہ قلب کے گوشہ گوشہ میں مچلتی رہتی

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

ہے، دررسول پہ پہونچنے کے لیے وہ تڑپتا رہتا ہے، علامہ عارفؔ کی بے چینی اوران کا اضطراب ملاحظہ فرمائیں، لگتا ہے آنکھوں نے آنسوؤں سے وضو کرکے لکھا ہے ؎

دور طیبہ سے رہ کر سکوں ہے کہاں
رنج وغم کا ہے اک آئینہ زندگی
مر رہا ہوں بہت دور طیبہ سے ہوں
اپنے روضے پہ بلوا کے دیں تازگی
رنگ لائے گا عارف یہ دیوانہ پن
لے چلے سوئے طیبہ جو وارفتگی

علامہ عارف بستوی عربی فارسی زبان وادب پر دسترس رکھتے تھے اس کے باوجود آسان زمینوں میں شعر کہتے تھے اور عام فہم الفاظ استعمال کرتے تھے، آپ کے اکثر کلام ''سہل ممتنع'' کی ہیئت میں ہیں جس میں سلاست اور روانی خوب پائی جاتی ہے ملاحظہ ہو ؎

نہ ہوتی جو منظور بعثت کسی کی
تو دنیا میں ہوتی نہ خلقت کسی کی
خدا کی قسم انبیا بھی نہ آتے
نہ مقبول ہوتی عبادت کسی کی

شفاعت رسول ﷺ کو ہر دور کے خوش عقیدہ شاعروں نے اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے، ہر امتی کی شفیع المذنبین ﷺ کی شفاعت سے امیدیں وابستہ ہیں اور آس لگی ہے، شفاعت کبریٰ حبیب لبیب ﷺ کا خاص امتیاز ہے، حضرت عارف کہتے ہیں ؎

شفاعت کی کنجی عطا کرکے مولیٰ
دکھائے گا محشر میں عزت کسی کی

شفاعت رسول پر شاعر کا اعتقاد واعتماد دیکھیے ؎

موت وعذاب وقبر کا کیوں ہو ذرا بھی خوف جب
آپ شفیع عاصیاں رب کریم ہے غفور

سرکار دوعالم ﷺ کے توسل سے شاعر نہ صرف اپنی بلکہ ساری امت کی بخشش کی بھیک مانگ رہا ہے ؎

اب ہے بس ایک التجا عارفؔ کی تجھ سے اے خدا
رحمت عالم کے طفیل بخش دے امت حضور

وعظ وخطابت

کسی بھی قوم کی اصلاح وذہن سازی میں تقریر وتبلیغ کو بہت اہم مقام حاصل ہے، اگر مقرر اپنے سامعین کے مدارک ذہن وفکر کی رعایت کرتے ہوئے سہل، مؤثر اور پرکشش انداز میں اپنی بات پیش کرے تو وہ براہِ راست اس کے اثرات قبول کرتے اور اس کی باتوں کو اپنے دل کے نہاں خانوں میں جگہ دیتے ہیں، اسی لیے حضرت مفتی صاحب عام مقررین وخطبا کی شعلہ بار وسبک رفتار تقاریر سے ہٹ کر سادہ ودل آویز انداز میں دلائل وبراہین کی جامعیت وہمہ گیری کے ساتھ اپنی باتیں اپنے سامعین کے گوش گزار کرتے تھے جس کے خاطر خواہ اثرات مرتب ہوتے اور مذہب اہل سنت وجماعت پر ان کا ایمان وایقان مزید راسخ ومستحکم ہوجاتا کیوں کہ یہاں بھاری بھرکم الفاظ کی بازی گری نہیں بلکہ ''از دل خیز وبر دل ریزد'' کی تاثیر ہوتی، انھوں نے ملک کے طول وعرض میں تقریری دورے کیے ان کی تقریر قرآن وحدیث، ارشادات صحابہ وعلما اور اقوال مشائخ سے مزین ہوتیں، وہ مذہب اہل سنت کی حقانیت، مسلک اعلیٰ حضرت کی صداقت اور تمام نام نہاد ونوخیز اسلامی فرقوں کے باطل عقاید ونظریات کی تردید وبیخ کنی کی طرف خصوصی توجہ دیتے، تقریری پروگراموں میں شرکت سے ان کا مقصد احقاق حق وابطال باطل کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

حق گوئی

حق گوئی اور بے باکی ایک عالم دین اور مومن کامل کی صفات لازمہ سے ہیں ،آپ منکرات سے صلح کو حرام سمجھتے تھے اور اس باب میں ذرہ برابر صرف نظر اور چشم پوشی کے قائل نہیں تھے شریعت مطہرہ کے خلاف کوئی بات دیکھتے تو فوراً اس پر تنبیہ فرماتے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی انجام دہی میں کوئی لچک اور نرمی روا نہیں رکھتے اور نہ ہی کسی کی رعایت فرماتے تھے۔

شجاعت ودلیری

حجۃ العلم کی بہادری کا ایک واقعہ حضرت مفتی محمد اسلم صاحب نائب شیخ الحدیث جامعہ غازیہ فیض العلوم محلّہ بخشی پورہ درگاہ روڈ بہرائچ شریف یوں تحریر فرماتے ہیں:

موصوف مدبر ومفکر اور باکمال مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ شجاعت ودلیری میں بھی اپنی مثال آپ تھے کسی سے ڈرتے نہ تھے بلکہ کسی حادثہ کے وقت پیش پیش رہتے تھے ،جس وقت ڈومریا گنج پر حملہ کے لیے کافی بلوائی آگیے اور پولس کے روکنے پر بھی نہ رکے ایسی صورت میں ڈی،ایم نے پولس کو گولی چلانے کا حکم دے دیا اور پولس کی گولی سے کافی بلوائی مرگیے اور باقی بھاگ کھڑے ہوئے اسی زمانہ میں براؤں شریف میں یہ بات گشت کرنے لگی کہ کسی دن بلوائی براؤں شریف پر حملہ کرکے اسے لوٹ لیں گے طلبہ میں بھی یہ بات مشہور ہوگئی طلبہ نے اینٹ پتھر چھت پر جمع کرلی لیکن بہت سے طلبہ گھبرا رہے تھے اسی میں سے ایک طالب علم

گھبرایا ہوا آیا اور حضرت سے گھر جانے کی چھٹی چاہی حضرت نے چھٹی دے دی اور فرمایا کہ ایسے بزدل کا چلا جانا ہی بہتر ہے،شجاعت ودلیری کے ساتھ ایک دن زندہ رہنا بزدلی کے پچاس سال زندہ رہنے سے بہتر ہے، رات میں جب طلبہ سوجاتے تو حضرت لاٹھی لے کر پہرہ دیتے ،راقم الحروف اس وقت معین المدرسین تھا ایک رات استنجا کے لیے نکلا تو دیکھا کہ حضرت لاٹھی لیے پہرہ دے رہے ہیں۔

(پیام نظامی حجۃ العلم نمبر)

حاضر جوابی

مختلف فضائل وکمالات کی جامعیت کے ساتھ رب کریم نے آپ کو حاضر جوابی کی دولت سے بھی سرفراز کیا تھا۔آپ مخاطب کی بات سنتے ہی نہایت برق رفتاری کے ساتھ اس کے تمام گوشوں کا احاطہ کرلیتے اور پھر برجستہ ایسا جواب عنایت فرماتے کہ اگر وہ معاند اور ہٹ دھرم ہے تو لاجواب ہوکر خاموش ہوجاتا ورنہ مطمئن ہوکر واپس جاتا۔

حضور حجۃ العلم کی حاضر جوابی کے متعلق حضرت مولانا اظہار احمد فیضی تحریر فرماتے ہیں:

’’یوپی بورڈ کے نصاب کے لیے دانشوران قوم وملت کی ایک مشاورتی میٹنگ تھی جس میں دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول کی جانب سے ایک نمائندہ بن کر حجۃ العلم علیہ الرحمہ اس میٹنگ میں شریک ہوئے،کتابوں کے تعلق سے گفتگو ہونے لگی تو حجۃ العلم علیہ الرحمہ نے سلطان الواعظین خیر المفکرین ماہر تعلیم حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ کی تصنیف

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

کردہ کتاب ''سیرت المصطفیٰ'' کے داخل نصاب کے حوالے سے کلام فرمایا، ایک بدعقیدہ مولوی بول پڑا کہ جن کا نام درست نہیں ہے ان کی کتاب کیسے داخل نصاب کی جاسکتی ہے؟ حجۃ العلم علیہ الرحمہ نے فوری طور پر یہ دنداں شکن جواب دیا کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جب خلیفہ بنائے گیے تو ان کی شدت اور سختی کو دیکھتے ہوئے لوگوں نے گھر کے باہر صحن میں بیٹھنا چھوڑ دیا اور آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے، جب حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو لوگوں کے ڈر کا حال معلوم ہوا تو لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر اسی جگہ کھڑے ہوئے جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنے قدم ناز کو رکھتے تھے، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کی جو اس کے شایان شان تھی اور نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھی پھر فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ لوگ میری شدت سے مرعوب ہیں اور میری سختی سے ڈر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ عمر ہم پر اس وقت بھی سختی کرتے تھے درانحالیکہ رسول پاک ﷺ ہمارے درمیان ظاہری حیات میں تھے پھر انھوں نے ہم پر اس وقت بھی سختی کی جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خلیفہ تھے تو اب کیا حال ہوگا جب کہ اب سارے معاملات کے مرجع عمر ہو گیے ہیں؟ اس وقت حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے کہا میری زندگی کی قسم جس نے یہ کہا سچ کہا ''کنت عبدہٗ و خادمہٗ'' کہ میں رسول اللہ ﷺ کا غلام اور خادم تھا، پھر حجۃ العلم علیہ الرحمہ نے اس مولوی سے کہا کہ تم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ جنھوں نے اپنے آپ کو عبد مصطفیٰ کہا، وہ بدعقیدہ مولوی

حجۃ العلم علیہ الرحمہ کی حاضر جوابی سے مبہوت ہو گیا پھر سر ابھارنے کی ہمت نہ کی'' (پیام نظامی جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء کا حجۃ العلم نمبر صفحہ ۱۰۱)

ردو مناظرہ

فرقہائے باطلہ (وہابیت، دیوبندیت، غیر مقلدیت) کی یہی کوشش رہی ہے کہ وہ اہل سنت وجماعت کی اعتقادی وفقہی بنیادوں کو نیست ونابود کر کے ان کے اندر اپنے مخرب ایمان اعتقادی ونظریاتی نظام کو پیوست کردیں اور صحیح العقیدہ مسلمانان عالم کو ان کے متوارث نظام عقاید سے منحرف کردیں۔ ان کی ایمان شکن کوششوں کا توڑ تقریر وتحریر کے ساتھ ''مناظرہ'' کے ذریعہ زیادہ موثر انداز میں کیا جاسکتا ہے ۔اس لیے حضرت حجۃ العلم نے میدان مناظرہ میں بھی دشمنان اہل سنت کا ناطقہ بند کرنے اور عقاید اہل سنت کے اثبات واحقاق کے لیے اپنی بے پناہ صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ فرمایا، مخالفین کے عقاید ونظریات اور تاریخ واحوال زمانہ سے آگہی ،حریف کی شاطرانہ چالوں سے باخبری، اس کی کمزوریوں سے واقفیت، حملہ ودفاع کے لیے تحقیقی والزامی جواب، بروقت فیصلہ اور استحضار وتیقظ ان کا وہ طرۂ امتیاز تھا جس نے ہمیشہ انہیں باطل پرستوں کے سامنے سرخرو رکھا اور حریف کو ذلت وپسپائی سے دوچار کیا، حضرت مفتی صاحب نے بہت سے مناظروں میں شرکت کی اور اہل سنت وجماعت کے ایمان وعقیدہ کی صیانت کا فریضہ انجام دیا۔

مناظرہ بھن گاواں

ضلع گونڈہ میں ایک چھوٹا سا گاؤں بھن گاواں ہے، جہاں چند گھر سنی مسلمان تھے۔ اچانک عشق رسول کی غیرتوں کا شاندار مظہر بن گئی۔ شاتمان رسول کی یہاں وہ درگت بنی جسے وہ رہتی زندگی تک یاد رکھیں گے اور مسلمانوں کے ایثار وقربانی کا

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

وہ مظاہرہ ہوا جس نے ان کی محبتوں کا سمندر دلوں میں انڈیل دیا۔

۲۵/جون ۱۹۷۱ء تا ۳۰/جون ۱۹۷۱ء کو شکرولی بھن گاواں ضلع گونڈہ میں حضرت مولانا صوفی محمد صدیق عرف خلیفہ صاحب علیہ الرحمہ سابق سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر کی قیادت میں سنیوں اور دیوبندیوں کے درمیان ایک تاریخ ساز مناظرہ ہوا، اس چھ روزہ مناظرہ کا پس منظر کیا تھا؟ اس کے متعلق پاسبان ملت حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ یوں تحریر فرماتے ہیں:

بھن گاواں کے کسی قریبی گاؤں میں اہل سنت کا جلسہ تھا جس میں مجاہد جلیل حضرت مولانا سید مظفر حسین صاحب کچھوچھوی اور سند المدرسین حضرت مولانا بدرالدین صاحب رضوی شریک تھے۔ مولانا سید مظفر حسین صاحب کی تقریر میں کسی دیوبندی مولوی نے چیلنج مناظرہ دیا۔ بعد میں مولانا بدرالدین صاحب نے اسے تحریری شکل میں ضابطہ کے تحت لے لیا بات اس حد تک بڑھی کی فریقین نے حلقہ کے تھانہ میں پہونچ کر داروغہ وغیرہ کے دستخط سے اُسے قانونی شکل دیدی اور فریقین کی رضا مندی سے ۲۵/جون ۱۹۷۱ء کی تاریخ اور مقام بھن گاؤں متعین ہوگیا اور مولانا تھانوی کی کفری عبارت (جو حفظ الایمان میں ہے) کو موضوع مناظرہ قرار دیا گویا مناظرہ کا سب سے پہلا موضوع یہ تھا کہ علمائے دیوبند اس کفری عبارت کو پہلے بے غبار ثابت کردیں پھر اس کے بعد علم غیب کا ثبوت علمائے اہل سنت سے متعلق ہوگا۔ چنانچہ اس طے شدہ دستاویز کو فریقین نے اپنے اپنے دستخط سے ایک ہی مشترکہ پوسٹر میں شائع کردیا اور ضابطہ کے تحت اس کی ایک کاپی تھانہ (غالبًا چھپیا تھانہ میں)

میں محفوظ کرلی گئی اور علاحدہ علاحدہ ایک ایک کاپی فریقین کو دیدی گئی۔ (ماہ نامہ پاسبان الہ آباد شمارہ اگست، ستمبر ۱۹۷۳ء ص: ۴۹/۵۰)

مناظرہ کے اس چیلنج کو قبول کرلینے کے بعد علمائے اہل سنت سے رابطے قائم کیے گیے۔ اہل سنت کے مناظرین میں سے سبھی کو دعوت دے دی گئی اور وقت متعینہ پر مظہر شعیب الاولیا حضرت مولانا صوفی شاہ محمد صدیق احمد صاحب علیہ الرحمہ (عرف خلیفہ صاحب) کی قیادت میں حجۃ العلم حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی نوراللہ مرقدہٗ اور اساتذۂ فیض الرسول براؤں شریف تشریف فرما ہوئے

اتفاق کی بات ہے کہ اس سال موسم برسات اپنی رُت لے کر ذرا پہلے ہی چلا آیا۔ جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد مناظرہ ہونا تھا اور اس سے ایک دن پہلے ہی سے بارش نے اپنا رنگ دکھانا شروع کردیا، دیوبندی بڑے خوش تھے کہ چلو اب سنیوں کے پہونچنے کے راستے مسدود ہوئے لیکن وہ علمائے اہل سنت کی حمایت حق کے جذبوں کی حرارت سے واقف نہ تھے، اس شدید برسات کے عالم میں ایک دور افتادہ دیہات میں پہنچنا کس قدر دشوار ہے۔ مزید کرم یہ کہ ایڈمنسٹریشن نے دیوبندیوں کے اشارے پر جیپ والوں کو حکم دے دیا تھا کہ وہ کسی سنی عالم کو نہ لے جائیں لیکن ان تمام مشکلات کو روندتے ہوئے اہل سنت کے علما اور عوام چار پانچ میل پیدل چل کر بھیگتے بھاگتے ٹھیک جمعہ کے وقت بھن گاواں پہنچ گیے۔ لباس بدلا، نماز ادا کی اور قافلے کی شکل میں مناظرہ گاہ پہنچے۔ آم کے ایک باغ میں مناظرہ کے اسٹیج تیار ہوئے تھے۔ بارش کی وجہ سے زمین فرش کے قابل نہ تھی لیکن فرط شوق کا عالم دیدنی تھا۔ دور دور تک عوام کی ایک لمبی تعداد اپنی چھتریوں کے سایبان میں موجود تھی۔

اپنے اسٹیج کی کیفیت بیان کرتے ہوئے پاسبان ملت علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:۔

ہم لوگوں نے سب سے پہلے کپڑے تبدیل کیے، نماز پڑھی اور ایک

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

قافلہ کی شکل میں مناظرہ گاہ کے لیے روانہ ہوئے پولیس کا انتظامی دستہ کئی دنوں پہلے ہی آ چکا تھا، ان کے خیمے نصب تھے اور داروغہ اپنے عملہ سمیت بالکل مستعد تھا۔ دو الگ الگ اسٹیج تھے۔ اہل سنت کا اسٹیج قبلہ رو تھا اور دیوبندیوں کے اسٹیج کا رُخ جانب مشرق، اسٹیج کا دایاں بایاں یہاں سے وہاں تک رسیّوں سے گھیر دیا گیا تھا۔ ٹھیک وسط میں دو گز زمین پولیس نے اپنے انتظامی سہولت کے لیے خالی چھوڑ دی تھی۔ میدان مناظرہ سے جس طرف بھی رُخ کیجیے پتلے پتلے مینڈوں پر چھتری لگائے قطار اندر قطار، قافلہ در قافلہ مسلمان چلے ہی آ رہے تھے۔ مجمع ہے کہ سیلاب کی طرح امنڈتا چلا آ رہا ہے۔ اب علمائے اہل سنت بپھرے ہوئے شیروں کی طرح اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ چکے ہیں۔ سفید ریش دراز قامت، گندمی رنگ، نورانی چہرہ، سادہ لباس، گرجتی آواز، بتاؤ یہ کون ہیں؟ یہ ہیں مناظر اعظم بحر العلوم مجاہد ملت حضرت مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ (علیہ الرحمہ) رئیس اڑیسہ۔ ان کے بازو میں سلطان المناظرین حضرت مولانا رفاقت حسین صاحب قبلہ (علیہ الرحمہ) مفتی اعظم کان پور پھر حسب ترتیب شہزادۂ شیر بیشۂ اہل سنت حضرت مولانا مشاہد رضا خان صاحب (علیہ الرحمہ) مناظر اہل سنت حضرت مولانا مفتی شریف الحق صاحب (علیہ الرحمہ) رئیس المدرسین حضرت مولانا مفتی عبد المنان صاحب (علیہ الرحمہ) سند المدرسین حضرت مولانا بدالدین صاحب (علیہ الرحمہ) مولانا محمد حنیف قادری (علیہ الرحمہ) پھر یکے بعد دیگرے مولانا عبد اللہ خاں صاحب (علیہ الرحمہ) مولانا محمد اسلم صاحب (علیہ الرحمہ) مولانا طیب صاحب (علیہ الرحمہ) مولانا جلال الدین صاحب (علیہ الرحمہ) مولانا

نسیم بستوی صاحب (علیہ الرحمہ) مولانا قدرت اللہ صاحب (علیہ الرحمہ) مولانا قاری علی حسن صاحب، مولانا محمد یونس صاحب (علیہ الرحمہ) غرض کہ اخیر میں جب علما کی تعداد شمار کی گئی تو جس قدر شمار کر سکے ان کی تعداد ایک سو دس ہے۔ انشاء اللہ جب روداد مناظرہ شایع ہوگی تو اس میں ہر ایک کا نام و پتہ آپ دیکھ سکیں گے اور یہ بھی وہ تعداد ہے کہ نہ جانے کتنے علما جا چکے تھے اور سنی درس گاہوں کے تقریبا چار سو طلبہ اس مناظرہ میں شریک ہوئے ہیں۔ (ماہ نامہ پاسبان الہ آباد اکتوبر ۱۹۷۳ء صفحہ: ۳۸)

دیوبندیوں کے اسٹیج پر مولوی ارشاد احمد نائب مفتی وسفیر دار العلوم دیوبند، دیوبند کے صدر مفتی محمود، مولوی نور محمد ٹانڈوی، مولوی کلیم اللہ بہرائچی، اور بہت سے مدرسین دیوبند خصوصیت سے آئے ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ بہرائچ، گونڈہ بستی کے دیوبندی مولوی بھی کثیر تعداد میں جمع تھے بلکہ ماہ نامہ پاسبان کے مطابق چند غیر مقلد علما بھی دیوبندیوں کے اسٹیج پر موجود تھے۔

وہابیوں نے جب اتنی کثرت سے علمائے اہل سنت کی آمد دیکھی تو مناظرہ ٹالنے اور اس کے نظام کو درہم برہم کرنے کے لیے بہت سی چالیں چلیں۔

(۱) علمائے اہل سنت کی آمد کے ذرایع مسدود کرنے کی پوری کوشش کی، چنانچہ پاسبان ملت کا بیان ہے:

> پہلی بس سے ہم لوگ ہریّا پہونچے اور پہونچتے ہی بھنان اسٹیشن کے لیے ایک جیپ کیا۔ گھنٹہ، ۴۵/منٹ کے اندر ہم لوگ بھنان پہونچ گیے۔ لینے کے لیے کسی درس گاہ کے دو چار طالب علم آئے تھے لیکن قیامت یہ تھی کہ پولیس کا آرڈر تھا کہ مولانا صاحبان کو کوئی جیپ والا نہ لے جائے۔ اس ڈر سے کوئی جیپ اور ٹیکسی والا تیار نہ ہوا۔ (پاسبان نومبر ۱۹۷۳ء صفحہ ۵۱)

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

(۲) بعد نماز جمعہ مناظرہ شروع ہونے کے بعد یہ شوشہ چھوڑا کہ مناظرہ تحریری ہے اس لیے تحریریں پڑھ کر نہیں سنائی جائیں گی کیونکہ شرائط میں یہ ذِکر نہیں کہ تحریریں پڑھ کر سنائی جائیں گی اہل سنت کی جانب سے اِس کا یہ جواب دیا گیا کہ اگر چہ شرائط میں یہ بات نہیں لکھی گئی مگر دستور یہی ہے تحریری مناظرہ میں تحریریں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ورنہ عوام کو بلانے سے کیا فایدہ؟ پھر آپ لوگوں نے بھی اپنے اسٹیج پر لاؤڈ اسپیکر لگا رکھا ہے۔ اگر مناظرہ میں صرف تحریری کاغذات کا تبادلہ ہی ہوتا تھا تو لاؤڈ اسپیکر لگانے کا کیا مقصد ہے؟ لیکن دیوبندی اَڑے رہے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ عوام کو جب معلوم ہوگا کہ یہاں گونگا مناظرہ ہوتا ہے شورش پیدا ہوگی اور لوگ بددل ہوکر چلے جائیں گے اور یوں مناظرہ گاہ کا نظام درہم برہم اور بے مقصد ہوجائے گا۔ علمائے اہل سنت نے پوری جاں توڑ کوشش کر ڈالیں کہ یہ حضرات تحریر سنانے پر آمادہ ہوجائیں تا کہ آنے والی عوام بھی اس مناظرہ سے فایدہ اٹھا سکے اور ان میں حق و باطل کے درمیان امتیازی شعور بیدار ہوسکے لیکن وہ ٹس سے مَس نہ ہوئے اور آخر میں داروغہ بھی تھک ہار کر کہنے لگا کہ اب اپنا خیال یہی ہے کہ مناظرہ فضول ہے اسے ختم کردیا جائے لیکن علمائے اہل سنت اتنی جوکھم اٹھا کر اس لیے نہ آئے تھے کہ مناظرہ نہ ہو اور باطل کی نقاب کشائی نہ ہونے پائے۔ بالآخر حضرت مجاہد ملت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ چلو اس شرط کو منظور کرلو۔ تحریریں رہیں گی جو بعد میں چھاپ دی جائیں گی لوگ اسے پڑھ کر حق و باطل کا فیصلہ کرلیں گے۔

(۳) جب ان لوگوں نے یہ حربہ بھی کارگر ہوتے نہ دیکھا اور اہل سنت کے اکابرین کی دانش مندی اور تدبر سے انہیں ناکامی ہی ہاتھ آئی تو اب تیسری چال چلی۔ جب مناظرہ کا آغاز ہونے لگا اور اہل سنت نے اپنے مناظر شیر بیشۂ اہل سنت کے شہزادے حضرت علامہ مشاہد رضا خاں صاحب (علیہ الرحمہ) کو منتخب کر کے حفظ

الایمان کے تعلق سے پہلی وضاحت طلب تحریر بھیجی تو قبول نہ کی گئی بلکہ واپس کردی گئی۔ استفسار ہوا کہ تحریر کیوں واپس کی گئی تو جواب آیا کہ مناظر علما نہیں ہوں گے بلکہ اس گاؤں کے وہی عام شخص ہوں گے جنھوں نے مناظرہ طے کیا ہے۔ اہل سنت کی جانب سے تحریراً کہا گیا کہ جاہل نہ مناظرہ کا اہل ہے اور نہ مناظرہ اس کا حق۔ مناظرہ کے شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ فریقین علم میں مساوی ہوں تو پھر ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ اہل سنت کی جانب سے تو عالم مناظر ہو اور آپ کی طرف سے جاہل۔ یہ بات اصول مناظرہ کے خلاف ہے۔ اس پر نور محمد ٹانڈوی نے بہت چمک کر کہا کہ جب ہماری طرف سے جاہل مناظر ہوگا تو آپ کی طرف سے عالم مناظر نہیں ہوسکتے بلکہ جیسے ہماری طرف سے وہی لوگ مناظرہ کریں گے جنھوں نے مناظرہ کی بات چیت طے کی ہے اسی طرح آپ کی طرف سے بھی مناظرہ وہی لوگ کریں گے جنہوں نے مناظرہ طے کیا ہے، دوسرا کوئی مناظر نہیں ہوسکتا۔

ماہ نامہ پاسبان کی رپورٹ کے مطابق:

> داروغہ نے اجازت دی کہ اب مناظرہ شروع کردیا جائے، چونکہ یہ پہلے طے ہو چکا تھا کہ مناظرہ تحریری ہوگا اور سرفہرست حفظ الایمان کی کفری عبارت ہوگی، اپنی طرف سے فاضل اجل شہزادۂ شیر بیشۂ اہل سنت مناظر اسلام حضرت مولانا مشاہد رضا خاں صاحب کو مناظر متعین کیا گیا۔ قرآن مجید کی تلاوت اور نعت سرور کونین ﷺ کے بعد اہل سنت کے اسٹیج سے سب پہلی تحریر حفظ الایمان کی عبارت پر بطور محاسبہ علمائے دیوبند کو بھیجی گئی۔ ہماری اس تحریر کو علمائے دیوبند نے لینے سے انکار کیا، انہیں دوسری تحریر بھیجی گئی کہ حفظ الایمان کی عبارت پر ہمارے فاضل مناظر نے جو مطالبہ کیا ہے وہ تحریر واپس کیوں کی گئی۔ جواب آیا کہ مناظر علما نہیں

D:/kamil/RazviBook / 73 Men ek fainl----36
www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

ہوں گے بلکہ یہاں کے مقامی فریقین جنھوں نے مناظرہ طے کیا ہے وہ آپس میں مناظر ہوں گے۔(ماہ نامہ پاسبان اکتوبر ۱۹۷۳ء صفحہ:۳۹)

دیوبندیوں کی اس ضد پر بھی لوگوں نے حیرت واستعجاب سے دانتوں تلے انگلیاں دبالیں حتی کہ غیر مسلم بھی کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے،ان کی اس حرکت مذموم پر لعنت ملامت کررہے تھے اس سے ہر ایک کی سمجھ میں آگیا کہ یہ سب راہ فرار کے پیش خیمے ہیں۔لیکن اہل سنت نے یہ طے کررکھا تھا کہ مناظرہ بہر حال ہونا ہے اس لیے حضرت مجاہد ملت نے فرمایا کہ چلو منظور کرلو دستخط انہیں دونوں کے ہوں گے، لکھے گا کوئی اور،اس طرح سے ان کی یہ چال بھی نہ چل سکی۔

(۴)اب جب کہ مناظرہ شروع ہو چکا تو پھر پرانی ترکیب استعمال کی کہ تھانہ والوں سے مل کر دفعہ ۱۴۴ نافذ کرادیا جس کی رو سے پانچ آدمی اکٹھا نہیں ہوسکتے۔عوام یوں ہی تحریر نہ سنائے جانے اور جاہلوں کو مناظر بنائے جانے کی ضد سے بددل ہوکر جاچکی تھی،رہی سہی کسر اس چال نے پوری کردی اور مناظرہ گاہ مکمل خالی ہوگیا لیکن اہل سنت کو مناظرہ بہر حال کرنا تھا اس لیے وہ ہر صورت حال کے لیے تیار تھے۔

علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ یوں تحریر فرماتے ہیں:

پولیس کا رویہ ہمارے ساتھ کیا تھا اس کی پوری تفصیل،روداد مناظرہ میں آرہی ہے دیوبندیوں نے مناظرہ درہم برہم کرنے کے لیے ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کیے اور جان چھڑانے کی پوری کوشش کی۔جب اپنی فریب کاریوں میں وہ ناکام رہے تو پولیس سے کہہ سن کر دفعہ ۱۴۴ نافذ کرادیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب مناظرہ گاہ میں پانچ آدمیوں کے سوا چھٹا نظر نہیں آسکتا لیکن مناظرہ حسب دستور چوبیس گھنٹے برابر جاری رہا،دن

رات کے کسی وقفہ میں بھی ایک منٹ کے لیے مناظرہ بند نہ ہوتا تھا۔
(قہر آسمانی صفحہ:۳۵۰)

(۵)ان تمام ہتھکنڈوں کے باوجود مناظرہ جاری رہا اور چالبازیوں کے ساتھ ساتھ مناظرہ کے محاذ پر بھی ناکامی ہی ناکامی رہی۔جب ان ناکامیوں سے تنگ آگیے تو بازاری لب ولہجہ اور سوقیانہ انداز پر اتر آئے تاکہ اس طور سے تو اہل سنت اشتعال میں آکر مناظرہ کا یہ سلسلہ بند کردیں لیکن یہاں بھی ترکی بہ ترکی جواب ملا اور منھ کی کھانی پڑی۔

علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے:

جواب سے تنگ آکر دیوبندیوں نے گالی لکھنا شروع کردیا،بجائے سنجیدہ جواب کے سو سے زاید اشعار پر مشتمل ایک نظم بھیجی جو گالیوں سے بھری ہوئی تھی۔اتفاق سے خطیب شہیر مولانا نسیم بستوی نظر آگیے ،میں نے کہا عزیز گرامی!اب اس وقت آپ کا امتحان ہے۔فرمایا کیا حکم؟ میں نے کہا اس نظم کا جواب نظم میں دینا ہے لیکن نہ تو دیر ہو اور نہ ہی گندہ اور پھوہڑ الفاظ ہوں۔کچھ نہ پوچھیے ،اس مناظرہ میں اپنی جماعت کے ایک سے ایک فن کار آئے تھے۔محض تیس منٹ میں مولانا نسیم بستوی نے نظم مکمل کرلی۔اسٹیج پر جس وقت پڑھی گئی معلوم ہوتا تھا کہ مشاعرہ ہورہا ہے۔صاف کرکے یہ نظم بھیج دی گئی،اس کے بعد ان لوگوں نے یہ تحریر بھیجی کہ اپنے تلسی پوری یعنی مولانا عتیق الرحمٰن خاں صاحب کو باہر کیوں نہیں لاتے۔جواب دیا گیا جب جھنڈا نگری مولوی عبدالرؤف کو رونمائی کے لیے تم پردہ سے باہر کروگے تو مولانا خود ہی عشق کی زکوۃ لٹانے آئیں گے۔دوبارہ ان لوگوں نے تحریر بھیجی کہ ہمیں جھنڈا نگری سے کیا واسطہ۔پہتہ تو

D:/kamil/RazviBook / 73 Men ek fainl----37
www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

آپ لوگوں کو ہوگا کہ انھوں نے جھنڈا کہاں کہاں گاڑا اور آپ لوگوں پر کیا گزری ۔ میں نے اس کا جواب بھیجا کہ جھنڈا کسی کا ہو"بانس" ہمارا ہی ہے چوں کہ ہم لوگ رائے بریلوی نہیں بانس بریلوی ہیں ۔ بانس ہاتھ سے نہ چھوٹے ورنہ جھنڈا گر جائے گا۔ اس کے بعد حوصلے پست ہوگیے ۔

غرض کہ وہ نثر نظم کی ہر راہ سے گزرے لیکن ہر راہ میں ان کی ناکہ بندی کی گئی ،مقصد اس کا یہ تھا کہ ہم لوگ حفظ الایمان کی کفری عبارت سے اپنے بنیادی مطالبہ کو چھوڑ دیں اور ان فروعات میں الجھ جائیں لیکن اپنے اسٹیج کی ہر تحریر میں مسلسل چھ روز تک ان سے مطالبات دہرائے گیے ۔

(قہر آسمانی ،صفحہ:۲۵۱/۲۵۲)

الغرض وہابیوں کی کوئی چال نہ چلنے دی گئی اور مناظرہ باضابطگی کے ساتھ مسلسل چلتا رہا جیسا کہ ذکر ہو چکا کہ وہ پہلا موضوع مناظرہ حفظ الایمان کی کفری عبارت تھی ،اس لیے اس کے مطابق جو پہلی تحریر ہماری طرف سے گئی اس میں حفظ الایمان کی کفری عبارت لکھ کر یہ بات ثابت کی گئی تھی کہ اس عبارت میں حضور ﷺ کی توہین کرنے کی وجہ سے مولوی اشرف علی تھانوی کافر ہیں اور چوں کہ سارے دیوبندی ان کی اس کفری عبارت پر مطلع ہوتے ہوئے بھی انہیں اپنا پیشوا مانتے ہیں اور اپنا حکیم الامت جانتے ہیں اس لیے یہ کفران پر بھی عاید ہوتا ہے۔اس کے بعد سوال وجواب اور تحریروں کے تبادلے ہوتے رہے یہاں تک کہ شام ہوگئی ۔عصر کے وقت دیوبندیوں سے پوچھا گیا کہ اب آپ لوگ مناظرہ کے لیے کب آئیں گے؟ اس کے جواب میں مولوی نور محمد ٹانڈوی نے کہا کب کا کیا سوال ہے؟ عصر کی نماز کے بعد بھی مناظرہ ہوگا۔مغرب کے بعد بھی اور عشا کے بعد بھی ۲۴ر گھنٹے مناظرہ ہوتا رہے گا۔ایک منٹ کے لیے بھی بند نہ ہوگا۔علمائے اہل

سنت نے مکمل خندہ پیشانی کے ساتھ اسے منظور فرمایا اور اسی کے مطابق مسلسل چھ دن تک شب وروز مناظرہ ہوتا رہا۔

حضرت مجاہد ملت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ اگر سبھی علمائے کرام شب وروز جاگتے رہیں تو تھک جائیں گے اس لیے دو گروپ کر دیا جائے۔ایک دن میں اسٹیج پر رہے اور دوسرا رات کا محاذ سنبھالے۔دن میں شریک ہونے والے علمائے کرام تو کافی نکلے لیکن رات کے گروپ میں رہنے کے لیے حامی بھرنے والوں کی تعداد کم رہی۔

پاسبان ملت حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ یوں رقم طراز ہیں:

مناظرہ حسب دستور چوبیس گھنٹہ برابر جاری ،دن رات کے کسی بھی وقفہ میں ایک منٹ کے لیے مناظرہ بند نہیں ہوتا تھا۔علاحدہ علاحدہ سب کی ڈیوٹی مقرر ہوگئی تھی۔مثلاً جب تک دفعہ ۱۴۴ نافذ نہیں تھی تو صبح فجر سے مغرب تک میری ڈیوٹی تھی جو حسب ذیل افراد پر مشتمل تھی:۔

مفتی عبدالمنان صاحب ،مولانا بدالدین صاحب ،مولانا محمد اسلم صاحب،مولانا عبداللہ خاں صاحب ،مولانا قدرت اللہ صاحب،مولانا قاری علی حسن صاحب ،ہم لوگ ظہر کا کھانا اسٹیج ہی پر کھاتے تھے۔مغرب بعد اسٹیج حضرت مولانا مفتی شریف الحق صاحب کے سپرد ہوجاتا تو پھر وہ اپنا اسٹاف لے کر بیٹھ جاتے ۔مولانا محمد حنیف قادری اور قمر الزماں کے لیے کوئی وقت معین نہیں تھا۔حوالہ جات کی تلاش کے علاوہ فائل کی مکمل ترتیب مولانا قادری سے متعلق تھی اور مجمع پر کنٹرول ،دیوبندیوں کے فتنوں اور سازشوں کی خبر گیری اوراس کی کاٹ مولانا قمر الزماں کے سپرد تھی۔مولانا اسلم بستوی،مولانا قدرت اللہ صاحب اور قاری علی حسن صاحب کتابت کا کام انجام دیتے تھے۔(قہر آسمانی ،صفحہ:۲۵۰/۲۵۱)

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

جیسا کہ ذِکر ہوا کہ دیوبندیوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ مناظرے سے جان چھوٹ جائے۔اس لیے مختلف تدبیریں کرتے رہے حتیٰ کہ سوقیانہ لب ولہجہ پر اُتر آئے لیکن کسی طرح کام نہ بنا تو اخیر میں ضلع بستی کے ایک ایس ،ایس ،پی کو لے آئے جو کٹر دیوبندی اور حسین احمد ٹانڈوی کا مرید تھا،اس نے بھی پوری کوشش کی کہ باہمی رضامندی سے مناظرہ بند کردیا جائے لیکن اہل سنت راضی نہ ہوئے۔قانونی طور پر مناظرہ مکمل امن وسکون کے ساتھ ہوتا رہا کسی قسم کی کوئی گڑ بڑی نہ ہوئی ،بالآخر ساتویں دن ایک دیوبندی سرغنہ آیا اُس نے بہت خوشامدانہ لہجہ میں باتیں کیں اور وعدہ کیا کہ چار مہینے کے بعد فلاں تاریخ پر مناظرہ پھر ہوگا میں اس کی ذمہ داری لیتا ہوں،اس وقت سخت بارش کا موسم ہے،دونوں فریق کو پریشانیاں ہورہی ہیں اس لیے مناظرہ ملتوی کردیا جائے۔اہل سنت نے بھی موسم کی کلفت کو محسوس کیا اور چند شرایط کی منظوری پر مناظرہ ملتوی ہوگیا۔

علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:

جب انہیں یقین ہوگیا کہ یہ لوگ ہمیں کسی طرح چھوڑیں گے نہیں تو ۳۰؍جون کو تحریر بھیجی کہ بارش زیادہ ہورہی ہے،موسم اچھا نہیں ہے وغیرہ وغیرہ لہٰذا ہم لوگ چاہتے ہیں کہ مناظرہ ملتوی کردیا جائے اپنی طرف سے چودہ شرایط پر مشتمل جواب دیا گیا کہ اگر یہ شرطیں منظور ہوں تو آیندہ کسی بھی مقررہ تاریخ کے لیے مناظرہ ملتوی کیا جاسکتا ہے جس میں کی دوشرطیں یہ تھیں کہ آیندہ جو مناظرہ ہوگا وہ تحریری ہوگا مگر پبلک کو تحریر سنائی جائے گی اور مناظر علما ہوں گے۔چنانچہ انھوں نے ہماری تمام شرطوں کو منظور کرلیا اور متفقہ طور پر ۳؍شوال کی تاریخ مقرر کی گئی۔اُن کا مقصد تو صرف جان چھڑانا تھا،اس طرح ۲۵؍جون سے شروع ہوکر ۳۰؍جون

۱۹۷۱ء کا یہ مناظرہ ۳؍شوال کے لیے ملتوی ہوگیا۔آپ لوگ خود غور فرمایئے کہ آج تحریر کا سنانا جرم اور ۳؍شوال کو کیسے درست؟ معلوم ہوا کہ ان شرایط کو مان کر بھاگنا مقصود تھا۔(قہر آسمانی،صفحہ:۲۵۳)

اِس مناظرہ کے التوکے بعد اپنی کامیابی پر کانپور،جمدا شاہی وغیرہ میں شاندار اجلاس ہوئے جس میں مناظرہ کی روداد سنائی گئی۔چار مہینے کے بعد تاریخ معین پر حضرت مجاہد ملت قدس سرہٗ تمام مناظرین اہل سنت کو لے کر بھن گاؤں پہونچے تو معلوم ہوا کہ پولیس نے دفعہ ۱۴۴؍نافذ کررکھا ہے۔اس علاقہ میں نہ جلسہ ہوسکتا ہے نہ مناظرہ ،مناظرہ کے لیے جو باغ منتخب تھا اس میں پولیس بیٹھی ہوئی تھی۔اِدھر دیوبندیوں نے بھی فرار ہی میں بہتری سمجھی اور مناظرہ سے انکار کرکے اپنی شکست کی تحریر دے دی۔

علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

چنانچہ پروگرام کے مطابق ہم لوگ ۳؍شوال کو مناظرہ کے لیے پہنچے۔ حضور مجاہد ملت ایک روز پہلے ہی بھن گاؤں شکرولی پہونچ گیے ہیں۔۳؍شوال کو دس بجے بھنان پہونچا یہاں پہونچتے ہی معلوم ہوا کہ دیوبندیوں نے اپنی شکست کی تحریر دے دی اور مناظرہ سے انکار کردیا۔ابھی بعض لوگ اس کا تذکرہ کرہی رہے تھے کہ مولانا محمد صدیق صاحب آگیے اور انھوں نے دیوبندیوں کی اصل تحریر دکھائی جس میں یہ مندرج تھا کہ ہم اپنے مطالبات واپس لیتے ہیں۔میں نے دریافت کیا،ان کا کوئی عالم آیا جواب دیا ایک بھی نہیں،مولوی ارشاد ،مولوی نور محمد وغیرہ کا پتہ نہیں ،مولوی عبدالسلام کی خبر تھی مگر آیا کوئی نہیں۔(قہر آسمانی،صفحہ:۲۵۶)

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

اس مناظرہ کو کئی اعتبار سے دل چسپ خصوصیتیں حاصل ہیں:۔

(۱) مسلسل چھ دن تک شب وروز مناظرہ ہوتا رہا۔ایسا مناظرہ وہابیت کی ابتدا سے لے کر اب تک شاید ہی ہوا ہو۔

(۲) ایک سو دس سے زاید علمائے اہل سنت اور اسلامی درس گاہوں کے چار سو طلبہ نے شرکت کی ۔جب کہ عام طور سے مناظروں میں اہل سنت کے مناظرین کی صف بہت مختصر رہی اور مخالف بھیڑ بکریوں کی طرح جمع ہوگیا جیسے کونو نا کا مناظرہ اس میں اکیلے حجۃ العلم حضرت مفتی محمد قدرت اللہ رضوی اور چند سنی علمائے کرام ایک کثیر تعداد دیوبندی مولویوں کے خلاف صف آرا تھے۔

(۳) اس مناظرہ میں صرف مضافاتی افراد نے ہی شرکت نہیں کی بلکہ ممبئی ،کولکتا، کانپور،لکھنؤ ، گورکھپور، مدھیہ پردیس غرض یہ کہ ملک کے اطراف سے عوام وخواص سمٹ آئے۔ایسا منظر کم ہی دیکھنے میں آیا۔

(۴) جہاں مناظرہ ہوا تھا وہاں صرف بارہ گھر سنی مسلمان تھے اور چاروں طرف دیوبندیوں کا تسلط اس کے باوجود ان چند سنی جیالوں نے ہزاروں کے قافلے کی میزبانی کے فرائض جس زندہ دلی اور صبر واستقلال کے ساتھ انجام دیئے وہ اپنی مثال آپ ہیں۔

پاسبان ملت حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ ان مجاہدین کے ایثار وقربانی کی روداد بیان کرتے ہوئے یوں تحریر فرماتے ہیں:

> اس چھ روزہ مناظرے میں بارہ گھر کے سنیوں نے ایثار وقربانی کا جو نقشہ پیش کیا ہے وہ خود ایک مستقل تاریخ ہے۔مولانا محمد صدیق صاحب اور عبد الغفار صاحب چھ روز تک گھر کی صورت نہیں دیکھ سکے چوں کہ اب یہی لوگ اپنی طرف کے مناظر تھے۔ہم لوگوں کی ڈیوٹی تو بدل جاتی تھی

لیکن تحریر انہیں کے دستخط سے جاتی تھی اس لیے ہر وقت ان دونوں کی حاضری ضروری تھی۔قدرت کا امتحان بھی عجیب وغریب ہوتا ہے۔اس وقفہ میں عبد الغفار کی بچی انتقال کر گئی وہ غریب بچی کی میت میں شریک تک نہ ہوسکا۔ایسے موقعوں پر بڑے بڑے مرد آہن ہائے بول جاتے ہیں لیکن محسوس ہوا،عشق رسول کا نشہ بھی دیوانگی سے کم نہیں۔

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

ایک اور فریب کاری

چلتے چلتے دیوبندی فطرت کا ایک اور دل چسپ منظر دیکھتے چلیے ۔آپ نے گزشتہ مراحل میں دیکھا کہ مناظرہ بند کرنے ،اہل سنت کو الجھانے اور اپنے ماننے والوں میں اپنی ساکھ برقرار رکھنے کے لیے ان شاطرانِ عصر نے کیا کیا چالیں نہ چلیں ،کون کون سے پینترے نہ بدلے لیکن ان کی ایک نہ چلی ۔بالآخر التوا کے بہانے جان چھڑائی ۔آپ نے یہ بھی پڑھا کہ پورا مناظرہ خاموش اور تحریری پیرائے میں ہوا حتی کہ یہ مدبران نجد لاؤڈ اسپیکر لگا کر بھی تحریریں سنانے پر آمادہ نہ ہوئے بالآخر دفعہ ۱۴۴ر کے ذریعہ عوام کو بھی چلتا کیا لیکن حیرت کو سکتہ ہے کہ اچانک اُن کے ٹیپ مناظرہ کی روداد اگلنے لگے۔کیسٹیں اُن کی فتح کے ترانے گانے لگیں۔دنیا نے شاید ہی ایسا عجوبہ اپنی نگاہوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا ہو کہ زبانیں خاموش رہیں،لبوں میں جنبش نہ ہوئی،آوازیں بلند نہ ہوئیں،لیکن ٹیپ کی قوت حاسّہ نے ان کی آوازیں بلند حلق سے کھینچ کر اپنے سینہ میں انڈیل لیں لیکن وہابیت ہر عجوبہ دکھا سکتی ہے۔

پاسبان ملت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:

اب علمائے دیوبند کی ایک اور دھاندلی سنئے۔مناظرہ کی واپسی میں

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

جب مولوی ارشاد اور مولوی نور محمد فیض آباد پہونچے تو سبزی منڈی میں وہاں کے دیو بندیوں نے اجلاس کیا جس میں مناظرہ کی روداد سنانے کے لیے مولوی ارشاد وغیرہ نے ٹیپ ریکارڈ لگایا اور اعلان کیا کہ مناظرہ کو ہم لوگوں نے ٹیپ کیا ہے۔لہٰذا آپ لوگ سماعت فرمائیے:

''ارے بریلویو! بولتے کیوں نہیں؟ کیا تمہارے منھ میں دہی جما ہوا ہے؟ کیا تم کو سانپ سونگھ لیا ہے؟ کیا تم بالکل ہی بدحواس ہو گیے ہو؟ بولو! ہمارے سوالات کے جواب دو''۔

واللہ! دنیا میں اس ڈھٹائی کا جواب نہیں، مناظرہ بالکل خاموش ہوا اور اسے ٹیپ بھی کرلیا جائے۔(قہر آسمانی، صفحہ:۲۵۷)

بہرحال! یہ مناظرہ اس اعتبار سے بہت اہم ہے کہ اس میں مسئلہ تکفیر کے ساتھ ساتھ فروعی مسائل پر بھی سیر حاصل بحث ہوئی۔اس میں حجۃ العلم حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی قدس سرہٗ نے جس شاندار انداز میں دیو بندیوں کی طرف سے آئے ہوئے سوالات کے جوابات کا املا نہایت زود نویسی سے تحریر فرماتے تھے جس کے نوک پلک پہ خصوصی توجہ ہوتی تھی، آپ میں یہ وصف بدرجہ اتم پایا جاتا تھا اسی لیے سیکڑوں علما کے درمیان آپ کو بحیثیت محرر منتخب کیا گیا۔

۱۹۸۴ء میں کرشنا نگر نیپال یعنی جھنڈے نگر میں غیر مقلدوں سے مناظرہ ہوا جس میں دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف کے اکثر اساتذہ خصوصیت کے ساتھ خواجہ علم وفن امام المنطق حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی علیہ الرحمہ شریک تھے۔جس میں بحیثیت مناظر حجۃ العلم حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی علیہ الرحمہ کا انتخاب ہوا۔

میدان مناظرہ میں آپ کی حاضر دماغی، ذہانت وفطانت اور علمی جلالت، کا

خاصہ اثر رہا وہابیوں کے سوالات کے جوابات میں قرآن کریم اور حدیث رسول سے مبرہن کرکے ایسے جوابات دیتے رہے۔جس کو سننے کے بعد فریق مخالف مبہوت ہو گیے اور ان کی شکست فاش ہوئی۔اے کاش روداد مناظرہ چھپ گئی ہوتی تو دنیا حضرت کی انفرادیت اور جامعیت دیکھا کرتی۔

خوردنوازی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا فَلَیْسَ مِنَّا'' (صحیح مسلم) جو چھوٹوں پر رحم وکرم اور بڑوں کی تعظیم وتکریم نہ کرے وہ ہمارے طریقہ پر نہیں، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے کہ اپنے چھوٹوں پر کرم فرمائی اور بڑوں کی عزت افزائی میں کسی طریقہ پر کمی نہ کی جائے۔ حدیث پاک کے نورانی الفاظ کو بغور ملاحظہ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے بڑوں پر واجب ہے کہ چھوٹوں کا خیال کریں، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ چھوٹے بڑوں کی تعظیم وتوقیر پر آمادہ ہوں گے۔

حضور حجۃ العلم کی خوردنوازی کے بارے میں معروف نقاد عالم دین حضرت مفتی عبدالحکیم صاحب قبلہ نوری یوں رقم طراز ہیں:

۱۹۸۱ء میں حضرت سے پہلی ملاقات تھی اس وقت میری عمر ۲۱/سال تھی گورنمنٹ انٹر کالج بستی میں فاضل معقولات کے امتحان میں شریک تھا اس زمانہ میں عربی وفارسی بورڈ کے امتحانات گورنمنٹ کالج میں ہوتے تھے ہر فن کا پرچہ بنانے والے اور جانچ کرنے والے اس فن کے ماہر ہوتے تھے فاضل ادب اور فاضل معقولات میں شریک ہونے والے بہت کم ہوتے تھے غالبًا اسی سال بستی سینٹر میں تنہا میں تھا دو پرچوں کے امتحان کے بعد کالج کے احاطہ میں چند معمر علمائے کرام سے میں نے سلام

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

کیا ایک حضرت نے پوچھا کہ کس چیز کا امتحان دے رہے ہو میں نے ادبًا عرض کیا کہ فاضل معقولات کے امتحان میں شریک ہوں۔

حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم معقولات کے ہجّے کر سکتے ہو یہ سننے کے بعد معمّر حضرات اپنی ہنسی پر قابو نہ پا سکے میں خاموش رہا اسی دوران ایک خوبرو عالم دین نے فرمایا کہ آپ حضرات کو کسی نوجوان کا مذاق اڑانا کسی طور پر درست نہیں ہے۔

آپ حضرات کو چاہیے کہ اس نے جو امتحان دیا ہے اس کا پرچہ دیکھ کر کچھ پوچھنا چاہیں تو پوچھ سکتے ہیں میں نے دوسرا پرچہ جو فلسفہ کا تھا ادبًا پیش کر دیا ایک حضرت نے اس پرچہ کا پہلا سوال دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ شکل عروسی کسے کہتے ہیں میں نے سوال کے مطابق جواب دیا میرا جواب سن کر تمامی حضرات مطمئن ہی نہیں ہوئے بلکہ شاباشی سے نوازا، اب میری باری تھی میں نے عرض کیا کہ جو ہر فرد کے ابطال میں شکل عروسی کے ذریعہ صاحب صدرا نے جو تحریر فرمایا ہے میں نے پیش کر دیا آپ مطمئن ہو گیے اب میں آپ حضرات سے دریافت کرتا ہوں کہ شکل عروسی کا اثبات کیسے ہوگا؟ وہ حضرات خاموش رہے تو میں نے عرض کیا کہ اس کے اثبات کی یہ دلیل ہے مگر آپ حضرات اسے سمجھنے سے قاصر ہیں یہ کہہ کر میں آگے بڑھ گیا وہی عالم جنھوں نے میری حمایت کی تھی میرے ساتھ ہو گیے اور فرمایا کہ تم دیکھنے میں اشرفیہ کے طالب علم نظر آرہے ہو مگر معقولات میں تمہاری دل چسپی یہ بتا رہی ہے کہ تم خواجہ مظفر کے شاگرد ہو۔

میں نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر فرمایا کہ میں نے تمہاری حمایت کی ہے اور جنھوں نے تمہاری تضحیک کی تھی ان کی تردید کرنے میں ان کی عظمتوں کا خیال نہیں

کیا اب تمہیں حکم دیتا ہوں کہ ان عظیم المرتبت علمائے کرام کی بارگاہ میں معافی کے طلب گار ہو جاؤ، میں نے ان عظیم المرتبت علماے کرام کی بارگاہوں میں جب معافی کا طلب گار ہوا تو انھوں نے معاف کرنے کے ساتھ ساتھ اپنائیت کا اظہار کیا بلاشبہ وہ خوبرو جوان عالم دین حجۃ العلم حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ صاحب قبلہ رضوی علیہ الرحمہ تھے جنھوں نے راقم الحروف کو عظیم المرتبت علماے کرام کا مودّب و مقرب بنا دیا۔ (پیام نظامی/حجۃ العلم نمبر)

معاملات

حضرت حجۃ العلم نور اللہ مرقدہٗ کے نہایت لائق و فائق شاگرد فقیہ النفس حضرت مفتی شہاب الدین نوری صدر شعبۂ افتا فیض الرسول براؤں شریف جو فقہ و افتا کے حوالے سے اپنا ایک خاص مقام رکھتے ہیں، آپ کی فقہی تحقیقات کو علمی حلقوں میں اہمیت اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

حضرت حجۃ العلم نور اللہ مرقدہٗ کے دنیاوی واُخروی معاملات کیسے تھے؟ اس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

معاملات دینیہ ہوں یا دنیویہ دونوں میں بہتر تھے، بہت سارے مشکل معاملے اچھے ڈھنگ سے نپٹاتے مثلاً اگر کہیں کوئی اختلاف ہوتا اور فیصل آپ کو بنایا جاتا تو کچھ اختلافی معاملے میں پہلے تو آپ یہ غور کرتے کہ معاملہ کیسے حل ہوگا بسا اوقات فریقین کو دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف میں بلا کر سمجھاتے اوروں سے بہتر طور پر حل کر کے فریقین کو مطمئن کر دیتے اور کبھی کبھار جب یہ دیکھتے کہ یہاں سے معاملہ حل ہونے والا نہیں ہے تو فرماتے کہ یہ معاملہ وہاں کے عوام کے بیچ رکھ کر فیصلہ کیا جائے گا تا کہ معاملات سے پورے طور پر واقفیت ہو جائے کہ اس

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

میں حق کیا ہے؟ ورنہ حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ کا یہ قول کہ ؎

ہر کہ پیش قاضی آید راضی آید

غرضیکہ کی معاملات میں بھی حالات پر گہری نظر رکھتے تھے کہ کہیں سے کسی بھی شخص کی حق تلفی نہ ہونے پائے، تحریری مناظرہ کرنے میں آپ کے اسلوب تحریر اور جواب حق کو دیکھ کر باطل پرست مبہوت ہوجاتا تھا، موصوف کی ذات اس فن میں بھی ایک مشعل راہ تھی۔

جان کر منجملہ خاصان میخانہ مجھے
مدتیں رویا کریں گے جان میخانہ مجھے

(پیام نظامی / حجۃ العلم نمبر)

زیارت حرمین شریفین

حرمین شریفین کی حاضری اور فریضۂ حج کی ادائیگی دونوں جہان کی برکتوں اور سعادتوں کا ذریعہ ہے حضرت حجۃ العلم نے ۱۴۱۰ھ مطابق ۱۹۹۰ء میں اپنے والد گرامی اور برادر اکبر اور چند دیگر افراد خانہ کے ہم راہ حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ مقدسہ کے لیے سفر فرمایا اور شادکام ہوکر واپس ہوئے۔

بیعت وخلافت

آپ کو شہزادۂ اعلیٰ حضرت سرکار مفتی اعظم ہند سے بیعت کا شرف حاصل ہے۔ اور ۱۳/محرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء کو عرس نوری کے موقع پر تاج الشریعہ قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان ازہری دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ رضویہ اور دیگر جمیع سلاسل کی اجازت وخلافت مرحمت فرما کر آپ کی ہمہ گیری وجامعیت میں ایک نئی روشنی پیدا فرمادی۔

ازدواج واولاد

حضرت حجۃ العلم کی شادی تقریباً ۱۹۶۰ء میں آپ کے آبائی وطن سے ۵/کلومیٹر کی دوری پر ایک گاؤں سیسئی خرد میں ہوئی، سات ۷/ صاحبزادے اور چھ ۶/صاحبزادیوں کی ولادت ہوئی۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) گرامی قدر محمد فضل رسول نوری: دارالعلوم فیض الرسول سے متوسطات کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بی، ایس، سی اور ایم، ایس، سی مکمل کیا۔ اس وقت دارالعلوم انوار ملت چھترپارہ میں مدرس ہیں، سرکار مفتی اعظم ہند سے شرف بیعت حاصل ہے۔ (۲) حضرت مولانا مولانا قاری محمد فضل حق نوری جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف سے فارغ باصلاحیت عالم دین اور عمدہ حافظ اور فن قرأت میں مہارت رکھتے ہیں، چند سالوں سے دارالعلوم اہل سنت اظہار العلوم ارجی میں درس وتدریس کی خدمت انجام دے رہے ہیں شادی شدہ ہیں اور صاحب اولاد ہیں۔ (۳) مولانا محمد حبیب الرحمٰن نوری دارالعلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا سے فارغ عالم ہیں۔ ادھر چند سال سے دارالعلوم عزیزیہ غوثیہ شکرولی پوسٹ راجے ڈیہا ضلع سنت کبیر نگر میں مدرس ہیں شادی شدہ ہیں اور صاحب اولاد ہیں۔ مولانا مسعود الرحمٰن دارالعلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا سے فارغ عالم ہیں۔ گھریلو کام میں مصروف ہیں شادی شدہ ہیں اور صاحب اولاد ہیں (۵) حافظ عزیز الرحمٰن حنفیہ ضیاء القرآن لکھنؤ سے فارغ معیاری حافظ اور خوش الحان قاری ہیں۔ ۲/صاحبزادے اور ۲/صاحبزادیوں کا بچپن ہی میں انتقال ہوگیا۔

سفر آخرت

علم وعمل کے اس تاجدار نے اپنی پوری زندگی کو عشق رسول علیہ التحیۃ والثنا کا شاہ کار بنا کر پوری دنیائے سنیت کو درس عبرت دیتا رہا جن کی زندگی کا کوئی بھی لمحہ

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ سے جدا نہ رہا اور اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ کے سچے مصداق بنے رہے درس وتدریس اور تبلیغ دین متین کا کام انجام دیتے رہے۔

افسوس صد افسوس! علم وفن کا یہ تاجدار اپنے نقوش قدم کی تابندگی اپنے بعد آنے والی نسلوں کے لیے چھوڑ گیا اور ۱۸ر محرم الحرام ۱۴۳۴ھ مطابق ۳ دسمبر ۲۰۱۲ پیر کی شب ار بج کر ۴۵ر منٹ پر اس دار فانی سے کوچ فرما کر اپنے رفیق اعلیٰ اور محبوب حقیقی سے جا ملا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

وہ خبر کتنی اندوہ ناک تھی، وہ وقت کتنا صبر آزما تھا جب ایک بج کر ۵۵ر منٹ سے لگاتار موبائل کی گھنٹی بجتی رہی نیند ہی کی حالت میں میں نے فون اٹھایا، ہیلو کے بعد برادر گرامی مولانا فضل حق نوری کی آواز آتی ہے کہ ابا حضور ہم سے رخصت ہوگیے، جیسے کان کی سماعت سلب کر لی گئی ہو، وہ آواز گویا میرے دل پر بجلی کی طرح دھماکہ خیز لگی آہ وفغاں سے پورا ماحول گونج اٹھا، میں اور اہلیہ (حجۃ العلم کی چھوٹی صاحبزادی) دیر تک روتے رہے، رات کے پچھلے پہر کون سنتا جو تسلی دینے آتا، دھیرے دھیرے افراد خانہ بھی بیدار ہوگیے، بچے بھی سوئے ہوئے جاگ گیے، وہ بھی اچنبھے میں پڑے دیکھتے رہے، آج یہ کیا ہوگیا روتے تو ہم تھے امّی چپ کراتی تھیں اب الٹا کیوں ہے؟ پھر فون کر کے معلوم کیا کب انتقال ہوا کیسے ہوا؟ بس جواب یہی ملا۔ اچانک ہوا۔ فون پر معلوم کیا نماز جنازہ کب ہے؟ جواب ملا آج ہی بعد نماز عصر کا ارادہ ہے خیر جیسے تیسے احباب کو میسیج کے ذریعہ مطلع کیا، اور ہم لوگ پرسیا کے لیے روانہ ہوئے، یہ جانکاہ خبر مختصر وقت میں ملک کے مختلف حصوں میں بجلی کی طرح پھیل گئی صبح نمودار ہوتے ہی دور دراز سے لوگوں کی آمد کا سلسلہ اپنے عظیم محسن کے آخری دیدار کے لیے امنڈ پڑا۔

وصال کے بعد حضرت کا چہرہ ایسا خوش نما، دلکش اور بارونق معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے گہری نیند میں آرام فرما رہے ہیں اس سے پہلے سونے کی حالت میں کبھی بھی ایسا بارونق آپ کا چہرہ میں نے نہیں دیکھا، چہرے پر انتہائی سکون اور ہلکی سی

مسکراہٹ، فرمان رسول ﷺ کی طرف غماز تھی "تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ" (موت مومن کا تحفہ ہے)

نشان مرد مومن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم بر لب اوست

بعد نماز ظہر حضرت کو آپ کے آبائی مکان پرسیا کے سامنے غسل دیا گیا، غسل دینے اور کفن پہنانے والوں میں جناب مصطفیٰ رضا، ماسٹر فضل رسول، مولانا فضل حق، ڈاکٹر ماشاء اللہ، مولانا حبیب الرحمٰن، حافظ عزیز الرحمٰن اور راقم الحروف اور کچھ افراد شریک تھے۔ نماز پڑھنے کے لیے جنازہ مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم کے قریب وسیع وعریض میدان میں لے جایا گیا۔

جنازہ کے آگے آگے مجدد اعظم اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کا مشہور زمانہ منظوم درود "کعبے کے بدرالدجیٰ تم پہ کروڑوں درود" پڑھتے ہوئے اور کچھ لوگ پھولوں کی بارش کرتے ہوئے اور کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ کی ضرب لگاتے ہوئے پہنچے، صفیں درست ہوئیں ٹھیک ۴ بج کر ۱۵ منٹ پر صاحبزادہ گرامی قدر حضرت مولانا قاری الحاج محمد فضل حق نوری جانشین حضور حجۃ العلم نے نماز جنازہ پڑھائی، ہزاروں افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی، جنازہ لے چلنے اور قبر میں اتارنے کا منظر بہت جذباتی تھا بہت ہی مشکل سے جنازے کو کندھا دیا جا سکتا تھا۔ قبر کے قریب پہنچ کر پورا مجمع بے قابو تھا لوگ اپنے عظیم محسن کو اپنے کندھے سے اتارنا نہیں چاہتے تھے بڑی مزاحمت کے بعد قبر میں اتارا گیا سب سے پہلے صاحبزادہ گرامی حضرت علامہ مولانا قاری محمد فضل حق نوری مدظلہ العالی نے پُرنم آنکھوں سے حضرت کی قبر میں مٹی ڈالی پھر یہ سلسلہ چلتا رہا بعد نماز مغرب فاتحہ خوانی ہوئی۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے
غنچۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

حجۃ العلم علما ومشائخ کی نظر میں

حضور شیخ العلما علامہ غلام جیلانی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے تھے۔

’’آپ لوگوں کو دیکھ کر مجھے کچھ اس طرح مسرت ہوتی ہے جیسے کوئی بوڑھا کمزور باپ جب اپنے ہونہار اور خدمت گزار بیٹوں کو دیکھتا ہے تو جوش مسرت سے اس کا سینہ پھول جاتا ہے اور اظہار خوشی کے لیے اس کے پاس الفاظ بھی کم پڑ جاتے ہیں‘‘

(تذکرۂ علمائے بستی)

سلطان الواعظین علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ یوں فرماتے تھے۔

میرے علمی خزانے کی محفوظ تجوری میں جو انمول ہیرا ہے اس کا نام محمد قدرت اللہ ہے۔

بدر ملت علامہ بدر الدین رضوی علیہ الرحمہ فرماتے تھے

مولوی قدرت اللہ سلمہٗ جس کتاب کو پڑھتے اس کو اس طرح محنت ولگن سے پڑھتے کہ پڑھانے کی صلاحیت ہو جاتی تھی۔

محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری دامت برکاتہم العالیہ نے یوں فرمایا:

حجۃ العلم اہل سنت جماعت کے ایک عظیم قائد تھے،انھوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لیے وقف کر دی تھی،اسلام وسنیت کے لیے ہمہ وقت کام کرتے تھے چاہے وہ تدریس،تقریر اور تحریری کا میدان ہو یا فقہ وافتا کا آپ ہر میدان میں یکتائے روزگار تھے،مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف کچھ بھی سننا گوارا نہیں کرتے بلکہ اس معاملے میں مجھ سے زیادہ سخت تھے۔

(رپورٹ عرس چہلم)

علامہ عبد القادر علوی نے فرمایا:

حجۃ العلم فیض الرسول کے نامور فرزند تھے،آپ نے فیض الرسول کی تعلیمی ترقی اور اس کے معیار کو بلند کرنے میں اہم رول ادا کیا،آپ کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

(رپورٹ عرس چہلم)

علامہ محمد محسن نظامی شیخ الحدیث تنویر الاسلام امرڈو بھایوں تحریر فرماتے ہیں:

حضرت مفتی صاحب تصنیف وتالیف،فقہ وافتا،دعوت وارشاد اور تصلب فی الدین کے پیکر جمیل تھے،آپ آندھیوں کے زد پر مسلک اعلیٰ حضرت کا چراغ جلائے ہوئے تھے۔(حجۃ العلم نمبر)

علامہ نعیم اللہ خان صاحب قبلہ یوں رقم طراز ہیں:

مفتی صاحب قبلہ انتہائی مدبر،مخلص،متصلب مفکر،دردمند اور دیندار سنی عالم دین تھے،ان کے جسم کا رواں رواں علم اور خلوص سے بھرا ہوا تھا۔(حجۃ العلم نمبر)

مفتی جلال الدین احمد الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ نے فرمایا:

حجۃ العلم ایک مخلص عالم دین تھے،تصلب فی الدین ان کا طرۂ امتیاز تھا،رد وہابیہ ان کا شغف،اس معاملہ میں وہ کسی بھی صلح ومصالحت کے قائل نہ تھے۔(رپورٹ عرس چہلم)

حبیب العلما علامہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ سربراہ اعلیٰ جامعہ برکاتیہ حضرت صوفی نظام الدین لہرولی بازار آپ کے بارے میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

حضرت حجۃ العلم علیہ الرحمہ اگر ایک طرف ماہر درسیات کے استاذ تھے تو دوسری طرف شعبۂ افتا کے ایک بالغ النظر مفتی بھی تھے اگر ایک طرف میدان خطابت،مناظرہ اور تحقیق وتدقیق کے شہسوار تھے تو دوسری طرف صحافت اور

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

تصنیف وتالیف کے بھی تاجور تھے۔(حجۃ العلم نمبر)

ادیب شہیر مولانا وارث جمال قادری آپ کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

’’آپ دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف کے سب سے اعلیٰ ترین پروڈکٹ تھے،سیکڑوں افاضل فیض الرسول میں سب سے زیادہ قابل،نامور اورممتاز ترین فاضل تھے بلکہ وہ سرمایہ فیض الرسول تھے جن کے مثل فیض الرسول سے پھر کوئی فاضل نہیں نکل سکا۔(پیام نظامی کا حجۃ العلم نمبر صفحہ ۳۰)

پروفیسر ڈاکٹر غلام یحیٰ انجم ہمدد یونیورسٹی دہلی یوں تحریر فرماتے ہیں:

آپ نے زمانۂ طالب علمی ہی میں فیض الرسول میں معین المدرسین کی حیثیت سے تفسیر مدارک،شرح ہدایت الحکمت اور ملا حسن جیسی اہم کتابوں کا درس دیا،جو آپ کی علمی لیاقت کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔(تذکرۂ علمائے بستی)

حضرت مولانا مفتی محمد نظام الدین نوری استاذ دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف آپ کے انداز تدریس کے بارے میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

’’طریقۂ تعلیم وتفہیم اتنا شاندار تھا کہ ہر بات بآسانی طالب علم کے ذہن میں اتر جاتی،درس گاہ میں بیجا تفصیلات سے اجتناب فرماتے تھے،درس گاہ میں باتیں مختصر مگر جامع ہوتیں،طریقہ اتنا عمدہ ہوتا کہ ہر ذی فہم اور باشعور طالب علم سنتے ہی سمجھ جاتا‘‘۔(پیام نظامی جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء کا حجۃ العلم نمبر صفحہ ۶۷)

ادیب شہیر علامہ وارث جمال قادری ایک دوسرے مقام پر یوں رقم طراز ہیں:

’’ایک وقت ایسا بھی آیا عربی زبان میں ایک طویل وتاریخی استفتا کے جواب میں بڑے بڑے دارالافتا کے جواب میں فیض الرسول کے افتا کا نرخ بالا تر کر دیا،اس تاریخی افتا کے طویل تاریخی جواب نے صدام یونیورسٹی بغداد کے شیخ

الجامعہ تحیر خیز مسرت سے دوچار کیا بے ساختہ پکار اٹھے ’’من ھو مفتی قدرت اللہ‘‘ (پیام نظامی جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء کا حجۃ العلم نمبر صفحہ ۳۰)

آپ کے فتاویٰ کے متعلق حضرت مفتی محمد شہاب الدین نوری صدر دارالافتا دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف یوں تحریر فرماتے ہیں:

’’افتا میں جن چند ضروری باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے موصوف میں یہ سب باتیں بدرجۂ اتم پائی جاتی تھیں،آپ فتاویٰ کو نہایت عمدہ اور آسان پیرائے میں تحریر فرماتے،متعدد دلائل و براہین تحریر فرما کر مسائل کو مدلل ومبرہن کر دیتے تاکہ مستفتی کو کوئی شک وشبہ نہ رہ جائے اور جب علما سوال کرتے تو مزید جزئیات فقہ نقل کر کے انھیں مطمئن فرمادیتے اور اگر کوئی اختلافی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو نہایت عمدہ طور پر دلائل کے ساتھ تطبیق وترجیح بیان کر کے احتیاط پر عمل کرنے کی تلقین بھی کرتے،گویا کہ فتویٰ نویسی میں آپ کو مہارت تامہ حاصل تھی‘‘۔(پیام نظامی جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء کا حجۃ العلم نمبر صفحہ ۶۵)

مفتی اختر حسین علیمی دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی نے فرمایا:

حضور حجۃ العلم کے اندر درس وتدریس،تقریر وتحریر اور فقہ وافتا کی ساری خوبیاں موجود تھیں۔ (رپورٹ عرس چہلم)

☆☆☆

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

شجرۂ قادریہ رضویہ

یا الٰہی رحم فرما مصطفےٰ کے واسطے　　یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے
مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے　　کربلائیں رد شہید کربلا کے واسطے
سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے　　علم حق دے باقرِ علم ہدیٰ کے واسطے
صدقِ صادق کا تصدق صادق الاسلام کر　　بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے
بہر معروف وسری معروف دے بے خودسری　　جند حق میں گن جنیدِ با صفا کے واسطے
بہر شبلی شیرِ حق دنیا کے کتوں سے بچا　　ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے
بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن وسعد　　بو الحسن اور بوسعید سعد زا کے واسطے
قادری کر، قادری رکھ قادریوں میں اٹھا　　قدرِ عبد القادر قدرت نما کے واسطے
اَحْسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزْقاً سے دے رزقِ حسن　　عبد رزّاق ابن غوث الاولیاء کے واسطے
نصر ابی صالح کا صدقہ صالح ومنصور رکھ　　دے حیاتِ دیں محی جاں فزا کے واسطے
طورِ عرفان وعلو وحمد وحسنیٰ وبہا　　دے علی، موسی، حسن، احمد، بہا کے واسطے
بہر ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر　　بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے
خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال　　شہ ضیا مولیٰ جمالُ الاولیا کے واسطے
دے محمد کے لیے روزی کر احمد کے لیے　　خوانِ فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے
دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے　　عشق حق دے عشقی عشق انتما کے واسطے
حب اہل بیت دے آلِ محمد کے لیے　　کر شہید عشق حمزہ پیشوا کے واسطے
دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُر نور کر　　اچھے پیارے شمس دیں بدر العلی کے واسطے
دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر　　حضرت آل رسول مقتدیٰ کے واسطے
نور جاں نورِ ایماں نور قبر وحشر دے　　بو الحسین احمد نوری لقا کے واسطے
کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے　　میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے
سایۂ جملہ مشائخ یا خدا ہم پر رہے　　میرے مرشد حضرت حامد رضا کے واسطے
یا الٰہی ان مشائخ کے وسیلے کر عطا　　نعمت کونین عبد المصطفےٰ کے واسطے
صدقہ انِ اعیاں کا دے چھ عین عز، علم وعمل　　عفو، عرفاں، عافیت اس بینوا کے واسطے

(رضی اللہ تعالیٰ عنھم)

www.ataunnabi.blogspot.com

www.misbahibooks.blogspot.com

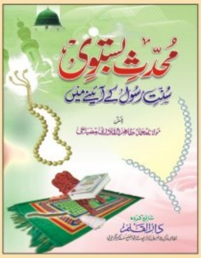

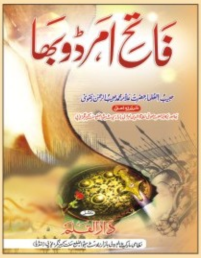

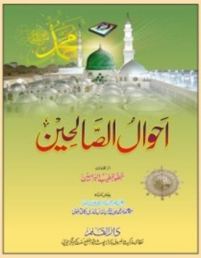

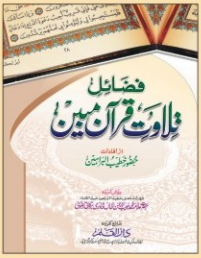

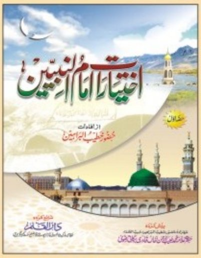

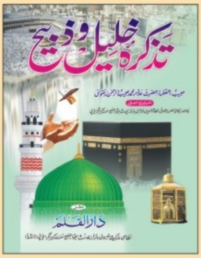

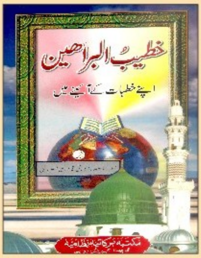

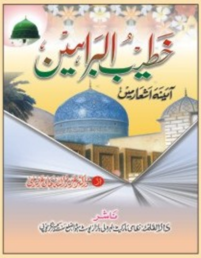

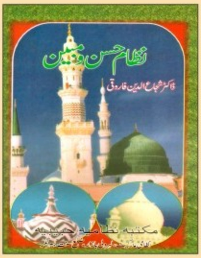

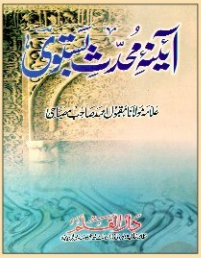

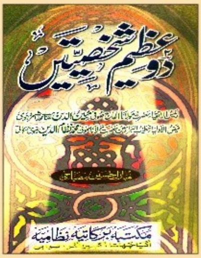

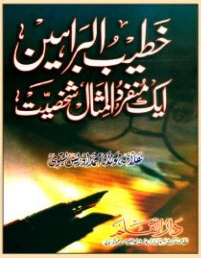

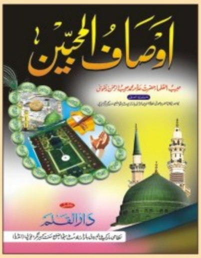

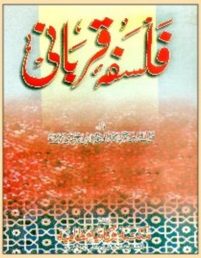

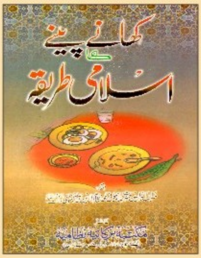

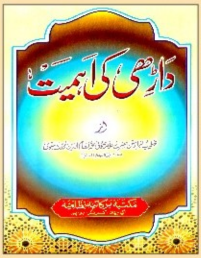

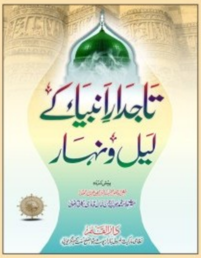

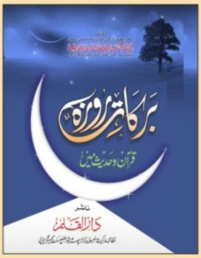

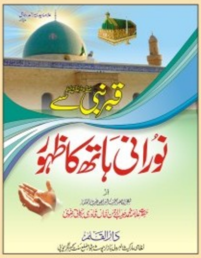

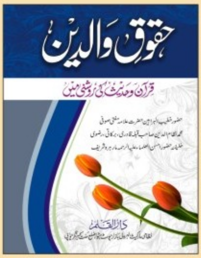

Designed & Printed by:: Maktaba Imame Aazam Delhi-6 9958423551, Nizam 9582458244

DARUL QALAM

Nizami Market, Lohrauli Bazar,Post Hatwa,
Distt. S.K.Nagar-272125 (U.P.) 09450570152,9415672306

www.ataunnabi.blogspot.com